من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب مشتمل بر فوائد شریفہ و فرائد منیفہ متضمن بر دقائق سنیہ و حقائق حنیفہ در مدح سراج الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ تعالی عنہ

غرائب البیان فی مناقب النعمان

سنہ ۱۳۱۲

از مولانا ابو الانوار محمد عبد الغفار من تصانیف اللوذعی الفائق علی

بتحشیہ مولوی ابو البرکات صاحب برادر صغیر مؤلف صاحب و فرمائش جناب مولوی سمیع اللہ صاحب و منشی عبد الشکور صاحب شاگردان حاجی مولوی صاحب رئیس نوانگر ضلع بلیا مہتممین مدرسہ انوار العلوم

در مطبع قیومی پریس لکھنؤ حلیہ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اغلی عقود المرجان التی یوشح بہا جید البیان ٭ حمد لمن اعلی درر المعالی علی قلائد العقیان
واعلی الیواقیت الملتمعة المنتجبة من منطوق اللسان ٭ شکر لمن اصاغ بالمواہب الشریفة
الطومریة تیجان الانسان ٭ واسنی الصلوات التی کالجواہر المنیفة وعقود الجمان ٭ صلوٰۃ علی
احسن شقائق بستان الرسالة سید الانس والجان ٭ الکاشف اسرار النبوة الجامع
اصول الشریعة المخصوص بالقرآن ٭ الذی بشرنا برجل من ابناء فارس اشارة الی النعمان
وعلی آلہ واصحابہ الذین نالوا بانتصار الدین القویم الخیرات الحسان ٭ وعلی ائمة
الہدی الذین بذلوا جہدہم لاحیاء العلوم وایضاحہا بالاتقان فازوا الروضة
العالیة المنیفة فی الجنان اما بعد بندہ شرمسار امیدوار رحمت پروردگار خاکسار ابو الانوار
محمد عبد الغفار بن جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب عراقی اعظم گڈھی مئوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ
واحسن اللہ الیہما والیہ ہر اہل حق انصاف پسند کی خدمت میں ملتمس ہے کہ اس زمانہ شر القرون میں کہ
بازار علم کا فاسد ہے اور نقد فضل وہنر کا کاسد علم کا شوق دلوں سے نکل گیا پڑھنے پڑھانے کا شغل
جاتا رہا نہ ویسے شائق پڑھنے والے رہگئے نہ ویسے جفاکش پڑھانیوالے فقط ایک نام کا شغل تعلیم
وتعلم باقی رہگیا مادہ جہل عالم میں پھیل پڑا کسی کو فکر معاش سے اطمینان نہیں ایسے لوگ بہت کم

ہین جنکو یہ حلجان نہین تحصیل علم کا امرا کو خیال نہین غربا کے پاس مال نہین - فی الواقع یہ ایسا
زمانہ اخیر آگیا کہ گوہر علم نایاب ہونے چاہتا ہے اوسپر یہ غضب کہ بڑے بڑے بزرگان دین کے
جانب سے دلون مین بداعتقادی آنے لگی توہین وتحقیر بجائے تعظیم وتوقیر دلون مین سمانے لگی
خنے کہ ائمہ کبار کی بیحرمتی دلونمین آگئی اور بدظنی نظرون مین سماگئی خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ
نعمان بن ثابت کوفی علیہ الرحمہ کی جانب سے تو بعض کم سمجھ ایسے بدظن ہو بیٹھے کہ غفلت
مین دین اپنا کھو بیٹھے. کوئی تو اونکو اور اونکے متبعونکو شد ومد سے دشنام دینے لگا کوئی اتہام بیجا
اونکی شان مین لکھنے لگا کوئی تو اونکی محدثیت سے انکار کر بیٹھا کوئی اونکی تابعیت پر جرح اور
وار کر بیٹھا کوئی تو اونکی اتباع سے منہ موڑنے لگا کوئی رشتہ تقلید توڑنے لگا الغرض بغض و
عداوت اسقدر دلون مین گھس گئی کہ جسسے لعن وطعن کے گرم بازاری ہی اور زبانون پر کلمۂ
فسق وفجور جاری ہی جب اس خوشہ چین خرمن ارباب فضل وہنر نے یہ زبان درازیان دیکھین
لامحالہ جوش دل کے اصرار سے سرگرم اس امر پر ہوا کہ ایک رسالہ مختصر بزبان اردو عام فہم
ایسا کہ ہر اردو خوان اوسکو آسانی سے پڑھکر سمجھ لے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی شان
مین لکھے اور آپ کے مناقب وفضائل جو معتبر کتابون سے ثابت ہی حوالہ قلم کرے تاکہ ہر عوام
وخواص پر قدر وعظمت امام والاشان روشن ہو جاے شاید کہ اسی کی برکت سے دلونکا
بغض وکینہ دھو جائے اگرچہ بمضمون من صنف قد استهدف نشانہ تیر حسد ہو جاونگا مگر حاسدون
کے حسد سے ہرگز دل مین ملال نہ لاونگا اسلیے کہ ؎ توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کو زخود برنج درست ؛ البتہ اونکو محبتانہ سمجھاونگا اور یہ شعر زبان پہ لاونگا ؎
بمیر تا برہی کاے حسود این رنجیست ؛ کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست ؛ سچ ہی اس زمانہ
مین عیب پوشی عیب اور خردہ بینی ہنر کامل ہے اور خلق کی زبان سے بچنا سخت مشکل ہے
کما قیل ؎ بعذر توبہ توان رست از عذاب خدائے + ولیک می نتوان از زبان مردم
رست + اور غرض میری تالیف اس رسالہ مختصر بیان مسمی بغرائب البیان فی مناقب
النعمان سے اظہار فضائل امام والاشان ہے اور اس اظہار سے مقصود ہدایت گمرہان
ہے ماسوا اسکے اور میرا کچھ خیال نہین اور متعصبون کے انکار سے ہرگز ملال نہین لہذا
ارباب فضل وہنر کی خدمت مین التماس ہے کہ اسکو نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائین اور

اگر بمقتضاے بشریت کوئی غلطی دیکھ پائین تو کار اصلاح سے اوسکو مٹائین یا دامن عفو سے
چھپائین ع بقدر وسع در اصلاح کوشند + وگر اصلاح نتوانند بپوشند + دلا آن
شروع بالمقصود مستعینا بمفیض الخیر دا الجود وما توفیقی الا باللہ الجلیل وهو حسبی
ونعم الوکیل

بشارت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعلوشان امام اعظم علیہ الرحمۃ

مخبر صادق[له] رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے پہلے ہی خوشخبری علم وفضل امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اپنے اصحاب کو سنادی تھی جس سے قدر وعظمت امام والاشان کی قبل ظہور معلوم ہوگئی تھی چنانچہ شیخین یعنے بخاری اور مسلم ابوہریرہ رض سے روایت کرتے ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ علی سلمان فقال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من هولاء یعنے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا اپنا دست مبارک سلمان پر پھر ارشاد فرمایا کہ اگر ہوگا ایمان ثریا کے نزدیک البتہ پاوینگے اوسکو اسکے خاندان کے آدمی۔

فائدہ ہولاء صیغہ جمع اسم اشارہ ہے حالانکہ مشارالیہ فقط سلمان ہین اور یہ بظاہر خلاف محاورہ معلوم ہوتا ہے اسکی دو طور سے توجیہ لکھی ہے اولاً یہ کہ جمعیت صیغہ اسم اشارہ باعتبار جنس کے ہے ثانیاً یہ کہ باعتبار تمام اہل عجم کے حافظ سیوطی نے اس حدیث کی نسبت فرمایا ہے ہذا الحدیث الذی رواہ الشیخان اصل صحیح یعتمد علیہ فی الاشارۃ الی ابی حنیفۃ یعنے یہ حدیث جسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اصل صحیح ہے اعتماد کیا جاتا ہے اوسپر اس امر مین کہ اشارہ ہے طرف امام اعظم ابوحنیفہ رح کے اور کہا علامہ شامی حافظ سیوطی کے شاگرد نے ما جزم بہ شیخنا من ان ابا حنیفۃ هو المراد من هذا الحدیث ظاهر لاشک فیہ لانہ لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغہ احد اھ یعنے جو کہ یقین کیا ہی اوسکو ہمارے شیخ نے یہ امر کہ ابوحنیفہ مراد ہین اس حدیث سے تو یہی ظاہر ہے اس مین کچھ شک نہین اسلیے کہ نہین پہونچا کوئی فارس کے آدمیون سے کوئی علم مین امام ابوحنیفہ کے درجہ تک اور کہا ہی شامی نے واما سلمان الفارسی فهو وان کان افضل من ابی حنیفۃ من حیث الصحبۃ لکنہ لم یکن فی العلم والاجتہاد ونشر الدین وتدوین احکامہ کابی حنیفۃ وقد یوجد فی المفضول ما لا یوجد فی الفاضل اھ یعنی ولیکن سلمان فارسی پس وہ اگرچہ تھے افضل امام ابوحنیفہ سے من حیث صحابی ہونیکے

[له] اور نا نعیم کبیر ... عن ابن حفص عن الحسن عن سلمان انہ قال فی تفسیر حدیث لا القوم السائم ... یعلم العلم قال ... ابی حنیفۃ ۱۲ مولوی ابو البرکات ...

لیکن نہ تھے علم اور اجتہاد مین اور دین کے پھیلانے مین اور احکام شرعی کے جمع کرنے مین ابو حنیفہ کیطرح اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پائی جاتی ہے مفضول مین وہ بات کہ نہین پائی جاتی ہے فاضل مین فائدہ یعنے سلمان فارسی رض باوجودیکہ صحابی تھے اور امام ابو حنیفہ رح سے من حیث صحابی ہونے کے فاضل تھے مگر علم اور اجتہاد اور نشر دین اور تدوین احکام شرع مین امام صاحب کیطرح نہ تھے اسیوجہ سے بزرگان دین نے شیخین کی حدیث کو امام اعظم کی ذات والاصفات پر محمول کیا ہے اور کہا ہے شیخ جلال الدین شافعی نے تبییض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ مین بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالامام ابی حنیفہ فی حدیث اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان العلم بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس واخرج الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو کان العلم بالثریا لتناولہ قوم من ابناء فارس واخرج البخاری ومسلم فی صحیحہما حدیث ابی ہریرۃ بلفظ لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من فارس ولفظ مسلم لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ رجل من ابناء فارس حتے یتناولہ وفی معجم الطبرانی عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین معلقا بالثریا لتناولہ ناس من ابناء فارس فہذا اصل صحیح یعتمد علیہ فی البشارۃ والفضیلۃ یعنے بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ظہور امام ابو حنیفہ رح کے اوس حدیث مین کہ روایت کیا اوسکو ابونعیم نے کتاب حلیہ مین ابوہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم ثریا کے پاس ہر آئینہ پہونچینگی اوسکو کئی ایک شخص اولاد فارس سے اور روایت کی شیرازی نے کتاب الالقاب مین قیس بن سعد سے کہ کہا قیس نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم ثریا کے پاس ہر آئینہ لیگا اوسکو ایک قوم اولاد فارس سے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح مین حدیث ابوہریرہ کی ان لفظون سے کہ اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے تو البتہ پہونچینگی اوسکو کئی ایک شخص فارس سے اور مسلم مین یہ لفظ ہے اگر ہو دین نزدیک ثریا کے تو البتہ پہونچیگا اوسکو ایک شخص اولاد فارس سے یہانتک کہ لے لیگا اوسکو اور معجم طبرانی مین حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ کہا ابن مسعود نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو دین معلق ساتھ ثریا کے تو لے لینگے اوسکو کئی ایک لوگ اولاد فارس سے پس یہ اصل صحیح ہے

اعتماد کیا جاتا ہی اوسپر درباب فضیلت اور بشارت کے فائدہ سابقا معلوم ہوچکا کہ بعض حدیث مین لفظ مفرد وارد ہی اور بعض مین لفظ جمع پس تطبیق اوسکی اسطرح ہی کہ لفظ جمع باعتبار اتباع کے ہے اور لفظ مفرد باعتبار اصل متبوع کے اور صیغہ جمع سے یہ اشارہ ہے کہ اوسکی اتباع بھی اوسی کے مثل من حیث اصابت کے افضل ہونگی پس یہ حدیثین اسپر دلالت کرتی ہین کہ اگر دین اور علم اور ایمان ثریا کے پاس ہوگا تو البتہ جاکر لاویگا وہ شخص کہ ابناء فارس مین سے ہوگا اور یہ کلام اوسکی مدح مین بطور مبالغہ کے ہے یعنے وہ شخص اور وہ لوگ بہ نسبت مسائل اختلافیہ مین بہت مصیب ہوگا اور حق کی جانب بہت جلد پہونچیگا اور چونکہ ابناء فارس مین امام ابو حنیفہ رح کی طرح کوئی نہین ہوا اور آپ کے درجہ تک کوئی نہین پہونچا لہذا یہ حدیثین اونھین کی ذات پر محمول کی گئین جیسا کہ حافظ سیوطی نے تصریح کردی ہے اور ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان مین لکھا ہے وقد کان جد ابی حنیفہ من فارس على ما عليه الاكثرون یعنے بقول اکثرین امام اعظم کے دادا فارس کے رہنے والون سے تھے اور ابن حجر نے ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے جس سے فضیلت امام اعظم کی ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے عنه علیه الصلوٰة والسلام انه قال ترفع زينة الدنيا سنة خمسين ومائة یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اوٹھا لیجائیگی زینت دنیا کی سنہ ایکسو پچاس مین اور شمس الائمہ کردری نے کہا ہے ان هذا الحديث محمول على ابى حنيفه لانه مات فى تلك السنة اھ یعنے بلا شبہہ یہ حدیث امام ابو حنیفہ پر محمول ہے اسلیے کہ آپنے اوسی سنہ مین وفات پائی مولف کہتا ہے کہ حسب تصریح علماء ثقات وفقہاء جامع صفات ان حدیثون سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام اعظم کے ظہور کی بشارت دی ہے اور اس امر کی خوشخبری سنائی ہے کہ وہ اکثر مصیب ہونگے اور حق کی جانب بہت جلد پہونچینگے اور ماسوا انکے اور بھی متعدد احادیث امام ابو حنیفہ کی مدح مین نقل کی گئی ہے مگر چونکہ محدثین معتبر نقاد حدیث نبوی نے اوس مین کلام کیا ہے اور فی الحقیقت از روئے انصاف اون حدیثون کے صحت پایہ وثوق سے ساقط ہے لہذا ہمنے اوس سے اغماض کیا اور احادیث صحیحہ آپ کے مناقب مین کیا کم ہین کہ احادیث غیر صحیحہ سے آپکے فضائل ثابت کیے جائین چنانچہ ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان مین فرمایا ہے۔

من اطلع على كتبي في هذا الباب من احوال ابي حنيفة وكراماته واخلاقه وسيرته علم انه غني
عن ان يستشهد على فضله بحديث موضوع اھ اور جو واقف ہوگا اون مضامین پر جو اس کتاب
مین در باب کرامات واخلاق وخصائل امام ابوحنیفہ کے آوینگے جان لیگا یہ کہ بے پروا ہے
وہ اس امر سے کہ استشہاد لاوے امام کے فضل پر موضوع حدیث سے اللھم ارحم علی
من تبعہ الی یوم الدین

ذکر ولادت ونسب امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ

لقب آپکا امام اعظم کنیت آپ کی ابوحنیفہ نام آپکا نعمان بن ثابت بن زوطا مسکن
آپ کا خاص کوفہ سال ولادت مین بہت اختلاف بعضے کہتے ہین کہ سنہ ۶۱ ہجری
مین آپ پیدا ہوے اور بعضے کہتے ہین سنہ مین اور بعضے کہتے ہین سنہ ۶۱ مین اور
مذہب صحیح تر یہ ہے کہ سنہ ۸۰ مین آپکی ولادت ہوئی جیسا کہ کہا ابن حجر نے ولادتہ سنۃ
ثمانین من الہجرۃ بالکوفۃ اھ یعنے پیدائش امام ابوحنیفہ کی سنہ ۸۰ ہجری مین کوفہ مین ہوئی
اور کہا ہے قاضی ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین وکانت ولادۃ ابی حنیفۃ سنۃ
ثمانین للہجرۃ وقیل سنۃ احدی وستین والاول اصح اھ یعنے تھی ولادت ابوحنیفہ کی سنہ ۸۰
ہجری مین اور کہا گیا ہے سنہ ۶۱ مین اور پہلا قول صحیح تر ہے اور ردالمحتار مین ہے
ان اباحنیفۃ ولد سنۃ ۸۰ یعنے ابوحنیفہ پیدا ہوے سنہ ۸۰ مین اور ابوعبداللہ شمس الدین محمد
ذہبی مولف میزان الاعتدال نے اسماء الرجال وغیرہ تذکرۃ الحفاظ مین لکھتے ہین ابوحنیفۃ
الامام الاعظم فقیہ العراق النعمان بن ثابت بن زوطا التیمی مولاہم الکوفی مولدہ سنۃ
ثمانین اھ یعنے امام اعظم ابوحنیفہ فقیہ اہل عراق کے نام اونکا نعمان بن ثابت بن
زوطا ہی تیمی آقا اون لوگون کا تھا اور امام ابوحنیفہ رہنے والے کوفہ کے تھے ولادت
اونکی سنہ ۸۰ ہجری مین ہوئی اور نسب آپ کا یہ ہے وفیات الاعیان مین ہے
الامام ابوحنیفۃ النعمان بن ثابت رض ابن زوطی بن ماہ الامام الفقیہ الکوفی مولی تیم
اللہ بن ثعلبہ وہو من رہط حمزۃ الزیات کان خزازا یبیع الخز وجدہ زوطی من اہل کابل
وقیل من اہل بابل وقیل من اہل الانبار وقیل من اہل نسا وقیل من اہل ترمذ وہو
الذی مسہ الرق فاعتق وولد ثابت علی الاسلام وقال اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفۃ

انا اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس
من الاحرار واللہ ماوقع علینا رق قط ولد جدی سنۃ ثمانین وذہب ثابت الی علی بن
ابی طالب رضی اللہ عنہ وہو صغیر فدعالہ بالبرکۃ فیہ وفی ذریتہ ونحن نرجوان یکون اللہ
تعالے قد استجاب ذالک لعلی فینا اھ یعنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی بن زوطی
بن ماہ تھے امام فقیہ رہنے والے کوفے کے مولی تیم اللہ بن ثعلبہ کے جو کہ تھے قبیلہ حمیزہ
زیات سے تھے امام ابو حنیفہ خزاز یعنے تجارت کرتے تھے خز کی اور دادا انکے زوطی تھے
اہل کابل سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اہل بابل سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اہل انبار سے
اور بعضون نے کہا ہے کہ اہل نسا سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اہل ترمذ سے
اور وہ وہی تھے کہ لاحق ہو گئی تھی اونکو مملوکیت پھر آزاد کیے گئے اور پیدا ہوے
ثابت والد امام ابو حنیفہ کے حالت اسلام مین اور کہا ہے اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ
نے مین ہون اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان اہل فارس
کے آزاد لوگون سے قسم خدا کی نہ لاحق ہوئی ہمکو کبھی غلامی پیدا ہوے جد امجد ہمارے
ابو حنیفہ ۸۰ھ مین اور گئے ثابت نزدیک علی بن ابی طالب کے درانحالیکہ وہ کمسن
تھے پس دعا کی حضرت علیؓ نے اونکیواسطے برکت کے لیے اور اونکے خاندان کے
واسطے اور مین امید کرتا ہون کہ بے شک اللہ تعالے قبول کرلے دعا حضرت علیؓ
کی جو ہم لوگون کے لیے کی تھی اور خطیب بغدادی نے کہا ہے ولد ثابت علی الاسلام
وقیل انہ النعمان بن ثابت بن النعمان بن مرزبان من ابناء فارس من الاحرار وقع
علیہ رق اھ یعنے پیدا ہوے ثابت حالت اسلام مین اور کہا گیا کہ ابو حنیفہ بن ثابت
بن نعمان بن مرزبان ابناء فارس کے آزاد لوگون سے تھے نہ لاحق ہوئی اونکو غلامی
اور خطیب نے یہ بھی روایت کی ہے عن اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ قال جدی
من ابناء فارس الاحرار واللہ ماوقع علینا رق قط اھ یعنے روایت ہے اسماعیل بن
حماد بن ابو حنیفہ سے کہا کہ جد امجد میرے فارس کے آزاد لوگون سے تھے قسم خدا کی نہ لاحق
ہوئی ہمکو مملوکیت کبھی اور تہذیب الکمال وغیرہ مین ہے النعمان بن ثابت بن زوطا
بن ماہ قیل کان جدہ زوطا من اہل کابل او بابل مملوکا لبنی تیم اللہ فاعتق وولد ابوہ
ثابت فی الاسلام ووصل ہو الی خدمۃ علی المرتضے وہو صغیر فدعالہ بالبرکۃ وقیل ثابت

خز نوعی از جامہ ابریشمی ونزد بعضے جامہ ایست کہ از پشم دریشم بافتہ ۱۲ مولوی ابو البرکات سلمہ

بن طاؤس بن ہرمز ملک بنی شیبان یعنے ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا بن ماہ ہیں
اور بعضون نے کہا ہے کہ تھے جد امجد آپ کے زوطا اہل کابل سے یا اہل بابل سے
مملوک بنی تیم اللہ کے پھر آزاد کیے گئے اور پیدا ہوے باپ امام ابو حنیفہ کے ثابت حالت
اسلام میں اور گئے خدمت میں حضرت علی مرتضے کی حالت کم سنی میں پس دعا کی اونکے
لیے برکت کے واسطے اور بعضون نے کہا ہے ثابت بن طاؤس بن ہرمز ملک بنی شیبان
آپ کا نسب خاندانی ہے اور یہ بھی تہذیب الکمال میں ہے عن اسماعیل بن حماد بن ابی
حنیفہ نحن من ابناء فارس واللہ وقع علینا رق قط وقیل فی نسبہ النعمان بن ثابت
بن النعمان بن المرزبان اور مفتاح السعادۃ میں ہے ان ثابتا توفی وتزوج ام الامام
الامام جعفر الصادق وکان الامام صغیرا وتربی فی حجر الامام جعفر الصادق وہذہ منقبۃ
عظیمۃ اھ یعنے امام اعظم کے والد ماجد ثابت قضا کر گئے اور امام ابو حنیفہ کی والدہ
ماجدہ سے امام جعفر صادق نے نکاح کیا اور امام ابو حنیفہ اوسوقت کم سن تھے اور پرورش
پائی امام ابو حنیفہ نے گود مین امام جعفر صادق کی اور یہ تعریف امام صاحب کی بڑی ہے
اور ملا علی قاری اپنے رسالہ مین جو کہ قفال کے جواب مین لکھا تھا لکھتے ہین ان ابا حنیفۃ
من ذریۃ کسرے الملقب بنوشیروان العادل یعنے ابو حنیفہ خاندان سے کسرے کے
ہین جو کہ ملقب تھا بلقب نوشیروان عادل اور ابن عابدین شامی رد المحتار مین ابن
حجر کا کلام نقل کرتے ہین وقد کان جد ابی حنیفۃ من فارس علی ما علیہ الاکثرون یعنے تھے
دادا ابو حنیفہ کے اہل فارس سے بقول اکثرین مولف کہتا ہے کہ تحقیق ماسبق سے
یہ بات ثابت ہوئی کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح کی ولادت بقول راجح ٨٠ھ ہجری مین ہوئی
اور آپ کے جد امجد بمذہب اکثرین محققین اہل فارس سے تھے واللہ تعالے اعلم۔

اثبات تابعیت امام اعظم علیہ الرحمہ وبیان اختلاف در رویت احادیث از صحابہ

اصطلاح محدثین مین تابعی اوسکو کہتے ہین جو کہ صحابی کو دیکھا ہے حقیقۃً جیسے اہل بصیرت
یا حکما جیسے نابینا عام ازینکہ اوس سے کوئی حدیث روایت کی ہو یا نکی ہو اور تابعی کے
افضلیت تبع تابعی پر احادیث سے ثابت ہے چنانچہ صحیحین مین عمران بن حصین سے
مروی ہے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین

يلونهم الحديث رواه الشيخان یعنے کہا عمران بن حصین نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے بہتر میری امت کے
میرے زمانے کے لوگ ہین پھر وہ کہ قریب اونکے ہین (یعنے تابعی) پھر وہ لوگ کہ قریب اونکے
ہین (یعنے تبع تابعی) آخر حدیث تک روایت کیا اس حدیث کو شیخین[له] نے اور سنن
ترمذی مین عبداللہ بن عمر سے مروی ہے انه قال خطبنا عمر بالجابية فقال يا ايها الناس
انى قمت فيكم كمقام رسول الله صلے الله عليه وسلم فينا فقال اوصيكم باصحابى ثم الذين
يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشوا الكذب الحديث رواه الترمذی یعنے کہا ابن عمر نے کہ خطبہ پڑھا
حضرت عمر نے ہمارے سامنے مقام جابیہ مین (ایک موضع کا نام ہے) پس کہا حضرت
عمر رضہ نے اے لوگو تحقیق مین کھڑا ہون درمیان تمھارے مثل کھڑا ہونے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہمارے پس کہا حضرت نے کہ نصیحت کرتا ہون مین
تمکو اپنے اصحاب کے حق مین پھر اونکے حق مین کہ قریب اونکے ہین یعنے تابعی پھر اونکے
حق مین کہ قریب اونکے ہین یعنے تبع تابعی پھر پھیلیگا جھوٹ آخر حدیث تک روایت
کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ** یہ حدیث کتب احادیث مین بہت طرق سے مروی ہے
اور یہ حدیث صراحةً دال ہے اسپر کہ خیریت تابعین کی زیادہ ہے خیریت تبع تابعین سے
اور مشکوة شریف مین ہے عن جابر عن النبي صلے الله عليه وسلم قال لا تمس النار
مسلما رآنى او راى من رآنى رواه الترمذی یعنے جابر رضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے کہ نہ چھویگی دوزخ کی آگ اوس مسلمان
کو کہ دیکھا اوسنے مجھکو یا دیکھا میرے دیکھنے والے کو روایت کیا اسکو
ترمذی نے **فائدہ** اس روایت سے بھی تابعی کی فضیلت بخوبی ثابت ہوئی اور چونکہ
امام ابو حنیفہ رح بقول راجح و بمذہب قوی زمرۂ تابعین سے ہین لہذا اونکی فضیلت اور
مرتبت باعتبار دیگر ائمہ ثلثہ کے زیادہ پایہ ثبوت کو پہونچی چنانچہ کہا ہے ملا علی قاری
نے اوس رسالہ مین کہ قفال کے جواب مین لکھا ہے فانه من بين الائمة المجتهدين مختص
بكونه من التابعين دون غيره باتفاق العلماء المعتبرين اه یعنے بے شک امام ابو حنیفہ
ائمہ مجتہدین مین مخصوص ہین باعتبار تابعی ہونے کے نہ دوسرا سوا اونکے اور یہ قول
باتفاق علماء معتبرین ثابت ہے اور ذہبی جو اکابر محدثین اور علماء شافعیہ سے ہین
تذکرة الحفاظ مین لکھتے ہین راى انس بن مالك غير مرة لما قدم عليهم الكوفة اه یعنے دیکھا

[له] شیخین یہ امام بخاری و مسلم ۱۲

ابو حنیفہ رح نے حضرت انس کو چند مرتبہ جب وہ کوفہ مین آئے اور احمد قسطلانی شافعی
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کے باب وجوب الصلوٰۃ فی الثیاب مین لکھتے ہین
وہذا مذہب الجمہور من الصحابۃ اور یہ یعنے جائز ہونا نماز کا ایک کپڑے مین بشرطیکہ
ستر چھپ جاوے مذہب ہے اکثر صحابہ کا کابن عباس وعلی ومعاویۃ وانس وخالد
بن الولید وابی ہریرۃ وعائشہ وام ہانی یعنے مثل عبداللہ بن عباس اور علی مرتضےٰ
اور معاویہ اور انس اور خالد بن ولید اور ابوہریرہ اور عائشہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم
کے ومن التابعین الحسن البصری وابن سیرین والشعبی وابن المسیب وعطاء وابو حنیفہ
اور یہی مذہب ہے اکثر تابعین کا مثل حسن بصری اور ابن سیرین اور عامر شعبی اور سعید
بن مسیب اور عطا اور ابو حنیفہ کے ومن الفقہاء ابو یوسف ومحمد الشافعی ومالک
واحمد فی روایۃ واسحٰق بن راہویہ اھ اور یہی مذہب ہے فقہا مین سے ابو یوسف
ومحمد وشافعی ومالک اور احمد کا ایک روایت مین اور اسحٰق بن راہویہ کا اور ذہبی
کاشف مین لکھتے ہین رائے انسا وسمع عطاء والاعرج وعکرمۃ وعنہ ابو یوسف ومحمد
یعنے دیکھا ابو حنیفہ نے انس کو اور روایت کی احادیث عطا اور اعرج اور عکرمہ
سے اور اونسے روایت کی ابو یوسف ومحمد نے اور یافعی شافعی مرآۃ الجنان
مین لکھتے ہین رائے انسا وروی عن عطاء یعنے دیکھا ابو حنیفہ نے انس کو اور روایت
کی عطا سے اور یہ بھی یافعی شافعی لکھتے ہین کان قد ادرک اربعۃ من الصحابۃ ہم انس
بن مالک بالبصرۃ وعبداللہ بن ابی اوفی بالکوفۃ وسہل بن سعد الساعدی بالمدینۃ
وابا الطفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ یعنے ابو حنیفہ نے چار صحابہ کو پایا تھا یعنے اونکے زمانہ مین
چار صحابہ موجود تھے حضرت انس بصرہ مین اور عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ مین اور
سہل بن سعد ساعدے مدینہ مین اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ مکہ مین قال بعض اصحاب
التواریخ لم یلق احدا منہم ولا اخذ عنہم واصحابہ یقولون لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی
عنہم اور کہا بعض مورخین نے نہین ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابی سے اور نہ
روایت کی اونسے کوئی حدیث اور حنفیہ کہتے ہین امام نے ملاقات کی ایک جماعت
صحابہ سے اور روایت کی اونسے وذکر الخطیب فی تاریخ بغداد انہ رای انس بن
مالک اور ذکر کیا ہے خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد مین کہ ابو حنیفہ نے دیکھا ہے

انس کو اور ملا علی قاری مکی طبقات حنفیہ مین لکھتے ہین قد ثبتت رویتہ لبعض الصحابۃ
واختلف فی روایتہ عنہم والمعتمد ثبوتہا کما بینتہ فی سند الانام شرح مسند الامام فہو من التابعین
الاعلام اھ یعنے ثابت ہوئی ہے رویت ابو حنیفہ کی بعض صحابہ کو اور اختلاف کیا گیا ہے
اونکی روایت مین صحابہ سے اور معتبر یہ ہے کہ روایت ثابت ہے جیسا کہ مین نے بیان کیا
ہے اوسکو سند الانام شرح مسند الامام مین پس ہوے زمرۂ تابعین سے اور ابن جوزی
علل متناہیہ مین لکھتے ہین قد الف الامام ابو معشر عبد الکریم ابن عبد الصمد الطبری المقری
الشافعی جزء فیما رواہ ابو حنیفہ عن الصحابۃ لکن قال حمزۃ السہمی سمعت الدارقطنی یقول
لم یلق ابو حنیفہ احدا من الصحابۃ الا انہ رای انسا ولم یسمع منہ انتہی یعنے تصنیف کیا ہے
ابو معشر عبد الکریم طبری شافعی نے ایک رسالہ بیان مین اون روایات کے جو ابو حنیفہ
نے صحابہ سے کی ہین لیکن کہا حمزہ سہمی نے کہ سنا مین نے دارقطنی سے کہ کہتے تھے
نہین ملاقات کی ابو حنیفہ نے کسی صحابہ سے یعنے اونکی صحبت و ملازمت نہ کی مگر یہ کہ دیکھا
ہے انھون نے انس کو اور نہین سنی حدیث اوسے اور تبییض الصحیفہ مین ہے قد وقفت
علی فتیا رفعت الی الشیخ ولی الدین العراقی یعنے مطلع ہوا مین ایک فتوی پر کہ پیش کیا گیا
خدمت مین ولی الدین عراقی بن زین الدین عراقی کے اور اوسمین یہ سوال تھا ہل روی
ابو حنیفہ عن احد من الصحابۃ وہل یعد فی التابعین کیا روایت کی ہے ابو حنیفہ نے
کسی صحابی سے اور کیا اونکا شمار تابعین مین ہے فاجاب پس جواب دیا ولی الدین
عراقی نے الامام ابو حنیفہ لم یصح لہ روایۃ من احد من الصحابۃ وقد رای انس بن مالک
یعنے امام ابو حنیفہ کا روایت کرنا کسی صحابہ سے درجہ صحت تک نہین پہونچا اور بے شک
دیکھا ہے انھون نے انس کو ورفع ہذا السوال الی الحافظ ابن حجر اور پیش کیا گیا یہ سوال
حافظ ابن حجر عسقلانی مولف تقریب وفتح الباری وغیرہ کی خدمت مین فاجاب پس جواب
دیا اونھون نے ادرک ابو حنیفہ جماعۃ من الصحابۃ لانہ ولد بالکوفۃ سنۃ ثمانین من الہجرۃ
وبہا یومئذ عبد اللہ بن ابی اوفی فانہ مات بعد ذلک وبالبصرۃ یومئذ انس پایا ابو حنیفہ
نے ایک جماعت صحابہ کو کیونکہ ولادت اونکی کوفہ مین سنہ ۸۰ھ مین ہوئی اور کوفہ مین اوسوقت
عبد اللہ بن ابی اوفی موجود تھے کیونکہ اونکا انتقال بعد ۸۰ھ کے ہوا ہے اور بصرہ مین
اوس زمانہ مین حضرت انس موجود تھے وقد اورد ابن سعد بسند لا باس بہ اور تحقیق

روایت کی ہے ابن سعد نے کتاب الطبقات مین ایسی سند سے کہ لا باس بہ ہے یعنے غیر معتبر نہین ہے ان ابا حنیفۃ راے انسا یعنے ابو حنیفہ نے دیکھا ہے انس کو وکان غیر بذین من الصحابۃ لعدۃ من البلاد احیاء اور تھے سوا ان دو صحابی کے اوس زمانہ مین زندہ چند شہرون مین وقد جمع بعضہم جزئفی ما ورد من روایۃ ابی حنیفۃ عن الصحابۃ اور تحقیق تصنیف کیا ہے بعض علما نے ایک رسالہ اون روایات مین کہ ابو حنیفہ نے صحابہ سے کی ہین ولکن لا یخلو اسنادہ من ضعف لیکن نہین خالی ہے سند اون روایات کے ضعف سے یعنے بعض رواۃ امام ابو حنیفہ کے ما بعد کے اون مین ضعیف ہین والمعتمد علی ادراکہ ما تقدم وعلی رویتہ لبعض الصحابۃ ما اوردہ ابن سعد فی الطبقات فہو بہذا الاعتبار من طبقۃ التابعین اور معتبر باب ادراک صحابہ مین وہی ہے جو پہلے ہم لکھ چکے یعنے ابو حنیفہ کے زمانہ مین موجود تھے اور باب روایت مین قول ابن سعد کا ہے کہ انس کو انھون نے دیکھا ہے پس ابو حنیفہ اس اعتبار سے طبقہ تابعین سے ہین فائدہ اسلیئے کہ تابعی ہونے کے لیے مجرد دیکھنا کسی صحابہ کا کافی ہے گو روایت اور کثرت ملازمت اور صحبت نہو ولم یثبت لاحد من ائمۃ الاعصار المعاصرین اور نہین ثابت ہوئی یہ فضیلت تابعیت کی کسی کو اون ائمہ سے جو ہمعصر ابو حنیفہ کے تھے کالاوزاعی بالشام والحمادین بالبصرۃ والثوری بالکوفۃ ومسلم بن خالد الزنجی بمکۃ واللیث بن سعد بمصر انتہی جیسے اوزاعی شام مین اور دونون حماد یعنے حماد بن سلمہ اور حماد بن زید بصرہ مین اور سفیان ثوری کوفہ مین اور مسلم زنجی مکہ مین اور لیث بن سعد مصر مین اور شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کے فتاوے مین لکھا ہے انہ ادرک جماعۃ من الصحابۃ کانوا بالکوفۃ بعد مولدہ بہا سنۃ ثمانین فہو من طبقۃ التابعین ولم یثبت ذلک لاحد من ائمۃ الامصار المعاصرین لہ کالاوزاعی بالشام والحمادین بالبصرۃ والثوری بالکوفۃ ومالک بالمدینۃ واللیث بن سعد بمصر انتہی یعنے بے شک ابو حنیفہ نے ایک جماعت صحابہ کو پایا جو کہ تھی کوفہ مین بعد ولادت امام کے پس وہ طبقہ تابعین سے ہین اور نہین ثابت ہوئی یہ فضیلت کسی امام کو معاصرین ابو حنیفہ سے جیسے اوزاعی شام مین اور حماد بن سلمہ اور حماد بن زید بصرہ مین اور ثوری کوفہ مین اور مالک مدینہ مین اور لیث بن سعد مصر مین تمام ہوا کلام ابن حجر عسقلانی کا بعد اوسکے ابن حجر مکی فرماتے ہین وحنیفۃ فہو

من اعیان التابعین الذین مثلہم قولہ تعالےٰ والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم
ورضوعنہ واعدلہم جنات تجری من تحتہا الانہار اور اسوقت ابو حنیفہ اجلہ تابعین سے
ہین اور داخل ہین اون لوگون مین جنکی توصیف اس آیت مین ہے اور وہ لوگ
کہ تابعداری کی ساتھ احسان کے راضی ہوا اللہ اون لوگون سے اور راضی ہوے
وہ لوگ اوس سے اور مہیا کیا اللہ نے اونکے لیے جنت کو جو کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین
فائدہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نقل سیوطی اور ابن حجر مکی وغیرہ سے ثابت ہے کہ ابن حجر
عسقلانی بھی تابعیت امام کے قائل ہوگئے اور اونکو طبقہ تابعین مین شمار کرگئے باقی رہی
عبارت اونکی تقریب کی جسمین انھون نے امام ابو حنیفہ کو اوس طبقہ مین شمار کیا ہے
جنسے صحابہ سے ملاقات نہین ہوئی اوس مین اور اس عبارت مین جو مفید تابعیت
ہے اگرچہ بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن اوسکا دفع کئی طور سے ممکن ہے ایک یہ کہ
کبھی ایک شخص کو دو اعتبار سے دو طبقون مین شمار کرتے ہین جیسے مخضرمین یعنے
وہ لوگ جنھون نے زمانہ حضرت کا پایا اور اتفاق حضوری کا نہوا کبھی صحابہ کے
ساتھ مذکور ہوتے ہین اور کبھی تابعین مین معدود ہوتے ہین ممکن ہے چونکہ امام ابو حنیفہ
کے نفس رویت ایک صحابی سے ثابت ہے اور زیادہ ملاقات ورویت نہین ثابت
ہے اسوجہ سے اونکو کبھی طبقہ تابعین سے شمار کیا ہو اور کبھی بعد کے طبقہ مین داخل کیا
ہو دوسرے یہ کہ ممکن ہے تا زمان تصنیف تقریب اونکے نزدیک تابعیت امام محقق نہوئی ہو اسوجہ
سے اونکو طبقہ تبع تابعین مین ذکر کیا بعد اوسکے جب تابعیت امام کی ثابت ہوگئی تب
اونکو طبقہ تابعین سے شمار کردیا پس دونون توجیہ سے تعارض صاف مندفع ہوگیا
اور ابن حجر مکی الخیرات الحسان مین لکھتے ہین صح کما قالہ الذہبی انہ رأے انس بن مالک
وہو صغیر صحیح ہے جیساکہ ذہبی نے کہا ہے یہ کہ امام ابو حنیفہ نے انس بن مالک کو دیکھا ہے
حال یہ کہ کم سن تھے اور ایک روایت مین ہے قال رایتہ مرارا وکان یخضب بالحمرۃ یعنے
کہا ابو حنیفہ نے دیکھا مین نے انس کو کئی مرتبہ اور تھے انس کہ خضاب کرتے تھے ساتھ
سرخی کے وجاء من طرق انہ روی عنہ احادیث ثلثۃ اور ثابت ہوا ہے بہت طریقون سے
یہ کہ امام ابو حنیفہ نے روایت کی ہے انس سے تین حدیثین واثبت العینی سماعہ لجماعۃ
من الصحابۃ اور ثابت کیا ہے عینی نے سماع ابو حنیفہ کا ایک جماعت صحابہ سے دردہ

علیہ الشیخ الحافظ قاسم الحنفی اور رد کر دیا ہے عینی کے قول کو شیخ قاسم حنفی نے وقیل انہ ادرک بالسن نحو عشرین صحابیا وانہم یلق کلہم یعنے بعضون نے کہا ہے امام ابو حنیفہ رح کے زمانہ مین بیس صحابی موجود تھے اگرچہ اونکو کل کی رویت حاصل نہوئی فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ بعض کی رویت حاصل ہوئی ہے البتہ کل کی روایت مین کلام ہی اور خوارزمی نے مسند الامام مین کہا ہے اتفق العلماء علی انہ روی عن اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ستۃ او سبعۃ او ثمانیۃ علی اختلاف الروایات اتفاق کیا عالمون نے اس امر پر کہ امام ابو حنیفہ نے روایت کی ہے حدیث چھہ یا سات یا آٹھ صحابہ سے لیکن تعیین مین اختلاف ہے اور ملا علی قاری شرح النخبہ مین سخاوی سے نقل کرتے ہین ان المعتمد انہ لا روایۃ للامام عن احد عن الصحابۃ لصغرہ فی زمن ادراکہ ایاہم یعنے قول معتمد یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کو کوئی روایت صحابہ سے ثابت نہین اسلئے کہ وہ کم سن تھے جس زمانہ مین کہ صحابہ لوگ کو پایا تھا فائدہ حاصل یہ کہ اس مین کچھ شک نہین کہ امام ابو حنیفہ کے زمانہ مین بہت سے صحابہ موجود تھے اور بعض صحابہ سے اور امام سے ملاقات بھی ہوئی اور یہی قول راجح اور قوی ہے مگر اس مین بہت اختلاف ہے کہ امام ابو حنیفہ نے کسی سے روایت کی یا نہین بر تقدیر ثبوت عدم روایت کے زمرہ تابعین سے ہوئے یا نہین تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تابعیت کے لیے رویت کافی ہے روایت اور صحبت اور ملازمت شرط نہین چنانچہ ابن حجر مکی الخیرات الحسان مین لکھتے ہین واکثر المحدثین علی ان التابعی من لقی الصحابی وانہم یصحبہ وصححہ النووی کابن الصلاح یعنے اکثر محدثین اسکے قائل ہین کہ تابعی وہ ہے جسنے ملاقات کی صحابہ سے اگرچہ صحبت نہ حاصل ہو اور تصحیح کی اسکی نووی نے جیساکہ تصحیح کی اوسکی ابن صلاح نے اور ملا علی قاری شرح شرح النخبہ مین ابن حجر کے قول پر تابعی کی تعریف مین لکھتے ہین ہو من لقی الصحابی ہذا ہو المختار یعنے تابعی وہ ہے جسنے ملاقات کی صحابہ سے اور یہی مذہب مختار ہے اور عراقی نے کہا ہے وعلیہ عمل الاکثرین وقد اشار النبی صلے اللہ علیہ وسلم الی الصحابی والتابعی بقولہ طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی فاکتفی بمجرد الرویۃ یعنی اور اوسی پر عمل ہے اکثر لوگون کا اور سرآئینہ اشارہ کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی اور تابعی کیطرف اپنے اس کلام مبارک

ہین خوشخبری ہو جیو واسطے اوس شخص کے کہ دیکھا مجھکو اور واسطے اوس شخص کے
کہ دیکھا میرے دیکھنے والے کو پس اکتفا کی حضرت نے ساتھ مجرد رویت کے یعنے کوئی
اور قید مثل ملازمت و صحبت و روایت کے نہین لگائی تو اس سے معلوم ہوا کہ رویت
کافی ہے صحابی اور تابعی ہونے کے لیے اسکے بعد عراقی لکھتے ہین قلت و بہ یندرج الامام
الاعظم فی سلک التابعین فانہ قد رای انسا و غیرہ من الصحابۃ علی ما ذکرہ الشیخ
الجزری فی اسماء رجال القراء و التورپشتی فی تحفۃ المسترشد و صاحب کشف الکشاف
فی سورۃ المومنین و صاحب مرآۃ الجنان و غیرہم من العلماء المتبحرین فمن نفی انہ تابعی
فاما من التتبع القاصر او التعصب الفاتر اھ کہتا ہون مین اسی بیان سے معلوم ہوا کہ
امام اعظم زمرہ تابعین مین داخل ہین اسلیے کہ انھون نے حضرت انس وغیرہ صحابہ کو
دیکھا ہے جیسا کہ ذکر کیا اس امر کو شیخ جزری مصنف حصن حصین نے اپنی کتاب اسماء
رجال القراء مین اور تورپشتی نے اپنی کتاب تحفۃ المسترشدین اور مصنف کشف الکشاف
نے تفسیر سورہ مومنین مین اور مولف مرآۃ الجنان نے اور سوا اونکے اور علماء متبحرین نے
پس جس نے انکار کیا امام اعظم کی تابعیت سے پس یہ انکار یا تو بسبب قصور تتبع کے ہے یا بسبب
تعصب سست کرنیوالے کے ہے اور جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم اقامۃ الحجۃ
مین تحریر فرماتے ہین و ہذا الذہبی شیخ الاسلام المعتمد فی نقلہ عند الانام لو صرح وحدہ
بکونہ تابعیا لکفی قولہ رادا لقول المنافین فکیف وقد وافقہ امام الحفاظ ابن حجر و رئیس الثقات
ولی العراقی و خاتمۃ الحفاظ السیوطی و عمود المورخین الیافعی و غیرہم و سبقہ الی ذلک الخطیب
والدارقطنی و ما ادراک ما الدارقطنی امامان جلیلان معتمدان مستندان و غیرہما فاذن
لم یبق للمنکر الا ان یکذب ہولاء الثقات انتہی یعنے یہ ذہبی شیخ الاسلام معتمد شخص ہے اپنی
نقل مین خلق اللہ کے نزدیک اگر تصریح کرتا تنہا امام اعظم کی تابعیت پر تو ہر آئینہ کافی ہوتا
قول اوسکا واسطے رد کرنے قول منکرین کے پس کیونکر اعتبار نہو اور حال یہ کہ موافقت
کی اوسکی امام حافظون کے ابن حجر نے اور سردار بزرگون کے ولی عراقی نے اور خاتمہ حافظون
کے سیوطی نے اور ستون مورخون کے یافعی نے اور سوا اونکے اور لوگون نے بھی اور
ذہبی سے پہلے بیان کیا ہے اوسکو خطیب نے اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھکو کیا ہے
خطیب اور بیان کیا ہے دارقطنی نے اور کس چیز نے معلوم کروایا تجھکو کیا ہے

دار قطنی یہ دونون امام تھے بڑے معتبر اور مستند اور سوا ان دونون کے اور لوگ بھی ذہبی سے پہلے امام کی تابعیت بیان کر گئے ہین پس اب نہ باقی رہا کسی منکر کو موقع انکار کا مگر یہ کہ جھٹلاوے ایسے بڑے بڑے بزرگون کو اور جناب مولانا صاحب مرحوم مقدمہ موطا امام محمد مین لکھتے ہین الصحیح المرجح ہو کونہ من التابعین یعنے صحیح اور مرجح یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ تابعی ہین اور دوسرے مقام مین فرماتے ہین قلت فہذہ العبارات الواردۃ عن الثقات لعلہا لم تقرع سمع جہلاء عصرنا حیث یطعنون علی ابی حنیفۃ ویحطون درجتہ عن المراتب الشریفۃ اھ کہتا ہون پس یہ عبارتین جو منقول ہین بڑے بڑے بزرگون سے شاید ہمارے زمانہ کے جاہلون کو گوشزد نہین ہوئین اس سبب سے طعن کرتے ہین ابوحنیفہ پر اور گرا دیتے ہین آپ کو بڑے درجے یعنے تابعیت سے مولف کہتا ہے کہ بڑے بڑے علامہ اجل و ثقات اکمل مثل دار قطنی اور ابن سعد اور خطیب اور ذہبی اور ابن حجر اور ولی عراق اور سیوطی اور علی قاری اور اکرم سندی اور ابو معشر اور حمزہ سہمی اور یافعی اور جزری اور تورپشتی اور ابن الجوزی اور سراج صاحب کشف الکشاف وغیرہ کے صراحۃً لکھتے ہین کہ امام ابوحنیفہ تابعی تھے اور جسنے ان لوگون مین سے انکار کیا ہے فقط روایت کا انکار کیا ہے نہ امام کی تابعیت کا اور علاوہ انکے بہت سے محدثین محققین اور مورخین معتبرین نے بھی امام ابوحنیفہ کی تابعیت کی تصریح کی ہے چنانچہ کتابون مین بسط کے ساتھ مذکور ہے اور جسنے تابعیت سے انکار کیا ہے بمقابلہ قول مثبتین کے انکا قول پایہ اعتبار سے ساقط ہے پس جملہ تحقیق سے یہی قول صحیح اور مرجح ہوا کہ امام اعظم تابعی تھے اور دوسرے ائمہ کو یہ فضیلت نہین حاصل ہوئی وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

یعنے مولانا عبدالحی صاحب

ذکر فقاہت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ

یہ امر حدیثون سے ثابت ہے کہ تفقہ فی الدین کا بڑا درجہ ہے چنانچہ صحیحین مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین متفق علیہ یعنے جس سے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالے خیر کا فقیہ کر دیتا ہے اوسکو دین مین اور

اور مشکوۃ مین ہے رزین روایت کرتے ہین حضرت علیؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم
نے نعم الرجل الفقیہ فی الدین الحدیث یعنے اچھا مرد ہے جو کہ فقیہہ ہے دین بیچ اور
امام اعظم ابو حنیفہ کا فقیہہ ہونا یقینی اور قطعی الثبوت ہے جیسا کہ شمس الدین محمد ذہبی
تذکرۃ الحفاظ مین لکھتے ہین ابو حنیفۃ الامام الاعظم فقیہ العراق اھ یعنے امام ابو حنیفہ
امام اعظم فقیہہ عراق کے تھے اور یہ بھی اوسی مین ہے وتفقہ بہ زفر بن الہذیل
وداؤد الطائی والقاضی ابو یوسف ومحمد بن الحسن واسد بن عمرو والحسن بن زیاد اللؤلوی
ونوح الجامع وابو مطیع البلخی وعدۃ وکان قد تفقہ بحماد ابن ابی سلیمان وغیرہ اھ اور
علم سیکھا اونسے زفر بن ہذیل اور داؤد طائی جو کبار اولیاء اللہ سے ہین اور قاضی ابو یوسف
اور امام محمد بن حسن اور نوح جامع اور ابو مطیع بلخی وغیرہم نے اور علم سیکھا تھا امام ابو حنیفہ
نے حماد بن ابی سلیمان وغیرہ سے اور کہا ہے ضرار بن صرد نے سئل یزید بن ہارون
ایہما افقہ الثوری او ابو حنیفۃ فقال ابو حنیفۃ افقہ وسفیان احفظ للحدیث اھ یعنے پوچھا کسی نے
یزید بن ہارون سے ان دونون مین کون بڑے فقیہہ تھے سفیان ثوری یا ابو حنیفہ
پس جواب دیا یزید نے کہ ابو حنیفہ فقہ مین زیادہ ہین اور سفیان ثوری احادیث کے
بڑے یاد رکھنے والے ہین اور کہا ہے عبد اللہ بن مبارک نے ابو حنیفۃ افقہ الناس
یعنے ابو حنیفہ بڑے فقیہہ ہین لوگون مین اور کہا ہے امام شافعی نے الناس فی الفقہ
عیال علی ابی حنیفۃ یعنے سب لوگ فقہ مین محتاج ہین ابو حنیفہ کے اور حرملہ بن یحییٰ
شافعی سے روایت کرتے ہین انہ قال من اراد ان یتبحر فی الفقہ فہو عیال علی ابی حنیفۃ
اھ یعنے امام شافعی نے فرمایا ہے جو کہ ارادہ رکھتا ہے اس امر کا کہ ماہر ہو علم فقہ مین
پس وہ محتاج ہے ابو حنیفہ کا اور ابو عبید شافعی سے روایت کرتے ہین یقول من اراد
ان یعرف الفقہ فلیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ یعنے فرماتے تھے امام شافعی جو کہ ارادہ کرے
د سبات کا کہ سیکھے فقہ پس لازم پکڑے ابو حنیفہ کو اور اونکے شاگردون کو اور کہا ہے
یحییٰ بن معین نے الفقہ فقہ ابی حنیفۃ علی ہذا ادرکت الناس یعنے فقہ فقہ
ابو حنیفہ کے ہے ایسہی پایا ہین نے لوگون کو اور صاحب بحر الرائق نے اشباہ
مین کہا ہے قال الامام الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقہ فلینظر الی کتب ابی حنیفۃ
کما نقلہ ابن دہبان عن حرملہ اھ یعنے کہا ہے امام شافعی نے جو کہ ارادہ کرے متبحر ہونیکا

فقہ مین پس چاہیے کہ دیکھے ابو حنیفہ کی کتابون کو جیسا کہ نقل کیا اسکو ابن دہبان نے
حرملہ سے اور ذہبی نے صحیفہ مین لکھاہے قال عبداللہ بن المبارک ان الاثر قد عرف
دان احتیج الی الرای فرای مالک وسفیان وابو حنیفۃ احسنہم وادقہم فطنۃ و
اغوصہم علی الفقہ وہوافقہ الثلاثۃ انتہی کلام الحموی یعنے کہاہے عبداللہ بن مبارک نے
ہر آئینہ احادیث اور اقوال صحابہ کے پہچانے گئے اگر احتیاج ہو طرف راے کے
تو راے مالک اور سفیان اور ابو حنیفہ کے ہے اور ابو حنیفہ ان مین بہت اچھے
اور بہت باریک بین ہین ازروے دانائی کے اور بہت غوطہ زن ہین اونمین سے
فقہ مین اور وہ بڑے فقیہ ہین تینون مین تمام ہوا کلام حموی کا اور کہاہے ابن حجر
مکی شافعی نے صحیفہ مین قال عبداللہ بن المبارک وناہیک مارایت فی الفقہ مثلہ ورایت
مسعرا فی حلقتہ جالسا بین یدیہ یسالہ ویستفید منہ مارایت احدا قط تکلم فی الفقہ
احسن منہ اھ یعنے کہا عبداللہ بن مبارک نے اور کافی ہے تجھکو یہ کہ نہین دیکھا مین نے
فقہ مین مانند ابو حنیفہ کے اور دیکھا مین نے مسعر کو اونکے حلقہ مین بیٹھے تھے سامنے
اونکے درانحالیکہ سوال کرتے تھے ابو حنیفہ سے اور فائدہ لیتے تھے اونسے نہین دیکھا
مین نے کسیکو کبھی کلام کرتا ہو فقہ مین بہتر امام ابو حنیفہ سے قال عبداللہ بن المبارک
کان ابو حنیفۃ افقہ من اہل زمانہ ولقیت الف رجل من العلماء فلولا انی لقیت اباحنیفۃ
لکنت من المفلسین یعنے کہا عبداللہ بن مبارک نے تھے ابو حنیفہ بڑے فقیہ اپنے
زمانہ والون مین اور ملا مین ہزار عالمون سے پس اگر نہ ملا ہوتا مین ابو حنیفہ سے
ہر آئینہ ہوتا مین کم مایہ والون سے وقال وکیع مارایت احدا افقہ ولا احسن من
ابی حنیفۃ یعنے کہا وکیع نے نہین دیکھا مین نے کسیکو فقیہ زیادہ اور نہ بہتر ابو حنیفہ سے
قال معمر ما اعرف رجلا تکلم فی الفقہ احسن معرفۃ من ابی حنیفۃ کہا معمر نے نہین پہچانتا مین
کسی شخص کو کہ کلام کیا ہو فقہ مین بہتر ازروے معرفت کے ابو حنیفہ سے و قال
ابراہیم استاد الشافعی بن عکرمۃ مارایت احدا اورع ولا افقہ من ابی حنیفۃ اور کہا
ابراہیم بن عکرمہ نے جو شافعی کے اوستاد تھے کہ نہین دیکھا مین نے کسیکو پرہیزگار
زیادہ اور نہ فقیہ زیادہ ابو حنیفہ سے قال ابو یوسف مارایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث
من ابی حنیفۃ اھ اور کہا ابو یوسف نے نہین دیکھا مین نے کسیکو عالم بڑھکر تفسیر حدیث کا

ابوحنیفہ سے وقال ابو یوسف ما رایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفۃ اور کہا ابو یوسف نے نہین دیکھا مین نے کسیکو جاننے والا زیادہ تفسیر حدیث کا ابوحنیفہ سے

وقال سفیان الثوری کنا بین یدی ابی حنیفۃ کالعصافیر بین یدی البازی وان ابا حنیفۃ لسید العلماء اور کہا سفیان ثوری نے تھے ہم سامنے ابوحنیفہ کے مثل چڑیون کے کہ

کہ ہو سامنے باز کے اور ہر آئینہ ابوحنیفہ مانند سردار علما کے تھے وقال علی بن عاصم لو وزن علم ابی حنیفۃ بعلم اہل زمانہ لرجح علمہم اور کہا علی بن عاصم نے اگر تولا جاتا علم ابوحنیفہ کا ساتھ علم اہل زمانہ اونکے البتہ علم ابوحنیفہ کا غالب آتا اون لوگون کے

علم پر وقال محمد بن الحسن یناظرہ اصحابہ فی المقاییس حتی اذا قال استحسن شیئا لم یلحقہ احد منہم فی الاستحسان کہا محمد بن حسن نے کہ مناظرہ کرتے تھے اصحاب اونکے قیاسون مین یہانتک کہ جب دلیل استحسان کی قائم کرتے ابوحنیفہ کسی چیز مین تو نہ لاحق ہوتا اونکو کوئی

استحسان مین قال یزید بن ہارون کتبت علی الف شیخ حملت عنہم العلم فما رایت واللہ اشد ورعا من ابی حنیفۃ ولا احفظ لسانا منہ ولا اعظم عقلہ کہا یزید بن ہارون نے لکھی مین نے حدیثین ہزار شیخون سے پس نہین دیکھا مین نے کسیکو اونمین سے بڑھکر پرہیزگاری مین ابوحنیفہ سے اور نہ حافظ زیادہ ازروے زبان کے ابوحنیفہ سے اور نہ کسیکو برابر

اون کے بڑائی عقل مین وقال علی بن عاصم لو وزن عقلہ بعقل نصف اہل الارض لرجح عقلہم اور کہا علی بن عاصم نے اگر تولے جاے عقل ابوحنیفہ کے ساتھ عقل نصف

اہل زمین کے تو البتہ غالب آئیگی اون لوگون کی عقل پر وقال محمد بن یوسف الدمشقی الشافعی فی مصنفہ عقود الجمان فی مناقب النعمان کان ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ اخذ العلم باوفر نصیب

اما علم الکلام فقد تقدم انہ بلغ فیہ مبلغا یشار الیہ بالاصابع و ناہیک بہ انہ سلم الیہ علم النظر والقیاس واصابۃ الرای حتی قالوا فیہ ابوحنیفۃ امام اہل الرای فیہ انتہی کلام ابن حجر المکی کہا محمد بن یوسف دمشقی شافعی نے اپنی کتاب عقود الجمان مین کہ ابوحنیفہ نے علم حاصل کیا تھا ساتھ بڑے حصہ کے لیکن علم کلام پس ہر آئینہ اوپر گذر چکا کہ وہ پہونچے تھے اوس مین اس مرتبہ کو کہ اشارہ کیا جاتا تھا اونکی طرف انگلیون سے اور بس ہے تجھکو اونکی فضیلت علم مین کہ سونپا گیا تھا طرف اونکے علم نظر اور قیاس اور اصابت راے یہانتک کہ کہا علمانے اونکے حق مین کہ ابوحنیفہ امام اہل راے کے ہین علم کلام مین تمام ہوا کلام

ف در مغ از النافع الکبیر روی الخطیب عن محمد بن بشر قال کنت اختلف الی ابی حنیفۃ والی سفیان فیقول من این جئت فقلت من عند ابی حنیفۃ فیقول لقد جئت من عند افقہ اہل الارض ۱۲ منہ سلمہ ربہ

ابن حجر مکی کا اور کہا ہے ابن حجر نے و مدح المشائخ له بالعلم والفقه والورع والامانة اکثر
من ان یحصی واظهر من ان یخفی اور تعریف کی ہے مشائخ نے ابو حنیفہ کے ساتھ علم اور فقہ
اور پرہیزگاری اور امانت کے زیادہ تر اوس سے کہ معدود ہو اور ظاہر تر اسی سے کہ مخفی
ہو چونکہ امام اعظم غایت درجے کے فقیہ تھے اور اونکے فیض سے اونکے تلامذہ بھی تفقہ
مین دوسرونکے اعتبار سے بہت بڑھے چڑھے تھے اس سبب سے امام شافعی نے فرمایا
من اراد الفقه فلیلزم اصحاب ابی حنیفه فان المعانی قد تیسرت لهم والله ما صرت فقیها
الا بکتب محمد بن الحسن جو شخص ارادہ کرے علم فقہ کا پس چاہیے کہ لازم پکڑے شاگردان
ابو حنیفہ کو اسلیے کہ مقاصد دین کے آسان ہوئے اونپر قسم خدا کی فقیہ نہین ہوا مین مگر ساتھ
کتابین محمد بن حسن کی جو شاگرد ہین امام ابو حنیفہ کے رضی اللہ عنہم اور میزان شعرانی
مین ہے روی ابو جعفر الشیزاماری عن شقیق البلخی انه کان یقول ابو حنیفة من اورع
الناس و اعلم الناس واکرم الناس واکثرهم احتیاطا فی الدین وابعدهم عن القول
بالرای فی دین الله وکان لا یضع مسئلة فی العلم حتی یجمع اصحابه علیها و یعقد علیها مجلسا
فاذا اتفق اصحابه کلهم علی موافقتها للشریعة قال لابی یوسف او غیره ضعه فی الباب الفلانی
اھ روایت کی ہے ابو جعفر شیزاماری نے شقیق بلخی سے کہ وہ کہتے تھے یہ بات کہ ابو حنیفہ
تھے سب آدمیون مین بڑے متقی اور بڑے عالم اور بڑے عابد اور بڑے بزرگ
اور بڑے محتاط امور دینیہ مین اور بہت دور دخل دینے عقل سے دین اللہ مین اور
نہین رکھتے تھے کسی مسئلہ علمی کو یہانتک کہ اپنے سب تلامذہ کو جمع کرتے اور سبھون کے
سامنے پیش کرتے پس جب سب اتفاق کرتے کہ یہ امر موافق شرع کے ہے اوسوقت
ابو یوسف یا کسی اور شاگرد سے کہتے کہ اس مسئلہ کو فلان باب مین درج کرو اور یہ
بھی میزان شعرانی مین ہے وروی بسنده الی ابراهیم بن عکرمة انه کان یقول ما رایت فی
عصری کله عالما اورع ولا ازهد ولا اعبد من الامام ابی حنیفة اور روایت کی شیزاماری
نے بسند ابراہیم بن عکرمہ کے کہ وہ فرماتے تھے نہین دیکھا مین نے اپنے زمانہ مین کوئی
عالم بڑا متقی اور بڑا زاہد اور بڑا عابد امام ابو حنیفہ سے بڑھکر وروی الشیزاماری ایضا
عن عبد الله بن المبارک قال دخلت الکوفة فسالت علماءها من اعلم الناس فی بلادکم
هذه فقالوا کلهم ابو حنیفه اور روایت کی شیزاماری نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا

انھون نے کہ داخل ہوا مین کوفہ مین پھر پوچھا مین نے وہان کے علما سے کہ کون بڑا عالم
ہے تمھارے شہرون مین پس سبھون نے بالاتفاق کہا کہ ابوحنیفہ اور نووی تہذیب الاسما
واللغات مین لکھتے ہین قال الخطیب البغدادی ابوحنیفۃ التیمی فقیہ اہل العراق اھ یعنی کہا
خطیب بغدادی نے جو اجلہ محدثین سے ہین اپنی تاریخ مین ابوحنیفہ تیمی فقیہ اہل عراق
کے تھے وقال ابوحنیفۃ دخلت علی ابی جعفر امیر المومنین فقال لی یا اباحنیفۃ عمن اخذت
العلم قلت عن حماد یعنے ابن ابی سلیمان عن ابراہیم النخعی عن عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب
وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عباس فقال ابوجعفر بخ بخ استوثقت یا اباحنیفۃ
اور کہا ابوحنیفہ نے کہ گیا مین پاس ابوجعفر امیر المومنین کے پس کہا مجھسے ای ابوحنیفہ
کس سے تمنے علم سیکھا مین نے جواب دیا کہ حماد بن ابی سلیمان سے انھون نے ابراہیم
نخعی سے انھون نے حضرت عمر اور حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس
سے پس کہا ابوجعفر نے واہ واہ بڑی سند مضبوط تمنے حاصل کی ودخل ابوحنیفہ یوما
علی المنصور فقال ہذا عالم الدنیا الیوم اور گئے ابوحنیفہ ایک دن منصور کے پاس پس
کہا منصور نے کہ یہ شخص اس زمانہ مین عالم ہے تمام دنیا کا وعن ہشام بن مہران
قال رای ابوحنیفۃ فی النوم کانہ ینبش قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبعث من یسال لہ
محمد بن سیرین فقال محمد بن سیرین من صاحب ہذا الرؤیا ولم یجبہ عنہا ثم سالہ الثانیۃ فلم
یجبہ عنہا ثم سال الثالثۃ فقال صاحب ہذا الرؤیا یثور علما لم یسبقہ الیہ احد قبلہ اور روایت
کی خطیب نے ہشام بن مہران سے کہ دیکھا ابوحنیفہ نے خواب مین کہ گویا وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھود رہے ہین پس بھیجا ایک شخص کو محمد بن سیرین کے
پاس جو بڑے معبر تھے کہ اس خواب کی کیا تعبیر ہے اوس شخص نے ابن سیرین
سے خواب بیان کیا پس پوچھا ابن سیرین نے کہ خواب دیکھنے والا کون ہے اور
خواب کی تعبیر نہ کہی پھر اوس سائل نے پوچھا دوسری مرتبہ پھر بھی محمد بن سیرین
نے خواب کی تعبیر نہ تبلائی پھر پوچھا سائل نے تیسری مرتبہ تب کہا ابن سیرین نے
صاحب اس خواب کا شایع کریگا وہ علم کہ قبل اسکے وہ کسیکو نصیب نہوا ہوگا
وعن ابن عیینۃ قال ما مقلت عینی مثل ابی حنیفۃ اور روایت ہے ابن عیینہ سے
کہا انھون نے نہین دیکھی میری آنکھ نے مثل امام ابوحنیفہ کے وعن ابن المبارک

قال کان ابو حنیفۃ آیۃ اور روایت ہے ابن مبارک سے کہ کہا انھون نے ابو حنیفہ ایک
نشان علم اور خیر کے تھے وعن مسعر بن کدام قال ما حسدت احدا بالکوفۃ الا رجلین ابا حنیفۃ فی
فقہہ والحسن بن صالح فی زہدہ اور روایت ہے مسعر بن کدام سے کہا انھون نے نہین
رشک کرتا ہون بیچ کوفہ مین کسیکا مگر ابو حنیفہ کے فقہ کا اور حسن بن صالح کے زہد کا
وعن الفضیل بن عیاض قال کان ابو حنیفۃ فقیہا معروفا مشہورا بالورع معروفا بالافضال
علی من یطیف صبورا علی تعلیم العلم باللیل والنہار کثیر الصمت قلیل الکلام حتے ترد مسئلۃ
فی حلال او حرام اور روایت ہے فضیل بن عیاض سے کہا انھون نے کہ تھے ابو حنیفہ
فقیہ مشہور ساتھ پرہیزگاری اور ساتھ احسان کرنے کے مہمانون پر بڑی کوشش کرنیوالے
تعلیم علم مین شب و روز اور تھے بہت خاموش کم سخن یہانتک کہ آجائے کوئی مسئلہ حلال
یا حرام کا وعن ابی یوسف قال انی لادعو لابی حنیفۃ قبل ابوی اور روایت ہے ابو یوسف
سے کہا کہ مین دعا کرتا ہون ابو حنیفہ کے واسطے قبل اپنے والدین کے وعن ابی بکر بن
عیاش قال مات اخو سفیان الثوری فاجتمع الناس الیہ لعزائہ فجاء ابو حنیفۃ فقام الیہ
سفیان واکرمہ واقعدہ لمکانہ وقعد بین یدیہ اور روایت ہے ابو بکر بن عیاش سے
کہا انھون نے کہ قضا کر گئے سفیان ثوری کے بھائی پس لوگ آئے اونکے پاس تعزیت
کیواسطے پس آئے ابو حنیفہ تب کھڑے ہو گئے سفیان ثوری اور تعظیم کی اونکی اور بٹھایا
ابو حنیفہ کو اپنی جگہ پر اور خوب مودب ہوے سامنے بیٹھے وعن عبد اللہ بن مبارک قال
ما رأیت فی الفقہ مثل ابی حنیفۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہا انھون نے
نہین دیکھا مین نے فقہ مین مثل ابو حنیفہ کے وعن ابی نعیم قال کان ابو حنیفۃ صاحب
غوص فی المسائل اور روایت ہے ابو نعیم سے کہا انھون نے تھے ابو حنیفہ صاحب فکر
اور غوطہ زن مسائل مین وعن النضر بن شمیل قال کان الناس نیاما عن الفقہ حتے
ایقظہم ابو حنیفۃ اور روایت ہے نضر بن شمیل سے کہا کہ تھے آدمی سوے ہوے علم
فقہ سے یہانتک کہ جگایا اور ہشیار کیا اونکو ابو حنیفہ نے وعن جعفر بن الربیع قال
اقمت علی ابی حنیفۃ خمس سنین فما رأیت اطول صمتا منہ فاذا سئل عن الشیء من الفقہ
تفتح وسال کالوادی اور روایت ہے جعفر بن ربیع سے کہا انھون نے قیام کیا
مین نے ابو حنیفہ کے پاس پانچ برس پس نہین دیکھا مین نے بڑا خاموش

رہنے والا او نسے بڑھکر نہیں جب وہ کسی مسئلہ فقہ سے سوال کیے جاتے تو البتہ لب
کھولتے اور مثل آب رواں کے بیان فرماتے اور حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد
الف ثانی اپنی مکتوبات کے جلد ثانی مین لکھتے ہین -

مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی ست کہ ببرکت ورع وتقوے ودولت متابعت
سنت درجہ علیا در اجتہاد واستنباط یافتہ است کہ دیگران در فہم او عاجز ند ومجتہدات
اور ابواسطہ دقت معانی مخالف کتاب وسنت دانند واورا اصحاب الرائے پندارند
کل ذالک لعدم الوصول الی حقیقۃ علمہ ودرایتہ وعدم الاطلاع علی فہمہ وفراستہ مگر امام
شافعی علیہ الرحمہ شمہ از فقاہت او علیہ الرضوان دریافت کہ گفت الفقہاء کلہم عیال
ابی حنیفۃ فی الفقہ بواسطہ ہمین مناسبت کہ بروح اللہ دارد تواند بود انچہ حضرت
خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ علیہ در فصول ستہ نوشتہ است عیسے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام بعد از نزول بمذہب امام ابوحنیفہ حکم وعمل خواہد کرد بے شائبہ تکلف وتعصب
گفتہ می شود کہ نورانیت مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریاے عظیم می نماید وسائر
مذاہب برنگ حیاض وجداول بنظر می آید نا قصان چند احادیث را یاد گرفتہ اند
واحکام شرعیہ را دران منحصر ساختہ ما ورا معلوم خود را نفی می نمایند ؎ چو آن
کرمے کہ در سنگے نہان ست + زمین وآسمان او ہمان ست + واے ہزار واے
از تعصب بار یک ایشان واز نظر ہاے فاسد ایشان باقی فقہ ابو حنیفہ است
وسہ حصہ فقہ او را مسلم داشتہ اند ودر ربع باقی ہمہ شرکت دارند ودر فقہ صاحب خانہ
اوست ودیگران ہمہ عیال او اند ترجمہ

یعنے مثل روح اللہ کے مثل امام ابو حنیفہ کوفی کے ہے کہ پرہیز گاری اور تقوے
کی برکت سے اور تابعداری سنت کے ذریعہ سے بڑا مرتبہ اجتہاد اور استخراج مسائل
کا پایا ہے کہ دوسرے لوگ اوسکے سمجھنے سے عاجز ہین اور اونکے مسائل مستنبط
کو بوجہ دقت معانی کے مخالف قرآن مجید اور حدیث کی جانتے ہین اور اونکو صحاب
الرائے سمجھتے ہین مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے البتہ کچھ فقاہت آپ کی سمجھی تو یہ فرمایا
کہ کل فقہا ابو حنیفہ کی فقہ مین عیال ہین اور شاید اسی مناسبت سے جو کہ حضرت
عیسے علیہ السلام کے ساتھ امام اعظم کو ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمہ اللہ علیہ نے

فصول ستہ مین لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوتر کر امام اعظم کے مذہب
پر حکم اور عمل کرینگے اور بلا تکلف اور بغیر تعصب کے کہا جاتا ہے کہ نورانیت حنفی مذہب
کی بنظر کشف مثل دریاے عظیم کے دکھلائی دیتی ہے اور باقی مذاہب مثل حوض اور
نہر کے کم سمجھ لوگ کہ چند حدیثین یاد کرے ہین اور احکام شرعیہ کو اوسی مین منحصر بنائے
ہین اپنے معلومات کے سوا سب کی نفی کرتے ہین پس وہ لوگ مثل اوس کیڑے
کے ہین کہ پتھر کے اندر پوشیدہ ہے زمین اور آسمان اوسکے لیئے وہی پتھر ہے افسوس
ہزار افسوس اون کم سمجھون کے تعصب باریک اور غمط فاسد پر وہ لوگ نہین جانتے
کہ باقی فقہ ابو حنیفہ کا ہے اور تین حصہ اونکے فقہ کو لوگون نے مسلم رکھا ہے اور باقی
ربع مین سب شرکت رکھتے ہین اور امام ابو حنیفہ فقہ مین گویا صاحب خانہ ہین اور
لوگ اونکے عیال اور اشباہ مین ہے وفی مناقب الکردری قال
الامام الاعظم خدعتني امرأة فقهتني امرأة زهدتني امرأة اما الاولى قال كنت مجتازا
فاشارت الي امرأة الى شيء مطروح في الطريق فتوهمت انها خرساء وان الشيء لها
فلما رفعته اليها قالت لقطة احفظه حتى تسلمه لصاحبه الثانية سألتني امرأة عن مسئلة في الحيض
فلم اعرفها فقالت قولا تعلمت الفقه من اجله الثالثة مررت ببعض الطرقات فقالت
امرأة هذا الذي يصلي الفجر بوضوء العشاء فتعمدت ذلك حتى صار دابي یعنے مناقب
کردری مین ہے فرمایا امام اعظم نے کہ دھوکا دیا مجھکو عورت نے فقیہ بنایا مجھکو
عورت نے زاہد بنایا مجھکو عورت نے لیکن دھوکا دینے کا یہ واقعہ ہوا کہ مین
چلا جاتا تھا پس ایک عورت نے اشارہ کیا ایک چیز کیطرف جو راستہ مین گری
ہوئی تھی تب مین نے وہم کیا کہ یہ عورت گنگی ہے اور یہ چیز اوسی کی ہے پس جب
مین اوٹھا کر اوسکے نزدیک لے گیا اوس عورت نے کہا یہ لقطہ ہے اسکی حفاظت
کیجیے یہانتک کہ اوسکے مالک کو سپرد کیجیے اور فقیہ بنانے کا یہ واقعہ ہوا کہ ایک عورت
نے مجھسے ایک حیض کا مسئلہ پوچھا پس مین نے اوس مسئلہ کو نہین جانا پس اوس
عورت نے ایک بات ایسی کہی جس سے مینے فقہ سیکھ لیا اور زاہد بنانے کا یہ واقعہ ہوا
کہ ایک راستہ سے مین چلا جاتا تھا ایک عورت نے کہا کہ یہ وہی آدمی ہے جو عشا کے
وضو سے نماز فجر کی پڑھتا ہے پس مینے اوسی روز اوسکا قصد کر لیا یہانتک وہ میری

عادت ہوگئی اور درمختار مین ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رح مثل حضرت ابوبکر صدیق
کے ہوئی اور اونکو ثواب ملیگا اپنے فعل کا اور اون لوگون کے فعل کا کہ علم فقہ جمع
کیا اور فقہ مین کتابین تالیف کین اور اونکے قاعدہ کے مطابق مسائل استخراج کیے
دن قیامت تک اور امام والاشان کا بڑا درجہ تھا چنانچہ بڑے بڑے اولیاء کرام
جو اہل مشاہدہ او صاحب مجاہدہ تھے اونکے مقلد ہوگئے جیسے ابراہیم بن ادہم اور
شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو یزید بسطامی اور فضیل بن عیاض اور داود
طائی اور ابو حامد لفاف اور خلف بن ایوب اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن
جراح اور ابو بکر وراق وغیرہ اور رد المحتار مین ہے وقال عبد اللہ بن مبارک لیس
احد احق ان یقتدی بہ من ابی حنیفۃ لانہ کان اماما تقیا نقیا ورعا عالما فقیہا کشف العلم
کشفا لم یکشفہ احد ببصر وفہم وفطنۃ وتقی یعنے کہا عبد اللہ بن مبارک نے نہین ہے کوئی
مستحق زیادہ پیروی کے لیے امام ابو حنیفہ سے کیونکہ تھے وہ امام متقی صاف دل
پرہیزگار عالم فقیہ ظاہر کیا علم کو ایسا ظاہر کہ کوئی نہین ظاہر کیا بینائی اور دانائی
اور تیزی اور پرہیزگاری سے اور درمختار مین ہے وحسبک من مناقبہ اشتہار
مذہبہ ما قال قولا الا اخذ بہ امام من ائمۃ الاعلام اور کافی ہے تجھکو امام والاشان
کے مناقب سے اوسکے مذہب کی شہرت امام نے کوئی قول ایسا نہین فرمایا ہے کہ
کسی نے اوسکو امامون سے اپنا مسلک نہ بنایا ہو فائدہ یعنے اونکے مسئلہ پر
کسی نہ کسی امام کا اعتقاد اور عمل ضرور رہا خواہ اونکے شاگردون کا عمل ہوا یا کسی ائمہ
مجتہدین کا برتقدیر اول تقلید مراد ہوگی اور برتقدیر ثانی موافقت اجتہاد اور
یہ بھی درمختار مین ہے وقد قالوا الفقہ زرعہ عبد اللہ بن مسعود رض وسقاہ علقمۃ
وحصدہ ابراہیم النخعی وداسہ حماد وطحنہ ابو حنیفۃ وعجنہ ابو یوسف وخبزہ محمد
فسائر الناس یاکلون من خبزہ وقد نظم بعضہم فقال ؎ الفقہ زرع ابن مسعود
وعلقمۃ + حصادہ ثم ابراہیم دواس + نعمان طاحنہ یعقوب عاجنہ + محمد خابز
والآکل الناس + یعنے اور لوگون نے کہا ہے تمثیلاً فقہ کی کھیتی کی عبد اللہ بن
مسعود نے اور سینچا اوسکو علقمہ نے اور کاٹا اوسکو ابراہیم نخعی نے اور خرمن کوبی
کی اوسکی حماد نے اور پیسا اوسکو ابو حنیفہ نے اور خمیر کیا اوسکو ابو یوسف نے

اور روٹی پکائی اوسکی محمدؒ نے اور تمام لوگ کھا بیٹھے ہیں چنانچہ اسی مضمون کو کسی نے نظم بھی کر دیا ہے مگر اس نظم مین حماد چھوٹ گئے ہین اور عبداللہ بن مبارک نے امام اعظم کی مدح مین یہ قصیدہ طولانی تصنیف فرمایا ہے

لقد زان البلاد ومن علیها
بیشک زینت دی شہرونکو اور وہانکے باشندے کو
امام المسلمین ابو حنیفه
امام مسلمانون کے ابو حنیفه نے

باحکام وآثار وفقه
ساتھ احکام شرعی اور احادیث نبوی اور فقه کے
کآیات الزبور علی الصحیفه
مانند آیتین زبور کے صحیفه پر

فما فی المشرقین له نظیر
پس نہین ہے پورب مین کوئی اوسکا نظیر
ولا فی المغربین ولا بکوفه
اور نہ پچھم مین اور نہ کوفے مین

یبیت مشمرا سهر اللیالی
شب باشی کرتے تھے دامن جنکر (؟) راتکو راتکو جاگتے تھے
وصام نهاره لله خیفه
اور روزہ رکھتے تھے دن کو واسطے اللہ کے ڈر کے سبب

وصان لسانه عن کل افک
اور محفوظ رکھا اپنی زبان کو سب گناہون سے
وما زالت جوارحه عفیفه
اور ہمیشہ رہے اعضا اونکے پاک

یعف علی المحارم والملاهی
بچتے رہے وہ حرام اور لہو سے
ومرضاة الاله له وظیفه
اور تھی خوشنودی اللہ تعالی کی اونکی وظیفه

فمن کابی حنیفة فی علاه
پس کون ہے ابو حنیفه کے مانند اونکے درجے مین
امام للخلیقة والخلیفه
امام خلق کا اور خلیفه

رأیت العائبین له سفاها
دیکھا مین نے اونکی عیب بینیون کو نادان
خلاف الحق مع حجج ضعیفه
خلاف حق کے ساتھ دلیلین ضعیف کے

وکیف یحل ان یوذی فقیه
اور کب روا ہے یہ کہ اونکو اذیت دے کوئی فقیه
له فی الارض آثار شریفه
حالانکہ اونکی اچھی اچھی نشانیان زمین پر ہین

وقد قال ابن ادریس مقالا
اور بے شک فرمایا ہے امام شافعیؒ ایک قول
صحیح النقل فی حکم لطیفه
صحیح ازروے نقل کے گویا وہ ایک لطیفه ہے

بان الناس فی فقه عیال
بے شک آدمی فقه مین عیال ہین
علی فقه الامام ابی حنیفه
امام ابو حنیفه کی فقه کے

فلعنة ربنا اعداد رمل	على من رد قول ابی حنیفه
پس لعنت خدا کی ہو برابر بالو کے یعنے بیشمار	اوسپر کہ رد کرے حقارت سے ابوحنیفہ کے قول کو

اگر کوئی یہ شبہہ ظاہر کرے کہ لعنت بجز کفار کے کسی مومن کے حق مین جائز نہین ہے کیونکہ حدیثون مین اسکی سخت ممانعت آئی ہے تو اوسکا جواب دو طور سے ممکن ہے اولاً یہ کہ لعنت دو معنی[۱] مین مستعمل ہوتی ہے ایک مطلق العباد عن الرحمۃ اور یہ خاص کفار کے واسطے ہے دوسرے اوس رحمت سے دور کرنا جو مختص ہے نیکون کے واسطے اور اس اعتبار سے لعنت اہل اسلام پر بھی جائز ہے ثانیاً یہ کہ لعنت اہل اسلام پر علی سبیل التعیین و التشخص منع ہے ورنہ منع نہین ہے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ اور ذابح لغیر اللہ وغیرہ پر اگر کوئی یہ کہے کہ فقط امام صاحب کے قول کی تردید کرنے سے کیونکر رد کرنیوالا لعن کا مستحق ہو سکتا ہے علمائے خلف وسلف تو برابر ایک دوسرے کی تردید کرتے آئے ہین اور یہ امر بلا انکار شائع وذائع ہے تو اوسکا جواب اسطرح سے دینا چاہیے کہ مطلق رد مراد شاعر کی نہین ہے بلکہ وہ رد[۲] مراد ہے جو بطور تذلیل د بہ نیت استحقار و استخفاف ہو یا اونکی دلائل کو اسطرح رد کرے کہ اونکی تحقیر اور تذلیل ثابت ہو اور کلمات غیر مہذب ایسے ادا کرے کہ درجہ سب و شتم کو پہونچ جاے جیساکہ اس زمانہ کے عوام بلکہ بعض خواص بلا تحاشی امام عالی مقام کے حق مین کلام اہانت آمیز زبان اور قلم سے ظاہر کر دیتے ہین اور بیباکانہ جو چاہتے ہین امام والا مقام کی شان مین زخرفات بکدیتے ہین نعوذ باللہ من ذلک فقہ کی کتابون مین سب السلف کا مسئلہ صراحۃً لکھا ہے یعنے جو سلف کو دشنام دیتا ہے یا اونکی اہانت اور تحقیر کرتا ہے وہ مردود الشہادۃ ہو جاتا ہے اور مراد سلف سے صحابہ کبار اور تابعین اور ائمہ مجتہدین ہین چنانچہ صاحب نہایہ وغیرہ نے اسکی تصریح کر دی ہے اللہم احفظنا وجمیع المسلمین عن شائبۃ استحقار المجتہدین وثبت اقدامنا علی طریق الامام واحشرنا مع اتباعہ الکرام

حکایات حذاقت وفطانت وفرط ذہانت امام اعظم علیہ الرحمہ

یہ مضمون سابقا بطور نمونہ مشتی از خروارے معلوم ہو چکا کہ امام والا مقام از حد عقیل

[۱] ہکذا فی رد المحتار واشعۃ اللمعات ۱۲ محمد ولی ابو البرکات

[۲] بقرینہ نقل ۱۲ منہ

وفطین تھے چنانچہ بعضے بزرگون کا قول نقل کیا گیا وہ فرماتے تھے کہ اگر تمام دنیا کی عقلین تولی جائین تو بیشک امام والامقام کی عقل سب پر غالب آئیگی اب بطور اختصار ہم چند حکایتین آپ کی فرط ذہانت اور کمال فطانت کے متعلق معتبر کتابون سے انتخاب کرکے لکھتے ہین تاکہ ناظرین کو حظ وافی اور صداقت کافی حاصل ہو چنانچہ عالمگیری کی کتاب الحیل مین مبسوط سے منقول ہے خلاصہ مضمون اسکا یہ ہے کہ کوفہ مین کسی رئیس شریف کے یہان ولیمہ کی دعوت تھی اور بڑے بڑے علمار نامی تشریف لائے تھے اور اوہین امام اعظم رح بھی موجود تھے اور اوسوقت انکا عالم جوانی کا تھا سب لوگ کھانے کے لیے بیٹھے تھے یکایک اندر سے عورتونکا شور و غل کانون مین آنے لگا تب لوگون نے پوچھا خیر تو ہے شور وغل کیسا اوسوقت یہ بیان کیا گیا کہ دو لڑکے کا عقد ہوا ہے اور دونون کی زوجہ گھر مین آئی ہین عورتون نے یہ غلطی کی کہ سہواً اسکی بی بی اوسکے پاس اور اوسکی بی بی اسکے پاس خلوتکدہ مین بھیجدی اور غضب یہ کہ شب باشی مع دخول اور خلوت صحیحہ بھی ہوگئی اوسوقت لوگون نے کہا علما یہان موجود ہین کھانے کے لیے بیٹھے ہین اونسے مسئلہ پوچھ لیجیے جب مسئلہ پوچھا گیا تو سفیان ثوری نے فرمایا اس قسم کے مسئلہ مین حضرت علیؓ نے یہ فتوی دیا تھا کہ دونون پر مہر آید ہونگے اور دونون عورتون کو زمانہ عدت گذارنا ہوگا اور بعد انقضاء عدت ہر ایک زوج اپنی بی بی سے قربت کا مجاز ہوگا اور امام ابو حنیفہ اپنی انگلی سے ایک گوشہ دسترخوان کا کریدتے تھے جیسے کوئی شخص کسی بات کی فکر مین غوطہ زن ہو اوسوقت جو شخص امام کے پہلو مین بیٹھا تھا امام سے کہا آپ بھی کچھ فرمائیے اگر کوئی دوسری بات آپ کے نزدیک ہو یہ سنکر سفیان ثوری خفا ہوے اور یہ فرمایا کہ حضرت علیؓ کے فتوے کے بعد انکے نزدیک دوسری بات کیا ہوگی تب امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ دونون لڑکونکو میرے نزدیک لاؤ جب دونون لڑکے آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے دونون سے جدا جدا سوال کیا کہ جس سے تمنے شب باشی کی وہ مرغوب خاطر اور پسند ہے کہ نہین دونون نے کہا ہان پسند ہے تب آپ نے دونون لڑکون سے فرمایا کہ تم دونون اپنی اپنی بی بی کو ایک ایک طلاق دیدو پس دونون نے حسب ارشاد آپ کے ایک ایک طلاق دیدی

حکایت اول

پھر آپ نے ہر ایک کا نکاح اوسکی مدخولہ سے اوسی مجلس مین کر دیا اور فرمایا چلے جاؤ تم اپنی اپنی بی بیون کے پاس یعنے جس سے نکاح تمھارا اِسوقت ہوا ہے ساتھ برکت خدا کے پس سفیان ثوری نے کہا آپ نے یہ کیسا فتوے دیا امام ابو حنیفہ نے فرمایا سب طریقون مین یہ بہتر ہے اور محبت اور الفت کے لیے مناسب تر اور بغض اور عداوت سے محفوظ آپ خیال فرمایئے اگر انقضاد ایام مدت تک دونون بیٹھتے کیا دونون کے دلین اس امر کا خلجان نگذرتا کہ میری بی بی میرے بھائی کی موطوٗہ ہو گئی اسلیے مین نے دونون کو طلاق کا حکم کیا کہ اپنی اپنی بی بیون کو ایک ایک طلاق دیدو چونکہ دونون کی زوجہ غیر مدخولہ تھین اور خلوت بھی زوج سے نہین ہوئی تھی لہذا عدت کی حاجت نہ پڑی پھر مین نے دونون کو حکم کیا کہ اپنی اپنی موطوٗہ بالشبہہ سے نکاح کرو کیونکہ انھین کی موطوٗہ معتدہ تھی اور اس قسم کی عدت مانع نکاح نہین اور دونون اپنی بی بی کے پاس بخوشی ورضامندی چلے گئے کسی کے دلین کوئی خلجان نرہا پس سب لوگ آپ کی ذہانت اور فطانت سے حیران اور متعجب ہو گئے اور اشباہ مین بھی یہ حکایت باختلاف بعض عبارات منقول ہے اور اوسمین یہ بھی ہے فقام سفیان مسرعا فقبل بین عینیہ یعنے پس کھڑے ہوے سفیان ثوری جلد اور بوسہ دیا تعظیماً امام ابو حنیفہ کی دونون انکھون کے درمیان مین فائدہ دیکھیے امام والامقام کی فطانت کہ فے البدیہ عین مجلس مین کیسا مشکل مسئلہ استخراج فرمایا اور خوبی یہ کہ سائل کو کئی خلجان سے بچا دیا اولاً انتظار زمانہ عدت سے رہائی ہو گئی ثانیاً یہ خلجان کہ میری بی بی غیر کی موطوٗہ ہو گئی کسی کے دلین باقی نرہا ثالثاً اوسی مجلس مین نکاح بھی کر دیا سبحان اللہ کیا استعداد استخراج مسائل اور کیسی فطانت خدا نے اونکو دی تھی کہ سننے والے متحیر ہوتے تھے اور اشباہ مین یہ حکایت مسطور ہے کہ خطیب خوارزمی نے یہ حکایت لکھی ہے کہ کلب رومی نے خلیفہ وقت کے پاس بذریعہ قاصد کے بہت مال بھیجا اور اوس سے کہدیا کہ جا کر وہانکے علماء سے تین سوال کرنا اگر معقول جواب دین تو سب مال اون لوگون کو دیدینا ورنہ مسلمانون پر محصول لگا دینا وہ قاصد پہونچکر سب عالمون سے سوال کیا مگر جواب معقول کوئی نہ دلیسکا اور اوسوقت امام اعظم لڑکے تھے اور باپ کے ہمراہ وہان گئے تھے اپنے والد سے اجازت چاہی کہ حکم دیجیے

حکایت دوم

تو مین اس سائل کا جواب دون اونکے والد نے اجازت ندی تب کھڑے ہوکر خلیفہ
وقت سے اجازت چاہی خلیفہ نے اجازت دی اور اوسوقت قاصد رومی منبر پر بیٹھا
پس امام ابو حنیفہ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ تو سائل ہے اونھون نے کہا کہ ہان امام
نے کہا کہ اوتر تیری جگہ نیچے ہی اور میری جگہ منبر پر ہے تب رومی اوتر گیا اور امام
ابو حنیفہ منبر پر چڑھے اور فرمایا پوچھ کیا پوچھتا ہے رومی نے سوال کیا اللہ تعالی
کے پہلے کیا چیز تھی امام نے فرمایا تجھے عدد یعنے گنتی معلوم ہے رومی نے کہا ہان امام
نے کہا بتلا تو ایک کے پہلے کیا ہے رومی نے کہا وہ تو خود پہلے ہے اوسکے پہلے کچھ نہین
امام نے فرمایا خیال کر جب ایک مجازی لفظی کے پہلے کوئی چیز نہین ہے ایک حقیقی یعنے
خدا کے پہلے کیسے کوئی چیز ہو سکتی ہے پھر رومی نے پوچھا خدا کا منھ کسطرف ہے
امام نے فرمایا بتلا تو جب چراغ روشن کرتا ہے چراغ کا منھ کسطرف ہوتا ہے رومی
نے کہا وہ تو روشنی ہے اوسکا منھ سب طرف برابر ہے امام نے فرمایا جب نور مجازی
زائل مستفاد عن الغیر کا منھ کسی خاص طرف نہین ہوتا تو نور حقیقی دائم باقی یعنے
خدا کے لیے کب جہت ممکن ہے پھر رومی نے کہا اللہ تعالے کیا کرتا ہے امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالے یہی کرتا ہے کہ تیرے ایسے مشبہ کو جو منبر
پر تھا نیچے لاتا ہے اور میرے ایسے موحد کو منبر پر چڑھاتا ہے اور خدا ہر وقت ایک
شان مین ہے پس قاصد رومی کل مال چھوڑ کر روم چلا گیا فائدہ عاقل دوراندیش
اس حکایت سے آپ کی ذہانت کا انداز کر سکتے ہین کہ جب طفلی مین یہ حال تھا جوانی
مین کسقدر ذہانت رہی ہو گی اور یہ بھی اشباہ مین ہے وسئل الامام عمن قال لا ارجو الجنة
ولا اخاف النار ولا اخاف اللہ تعالے وآکل المیتة واصلی بلا قرأة وبلا رکوع وسجود
واشہد بما لم اراہ وابغض الحق واحب الفتنة فقال اصحابہ امر ہذا الرجل مشکل فقال الامام ہذا الرجل یرجوا للہ
لا الجنة ویخاف اللہ لا النار ولا یخاف الظلم من اللہ تعالے فی عذابہ ویاکل السمک
والجراد ویصلی علی الجنازة ویشہد بالتوحید ویبغض الموت وہو حق ویحب المال والولد
وہما فتنة فقام السائل وقبل راسہ وقال اشہد انک للعلم وعاء اھ یعنے پوچھے گئے
امام ابو حنیفہ اوس شخص سے کہ کہتا ہے نہین خواہش رکھتا ہون جنت کی اور نہین
ڈرتا ہون دوزخ سے اور نہین ڈرتا ہون اللہ تعالے سے اور کھاتا ہون بردہ

اور نماز پڑھتا ہون بغیر قرأت اور رکوع اور سجدہ کے اور گواہی دیتا ہون اوس
چیز کے بیے کہ مین نے نہین دیکھی اور نفرت رکھتا ہون حق سے اور رغبت رکھتا ہون
فتنہ سے پس کہا امام کے شاگردون نے ایسے آدمی کا انجام کار مشکل ہے اور امام نے
فرمایا یہ آدمی دوست رکھتا ہے اللہ کو نہ جنت کو اور ڈرتا ہے اللہ تعالے سے نہین
دوزخ سے اور نہین ڈرتا اللہ تعالے سے اس امر پر کہ اللہ تعالی عذاب مین ظلم کریگا
اور کہاتا ہے مردہ یعنے مچھلی اور ٹیڑی اور نماز پڑھتا ہے بغیر قرأت وغیرہ کے یعنے
نماز جنازہ کی اور گواہی دیتا ہے بغیر دیکھے یعنے خدا کی وحدانیت پر اور نفرت رکھتا ہے
موت سے حالانکہ حق ہے اور رغبت رکھتا ہے مال اور اولاد سے حالانکہ دونون فتنہ
ہین تب سائل کھڑا ہوکر امام کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون
کہ بیشک آپ علم اور لیاقت کیطرف ہین اور یہ بھی اشباہ مین ہے وفی مناقب

حکایت چہارم

الکردری قدم قتادۃ الکوفۃ فاجتمع علیہ الناس فقال سلونی عن الفقہ فقال الامام
ماالقول فی امرأۃ المفقود فقال قول عمر رض تتربص اربع سنین ثم تعتد عدۃ الوفاۃ ثم تزوج
بما شاءت فقال فان جاء زوجہا الاول وقال تزوجت وانا حی وقال الثانی تزوجت
ولک زوج ایہما یلاعن فغضب قتادۃ وقال لا اجیبکم بشیء اھ یعنے اور مناقب کردری
مین ہے آئے قتادہ کوفہ مین پس بہت آدمی جمع ہوے تب قتادہ نے فرمایا کہ مجھسے
کوئی فقہ کا مسئلہ پوچھو امام ابو حنیفہ نے پوچھا کہ فرمایئے مفقود کی عورت کا مسئلہ
قتادہ نے حضرت عمر رض کا فتوے بیان فرمایا کہ چار برس انتظار کرکے وفات کی
عدت بیٹھے پھر جس سے چاہے نکاح کرے پھر امام نے کہا کہ اگر پہلا شوہر آجاوے
اور کہے تو نے نکاح کر لیا حالانکہ مین زندہ تھا اور دوسرا کہے تو نے نکاح کر لیا حالانکہ
تیرا شوہر موجود تھا فرمایئے دونون سے کون لعان کریگا پس خفا ہوے قتادہ
اور کہا کہ مین تمھارا کچھ جواب نہ دونگا اور یہ بھی اشباہ مین ہے لما جلس ابو یوسف

حکایت پنجم

للتدریس من غیر اعلام ابی حنیفہ رح فارسل الیہ ابو حنیفہ رح رجلا فسألہ عن خمس
مسائل الاولے قصار جحد الثوب وجاء بہ مقصورا ہل یستحق الاجر ام لا فاجاب
ابو یوسف یستحق الاجر فقال لہ الرجل اخطأت فقال لا یستحق فقال اخطأت ثم قال
لہ الرجل ان کانت القصارۃ قبل الجحود استحق والا لا الثانیۃ ہل الدخول فی الصلوۃ

بالفرض ام بالسنۃ فقال بالفرض فقال اخطاءت فقال بالسنۃ فقال اخطأت فتحیر ابو یوسف
فقال الرجل بہما لان التکبیر فرض ورفع الیدین سنۃ الثالثۃ طیر سقط فی قدر علی النار
فیہ لحم ومرق ہل یوکل ان ام لا فقال یوکل فخطاہ فقال لا یوکل فخطاہ ثم قال ان کان
اللحم مطبوخا قبل سقوط الطیر یغسل ثلاثا و یوکل وترمی المرقۃ والا یرمی الکل الرابعۃ مسلم
لہ زوجۃ ذمیۃ ماتت وہی حامل منہ تدفن فی ای المقابر فقال ابو یوسف رحمہ فی مقابر المسلمین فخطاہ
فقال فی مقابر اہل الذمۃ فخطاہ فتحیر فقال تدفن فی مقابر الیہود لکن یحول وجہہا عن القبلۃ
حتی یکون وجہ الولد الی القبلۃ لان الولد فی البطن یکون وجہہ الی ظہر امہ الخامسۃ ام ولد
الرجل تزوجت بغیر اذن مولاہا فمات المولی ہل تجب العدۃ من المولی فقال تجب فخطاہ
فقال لا تجب فخطاہ ثم قال الرجل ان کان الزوج دخل بہا لا تجب والا وجبت فعلم
ابو یوسف تقصیرہ فعاد الی ابی حنیفۃ فقال تزببت قبل ان تحصرم کذا فی اجارات الفیض
انتہی یعنے جب بیٹھے ابو یوسف رح پڑھانے کے لیے بغیر اطلاع امام اعظم کے تب امام نے ایک
شخص کو پانچ مسئلہ سکھلا کر ابو یوسف کے پاس بھیجا پہلا مسئلہ ایک دھوبی کپڑا دھونے
کے لے گیا پھر انکار کر بیٹھا اور بعد اوسکے دھو کر کپڑا لایا آیا وہ اجرت کا مستحق ہوگا
یا نہین ابو یوسف نے کہا اجرت کا مستحق ہوگا سائل نے کہا خطا کی آپ نے پھر کہا اجرت
کا نہین مستحق ہوگا سائل نے کہا پھر خطا کی آپ نے سنیے اگر انکار کے پہلے کپڑا دھو چکا
تھا تو مستحق اجر کا ہوگا ورنہ نہین دوسرا مسئلہ نماز فرض سے شروع کیجاتی ہے یا سنت
سے ابو یوسف نے کہا فرض سے سائل نے کہا خطا کی آپ نے پھر کہا سنت سے سائل
نے کہا پھر خطا کی آپ نے پس حیران ہو گئے ابو یوسف اور سائل نے کہا سنیے نماز
دونون سے شروع کیجاتی ہے کیونکہ تکبیر تحریمہ فرض ہے اور رفع یدین سنت تیسرا
مسئلہ ایک چڑیا ایک ہانڈی مین گر گئی اور ہانڈی آگ پر تھی اوسمین گوشت اور شوربا
تھا آیا کھایا جائیگا یا نہین ابو یوسف نے کہا کھایا جائیگا سائل نے کہا آپ بھولے
پھر کہا نہین کھایا جائیگا سائل نے کہا پھر بھولے سنیے اگر چڑیا گرنے کے پہلے گوشت
پک چکا تھا تین مرتبہ دھو کر گوشت کھایا جاے ورنہ کل پھینک دیا جاے چوتھا مسئلہ ایک
مسلمان کی بی بی ذمیہ حاملہ مر گئی کس مقبرہ مین دفن کیجائیگی ابو یوسف نے کہا
مسلمانون کے مقبرہ مین سائل نے کہا آپ بھولے پھر کہا ذمیون کے مقبرہ مین

سائل نے کہا پھر بھولے پس متحیر ہوے ابو یوسف سائل نے کہا سنیئے یہود کے مقبرہ مین
مدفون ہوگی لیکن منھ اوسکا قبلہ کیطرف سے پھر دینگے تاکہ لڑکے کا منھ قبلہ کیطرف
ہو جاے کیونکہ لڑکے کا منھ ماکے پیٹ مین پیٹھ کی طرف ہوتا ہے پانچوان مسئلہ
ایک شخص کے ام ولدنے بلا اجازت اپنی مولاکے کسی سے نکاح کرلیا پھر مولا مرگیا
آیا عدت مولاکے واسطے واجب ہوگی یا نہین ابو یوسف نے کہا عدت واجب ہوگی
سائل نے کہا آپ بھولے پھر کہا واجب نہین ہوگی سائل نے کہا پھر آپ بھولے سنیئے
اگر زوج دخول کرچکا ہے عدت واجب نہوگی ورنہ واجب ہوگی تب سمجھ گئے ابو یوسف
اپنی تقصیر اور لوٹے امام اعظم کیطرف تب امام اعظم نے فرمایا تزببت قبل ان تحصرم
یعنے خود بخود زبیب بنگیا تو حصرم ہونے کے پہلے یعنے درجہ پختگی تک نہ پہونچا اور
اپنے کو پختہ سے بڑھکر سمجھ لیا ایسا ہی ہے اجارات فیض مین اور یہ بھی اشباہ
مین ہے وخرج الامام الی بستان فلما رجع مع اصحابہ اذا ہو بابن ابی لیلی راکبا علی بغلتہ
فتسایرا فمرا علی النسوۃ یغنین فسکتن فقال الامام احسنتن فنظر ابن ابی لیلے فے
قمطرہ فوجد قضیۃ فیہا شہادتہ فدعاہ لیشہد فی تلک القضیۃ فلما شہد اسقط شہادتہ وقال
قلت للمغنیات احسنتن فقال متی قلت ذلک حین سکتن ام حین کن یغنین قال
حین سکتن قال اردت بذلک احسنتن بالسکوت فامضے شہادتہ اھ اور گئے امام
ابو حنیفہ بستان کی طرف جب لوٹے اپنے ہمراہیون کے ساتھ یکایک ابن ابی لیلی
کو خچر پر سوار دیکھا پس اونکے ہمراہ چلے اور پہونچے ایسے مقام مین کہ چند عورتین گاتین
تھین پس وہ سب خاموش ہوگئین تب امام نے کہا بہتر کیا تم سبھون نے اور دیکھا ابن
ابی لیلی نے اپنے صندوقچہ مین تو پایا ایک مقدمہ جس مین امام اعظم کی گواہی تھی پس
بلایا اونکو تاکہ اوس مقدمہ مین گواہی دین پس جب امام نے گواہی دی ابن ابی لیلی
نے اونکی گواہی ساقط کردی اور کہا یاد کیجیے آپ نے گانیوالی عورتون کو کہا تھا
احسنتن یعنے بہتر کیا تم سبھون نے امام نے فرمایا مین نے یہ کلمہ کسوقت کہا تھا گانے
کیوقت یا سکوت کے وقت ابن ابی لیلی نے فرمایا سکوت کے وقت امام نے فرمایا
میری مراد یہ تھی کہ احسنتن بالسکوت یعنے سکوت جو کیا اچھا کیا پس ابن ابی لیلی نے
گواہی قبول کرلی اور اوسی مین یہ بھی ہے احتاج الامام الی الماء فی طریق الحاج

فسادم اعرابیا قربة ماء فلم یبعه الا بخمسة دراہم فاشتراہ بہا ثم قال له کیف انت بالسویق

فقال اریده فوضعه بین یدیه فاکل ما اراد وعطش فطلب الماء فلم یعطه حتی اشتری منه شربة

ماء بخمسة دراہم اھ یعنے امام ابوحنیفہ پانی کے لیے حاجت مند ہوے حج کے راستہ مین

اور ایک اعرابی سے ایک مشک پانی کا نرخ پوچھا تو اوسنے پانچ درم سے کم پر نہین

بیچا مجبوراً آپنے ایک مشک پانی پانچ درم پر خریدا پھر آپ نے اعرابی سے فرمایا

حکایت ہشتم

کیا تمکو ستو پسند ہے کھاؤگے اعرابی نے کہا ہان مین چاہتا ہون آپ نے ستو

اوسکے سامنے رکھدیا وہ اعرابی نے جتنا چاہا کھایا اور پیاسا ہوا تب امام سے پانی

مانگنے لگا امام نے پانی نہین دیا یہانتک کہ مجبور ہو کر ایک گھونٹ پانی اوس نے

پانچ درم پر خریدا اور یہ حکایت امام صاحب کی مشہور ہے یحکی ان جماعة من

اہل المدینة جاؤا الی ابی حنیفة لیناظروہ فی القرأة خلف الامام لیبکتوه ولیشنعوا علیه

ف لیغلبوا

فقال لہم لا یمکننی مناظرة الجمیع ففوضوا امر المناظرة الی اعلمکم لاناظرہ فاشاروا الی

واحد فقال ہذا اعلمکم قالوا نعم قال والمناظرة معه کالمناظرة معکم قالوا نعم قال والالزام

علیه کالالزام علیکم قالوا نعم قال ان ناظرته والزمته الحجة فقد لزمتکم الحجة قالوا نعم قال کیف قالوا لانا

رضینا به اماما فکان قوله قولا لنا قال ابوحنیفة فنحن لما اخترنا الامام کانت قرأته قرأة وہو

ینوب عنا فاقروا بالالزام یعنے منقول ہے کہ مدینہ کے بہت لوگ امام ابوحنیفہ سے قرات

خلف الامام مین بحث کرنے کے واسطے آئے تاکہ امام کو ساکت اور مغلوب کردین امام

نے فرمایا ہم تنہا سب لوگون سے کیونکر بحث کرسکتے ہین آپ لوگ ایک شخص کو جو

آپ لوگون مین بڑا عالم ہو سردار مقرر کیجیے تاکہ ہم اوسسے بحث کرین پس سب لوگ

ایک شخص کو مقرر کیا امام نے فرمایا کیا یہ شخص تم لوگون مین بڑا عالم ہے اون لوگن

نے کہا ہان امام نے کہا اوسسے مباحثہ کرنے سے تم سے مباحثہ ہو جائیگا اون لوگون نے

کہا ہان امام نے کہا اوسپر الزام دینے سے تمپر الزام ہو جائیگا اون لوگون نے کہا ہان

امام نے کہا اگر اون سے مباحثہ کیا اور اونکو کسی دلیل کا الزام دیا تمپر وہ الزام ہوجائیگا

اون لوگون نے کہا ہان امام نے کہا کیونکر اون لوگون نے کہا اسلیے کہ ہمنے انکو اپنا

امام بنایا پس انکا قول ہمارا ہی قول ہے تب امام اعظم نے فرمایا علے ہذا القیاس جب

ہمنے نماز مین کسی کو امام بنادیا اوسکی قرات مقتدیون کی قرات ہوگی اور وہ نایب

ہوگا ہماری طرف سے تب وہ لوگ اوس الزام کے مقر ہوے اور تفسیر کبیر مین ہے
خلاصہ اوس حکایت کا یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ فرقہ دہریہ کے حق مین مثل شمشیر برہنہ
کے تھے اس سبب سے وہ لوگ آپ کے قتل کے واسطے موقع ڈھونڈھتے تھے اتفاقاً
ایک روز مسجد مین آپ تنہا بیٹھے تھے کہ دفعتہً وہ لوگ ننگی تلوارین لیے ہوے آئے اور
آپ کو گھیر لیا اور آپ کے مارنے کا قصد کیا آپ نے فرمایا پہلے تملوگ ایک بات کا جواب
دو بعد اوسکے جو تمھارا جی چاہے وہ کرو اون لوگون نے کہا پوچھیے آپ نے کہا تملوگ
ایسے شخص کو کیسا سمجھتے ہو کہ بیان کرتا ہے کہ مین نے ایک کشتی دیکھی ہے جو مال اور
اسباب اور بوجھ سے بھری ہے اور دریا کے امواج اوسکو دھکے پر دھکے دے رہی ہین
اور وہ ہوا کے جھونکے ہر سمت سے کھا رہی ہے باوجود اسکے وہ سیدہے بخط مستقیم
چلی جاتی ہے ذرا بھی کج مج نہین ہوتی حالانکہ اوسپر نہ کوئی ملاح ہے نہ کوئی محافظ بتلاؤ
تو کیا تمھاری عقل اس قول کو تسلیم کرتی ہے اون لوگون نے کہا نہین بلکہ یہ تو ایسا
قول ہے کہ اوسکو کوئی عقل نہ تسلیم کریگی تب امام ابوحنیفہ نے فرمایا سبحان اللہ اذا لم
یجز فی العقل سفینۃ تجری فی البحر مستویۃ من غیر متعہد ولا مجری فکیف یجوز قیام
ہذہ الدنیا علی اختلاف احوالہا وتغیر اعمالہا وسعۃ اطرافہا وتباین اکنافہا من غیر صانع
وحافظ فبکوا جمیعا وقالوا صدقت وغمدوا اسیوفہم وتابوا یعنے آپ نے سبحان اللہ جب عقل
یہ نہین تسلیم کرتی کہ کشتی دریا مین سیدھی بلا محافظ اور ملاح کے چل سکتی ہے تو کیونکر
ہوسکتا ہے کہ دنیا باوجود اختلاف احوال اور تغیر اعمال اور کشادگی اطراف و تباین
اکناف کے بلا صانع اور خالق اور حافظ کے قائم رہ سکتی ہے پس وہ لوگ رو پڑے
اور اون لوگون نے کہدیا کہ سچ فرماتے ہین آپ اور اپنی تلوارین نیام مین بند کر لین
اور اپنے عقیدہ بد سے تائب ہوے اور یہ بھی تفسیر کبیر مین ہے سئل ابوحنیفہ رح
مرۃ اخری فتمسک بان الوالد یرید الذکر فتکون انثی وبالعکس فدل علی الصانع یعنے
پوچھے گئے امام ابوحنیفہ دوسری مرتبہ (ثبوت صانع کی دلیل سے) پس آپ نے دلیل
پیش کی اسطور سے کہ باپ چاہتا ہے لڑکا اور پیدا ہوتی ہے لڑکی اور کبھی چاہتا ہے
لڑکی اور پیدا ہوتا ہے لڑکا اس سے معلوم ہوا کہ کوئی صانع عالم ضرور ہے اور عقود الجواہر
المنیفہ مین ہے روی الحارثی فی مسندہ قال حدثنا محمد بن ابراہیم بن زیاد الرازی

حدثنا سلیمان بن الشاذکونی سمعت سفیان بن عیینۃ یقول اجتمع ابوحنیفۃ رح
والاوزاعی فی دار الحناطین بمکۃ فقال الاوزاعی لابی حنیفۃ ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰۃ
عند الرکوع و عند الرفع منہ فقال ابوحنیفۃ لاجل انہ لم یصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فیہ شئے فقال کیف لم یصح وقد حدثنی الزہری عن سالم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ وعند الرکوع وعند الرفع منہ فقال ابوحنیفۃ
حدثنا حماد عن ابراہیم عن علقمۃ والاسود عن عبد اللہ بن مسعود ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوٰۃ ولا یعود لشئے من ذالک
فقال الاوزاعی احدثک عن الزہری عن سالم عن ابیہ وتقول حدثنا حماد عن ابراہیم
عن علقمۃ والاسود عن عبد اللہ بن مسعود فقال ابوحنیفۃ کان حماد افقہ من الزہری
وکان ابراہیم افقہ من سالم وعلقمۃ لیس بدون ابن عمر فی الفقہ وان کانت لابن
عمر صحبۃ ولہ فضل صحبۃ فالاسود لہ فضل کبیر وعبد اللہ عبد اللہ فسکت الاوزاعی یعنے حارثی
نے اپنی مسند مین روایت کی ہے کہا اونھون حدیث بیان کی مجھسے محمد بن ابراہیم
بن زیاد رازی نے کہا انھون نے کہ حدیث بیان کی مجھسے سلیمان بن الشاذکونی
نے کہا انھون نے مین نے سنا سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے کہ ابوحنیفہ اور اوزاعی
مکہ مین مقام دار حناطین مین اکھٹے ہوے اور اوزاعی نے ابوحنیفہ سے کہا کیون
آپ نماز مین رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اوٹھانے کے وقت رفع یدین
نہین کرتے ابوحنیفہ نے کہا اسلیئے کہ رفع یدین کے حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے کوئی صحیح ثابت نہین ہوئی تب اوزاعی نے کہا کیون نہین ثابت ہوئی
حدیث بیان کی مجھسے زہری نے سالم سے اور سالم اپنے باپ سے اور اونکے باپ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ اوٹھاتے تھے وقت
شروع نماز کے اور وقت رکوع کے اور رکوع سے سر اوٹھانے کے وقت تب
ابوحنیفہ نے کہا حدیث بیان کی مجھسے حماد نے اور حماد ابراہیم نخعی نے اور ابراہیم علقمہ
اور اسود سے بروایت عبد اللہ بن مسعود کے کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نہین اوٹھاتے تھے دونون ہاتھ مگر نماز شروع کرنے کے وقت اور پھر
نہین ہاتھ اوٹھاتے تھے کہین تب اوزاعی نے کہا مین حدیث روایت کرتا ہون

ف اور ایک روایت مین دار حناطین ہے واللہ اعلم ۱۲ مولوی ابو الرحمٰن

عن الزہری عن سالم عن ابیہ اور آپ حدیث بیان کرتے ہین عن حماد عن ابراہیم
عن علقمہ والاسود عن عبد اللہ بن مسعود پس ابو حنیفہ نے کہا کہ زہری سے حماد
زیادہ فقیہ تھے اور سالم سے ابراہیم زیادہ فقیہ تھے اور علقمہ ابن عمر سے فقہ مین کم
نہ تھے اگرچہ ابن عمر کو صحبت حاصل تھی مگر علقمہ کو بھی فضل صحبت تھا اور اسود کو زیادہ
فضل تھا اور عبد اللہ تو خود عبد اللہ ہین پس خاموش ہوگئے اوزاعی فائدہ یعنے
اوزاعی نے علو سناد کے اعتبار سے ترجیح ثابت کی اور امام ابو حنیفہ نے راویان کے
تفقہ کے اعتبار سے ترجیح اور توثیق بیان کی اور خطیب بغدادی اور دوسرے
مورخین نے یہ حکایت لکھی ہے کہ امام ابو حنیفہ کو ابو جعفر منصور نے قاضی بنانیکے
لیے بلایا آپ نے انکار کیا تب منصور نے آپ کو قید کیا پھر بلا کر کہا آپنے فرمایا
مین قاضی ہونے کے لائق نہین منصور نے کہا کذبت یعنے آپ جھوٹھے ہین پھر
بلا کر کہا تب امام ابو حنیفہ نے کہا قد حکم علی امیر المومنین انی لا اصلح للقضاء لان
نسبنی الی الکذب فان کنت کاذبا فلا اصلح وان کنت صادقا فقد اخبرت
امیر المومنین انی لا اصلح للقضاء فردہ الی الحبس یعنے آپ ہی کے کلام سے ثابت
ہوگیا کہ مین قضا کے قابل نہین ہون کیونکہ مجھکو آپنے جھوٹا کہدیا اگر مین جھوٹا
ہون تو قابل قضا کے نہین ہون اسلیے کہ جھوٹا قاضی نہین ہو سکتا ہے اور
اگر سچا ہون تو پہلے ہی آپ سے کہہ چکا ہون کہ مین قابل قضا کے نہین پس
منصور نے پھر اونکو قید خانہ مین محبوس کیا مؤلف کہتا ہے کہ امام والا مقام
کی فطانت اور ذہانت کی حکایتین اسقدر نہین ہین کہ اس مختصر رسالہ مین گنجائش
کرین چند حکایتین بطور نمونہ کے منقول ہوئین اور حکایتین بڑی بڑی کتابون
مین شرح اور بسط کے ساتھ مسطور ہین من شاء زیادۃ التحقیق فلیرجع الیہا

حکایت دوازدہم

ذکر محدثیت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ

اسمین کچھ شک نہین ہے کہ امام ابو حنیفہ رح بہت بڑے فقیہ اور مجتہد تھے جیسا کہ
سابقا معلوم ہو چکا اور اوس سے انکار کرنا انکار حق صریح ہے اور یہ بھی مسلم
الثبوت ہے کہ فقاہت نام ہے ایسی قوت راسخہ اور استعداد کاملہ کا جسکے ذریعہ سے

انسان دلائل شرعیہ سے مسائل فرعیہ استخراج کر سکے اور یہ امر معلوم ہے کہ جبتک انسان کو دلائل شرعیہ سمعیہ یعنے کتاب اور سنت وغیرہ مین تجر کامل حاصل نہو استخراج مسائل غیر ممکن ہے پس یہین سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اگر امام عالی مقام محدث نہوتے تو مسائل فرعیہ بہ دلائل شرعیہ استخراج نکر سکتے اور درجہ فقاہت کا اونکو حاصل نہوتا پس آپ کے فقاہت سے آپکی محدثیت کالشمس نصف النہار متحقق ہوئی علاوہ برین آپ کا نام جیسے زمرۂ فقہا مین لکھا ہے ویسے زمرۂ محدثین مین بھی درج ہے چنانچہ شمس الدین ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین لکھتے ہین وحدث عن عطاء و نافع وعبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج وسلمۃ بن کہیل وابی جعفر محمد بن علی وقتادہ وعمرو بن دینار وابی اسحق وخلق کثیر اور حدیث روایت کی امام نے عطاء اور نافع اور عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج اور سلمہ بن کہیل اور ابو جعفر امام باقر محمد بن زین العابدین اور قتادہ اور عمرو بن دینار اور ابو اسحق سبیعی اور سوا انکے اور جماعت سے اور اوسی مین ہے وحدث عنہ وکیع ویزید بن ہارون وسعد بن الصلت وابو عاصم وعبدالرزاق وعبید اللہ بن موسے وابو نعیم وابو عبدالرحمٰن وبشر کثیر اور روایت کی امام سے وکیع اور یزید بن ہارون اور سعد بن صلت اور ابو عاصم اور عبدالرزاق اور عبید اللہ بن موسے اور ابو نعیم اور ابو عبدالرحمٰن اور سوا انکے بہت سے لوگون نے اور ذہبی کاشف مین لکھتے ہین رای انسا وسمع عطاء والاعرج وعکرمۃ وعنہ ابو یوسف ومحمد یعنے امام نے دیکھا انس کو اور حدیث سنی عطاء اور اعرج اور عکرمہ سے اور اونسے روایت کی ابو یوسف اور محمد نے اور یافعی شافعی مرآۃ الجنان مین لکھتے ہین رای انسا وروی عن عطاء یعنے دیکھا ابو حنیفہ نے انس کو اور روایت کی عطاء سے اور شمس الدین ذہبی جنکا قول باتفاق محدثین مقبول ہے تذکرۃ الحفاظ مین یہ بھی لکھتے ہین روی احمد بن محمد بن القاسم عن یحیی بن معین قال لا باس بہ ولم یکن متہما یعنے روایت کی ہے احمد بن محمد بن قاسم نے یحیےٰ بن معین سے (اور انکا قول درباب توثیق رواۃ معتبر ہے) کہ انھون نے امام ابو حنیفہ کے حق مین فرمایا لا باس بہ ولم یکن متہما اور یہ الفاظ محدثین کے نزدیک الفاظ توثیق سے ہے اور خیرات حسان مین ابو عمر یوسف بن عبدالبر مالکی شارح موطا سے جو کہ

اکابر محدثین سے ہین منقول ہے رووا عن ابی حنیفة ووثقوه واثنوا علیه اکثر من
الذین تکلموا فیه یعنے جن لوگون نے ابوحنیفه سے حدیثین روایت کین ہین اور
اونکی توثیق کی ہین وہ بہت زیادہ ہین اون لوگون سے کہ اونپر طعن کیا ہے اور یہ
اوس مین ہے وقد قال الامام علی بن المدینی ابوحنیفة روی عنه الثوری وابن
مبارک وحماد بن زید وہشام ووکیع وعباد بن العوام وجعفر بن عون وهو ثقة
لا باس وکان شعبة حسن الرای فیه اور کہا علی بن مدینی نے جو اکابر محدثین سے ہین
اور بخاری کے اوستاد ہین یعنے ابوحنیفه سے روایت کی ہے سفیان ثوری اور
عبد اللہ بن مبارک اور حماد بن زید اور ہشام اور وکیع اور عباد بن العوام اور جعفر
ابن عون وغیرہ نے اور ابوحنیفه ثقه ہین اور تھے شعبه خوش عقیدہ اونکے حق
مین وقال یحیی بن معین اصحابنا یفرطون فی ابی حنیفة واصحابه فقیل له اکان
یکذب قال لا اور کہا یحیی بن معین نے ہمارے اصحاب یعنے محدثین کمی کرتے
ہین ابوحنیفه اور اونکے شاگردون کے حق مین پس پوچھا اونسے کسی نے
کہ کیا ابوحنیفه جھوٹ روایت کرتے تھے یحیی بن معین نے کہا کہ نہین اور عبدالوہاب
شعرانی شافعی اپنی کتاب میزان مین لکھتے ہین وقد من اللہ علی بمطالعة مسانید الامام
ابی حنیفة الثلاثة من نسخة صحیحة علیها خطوط الحفاظ فرایته ان لا یروی حدیثا الا عن
خیار التابعین العدول الثقات الذین هم من خیر القرون کالاسود وعلقمة وعطاء
وعکرمة ومجاهد ومکحول والحسن البصری واضرابهم فکل الرواة الذین بینه وبین رسول اللہ
عدول ثقات اعلام وخیار ولیس فیهم کذاب ولا متهم بالکذب یعنے بیشک احسان
کیا اللہ نے مجھپر ساتھ معائنه تین مسند امام ابوحنیفه کے اور نسخے اونکے صحیح تھے
اونپر تحریرات حفاظ حدیث کے موجود تھے پس دیکھا مین نے یہ کہ وہ نہین روایت
کرتے ہین حدیث مگر عمدہ تابعین سے جو کہ عادل اور ثقه ہین جیسے اسود اور علقمه
عطا اور عکرمه اور مجاہد اور مکحول اور حسن بصری وغیرہ پس سب رواۃ حدیث
درمیان ابوحنیفه کے اور درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم کے عادل
اور ثقه ہین اور کوئی اونمین جھوٹا یا متهم بالکذب نہین ہے اور یہ بھی میزان شعرانی
مین ہے جمیع ما استدل به لمذهبه اخذه عن خیار التابعین وانه لا یتصور ان فی سنده

شخص متهم بالكذب وان قيل بضعف شئ من ادلة مذهبه فذلك الضعف انما هو بالنظر
للرواة المتأخرين عن سنده وبعد موته وذلك لا يقدح فيما اخذ به الامام عنه بكل من
استصحب النظر في الرواة وهو صاعد الى النبي صلے الله عليه وسلم وكذلك القول في
اوثق مذهب اصحابه فلم يستدل احد منهم بحديث ضعيف فرد لم يات الا من طريق
واحدة ابدا كما تتبعنا ذلك انما يستدل احدهم بحديث صحيح او حسن او ضعيف قد كثرت
طرقه حتے ارتفع لدرجة الحسن وذلك امر لا يختص باصحاب الامام ابي حنيفة بل يشاركهم
جميع المذاهب كلها یعنے جن حدیثون سے کہ امام ابو حنیفہ نے اپنے مذہب کو مدلل
کیا ہے وہ سب حدیثین تابعین عادلین سے مروی ہین اور اونکی سندین امام
سے تا برسول کوئی متہم بالکذب نہین ہے اور اگر کوئی دلیل اونکی ضعیف معلوم ہو تو وہ
ضعف بسبب ان رواۃ کے ہے جو بعد ابو حنیفہ کے ہین اور ضعف سے امام
کی روایت مین کچھ نقص نہین لازم آتا اور یہ اوسپر ظاہر ہے جو فکر کرے امام
کی رواۃ مین جن سے حضرت تک بسند متصل روایت کرتے ہین اور اسیطرح
اونکے مقلدین کی دلیلین محض ضعیف نہین کیونکہ کوئی ایسی حدیث ضعیف غریب
دلیل مین نہین لائے ہین جو ایک ہی طریقہ سے مروی ہو چنانچہ تتبع سے ہمکو
یہ بات معلوم ہوئی بلکہ اونکے مقلدین حدیث صحیح اور حسن اور ضعیف سے
استدلال لاتے ہین مگر اوس حدیث ضعیف سے جو بسبب کثرت طرق رواۃ کے
درجہ حسن تک پہونچی ہے اور اس طریقہ مین اونکے ساتھ سب مذہب والے
شریک ہین کچھ اونکی خصوصیت نہین اور نووی شارح مسلم تہذیب الاسماء اللغات
مین لکھتے ہین ابو حنیفة التیمی فقیہ اہل العراق راے انس بن مالک وسمع عطاء
بن ابی رباح وابا اسحاق السبیعی ومحارب بن دثار والہیثم بن حبیب الصواف
وقیس بن مسلم ومحمد بن المنکدر ونافعا مولی ابن عمر وہشام بن عروہ ویزید الفقیر
وسماک بن حرب وعلقمة بن مرثد وعطیة العوفی وعبد العزیز بن الرفیع وعبد الکریم
ابا امیة وغیرہم یعنے ابو حنیفہ فقیہ اہل اعراق کے ہین دیکھا انھون نے حضرت
انس صحابی کو اور سنی حدیث عطاء اور ابو اسحاق اور محارب بن دثار اور ہیثم بن
حبیب اور قیس بن مسلم اور محمد بن المنکدر اور نافع اور ہشام اور یزید اور سماک

اور علقمہ بن مرثد اور عطیہ عوفی اور عبد العزیز بن رفیع اور عبد الکریم وغیرہ سے
وروی عنہ ابو یحیی الحمانی وہشیم بن بشیر وعباد بن العوام وعبد اللہ بن المبارک ووکیع
ابن الجراح ویزید بن ہارون وعلی بن عاصم ویحیی بن نصر وابو یوسف القاضی
[ومحمد] بن الحسن وعمرو بن محمد العنقری وہوذۃ بن خلیفۃ وابو عبد الرحمن المقری
و[ع]بد الرزاق بن ہمام وآخرون یعنے روایت کی ابو حنیفہ سے ابو یحیی حمانی اور
ہشیم بن بشیر اور عباد بن العوام اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور یزید
بن ہارون اور علی بن عاصم اور یحیے بن نصر اور ابو یوسف قاضی اور محمد بن حسن
اور عمرو بن محمد اور ہوذہ بن خلیفہ اور عبد الرحمن مقری اور عبد الرزاق بن ہمام
وغیرہ نے اور رد المختار میں ہے ولقد کان رحمہ اللہ تعالے اماما فی ذلک فانہ رضہ
اخذ الحدیث عن اربعۃ آلاف شیخ من ائمۃ التابعین وغیرہم ومن ثم ذکرہ الذہبی
وغیرہ فی طبقات الحفاظ من المحدثین ومن زعم قلۃ اعتنائہ بالحدیث فہو اما لتساہلہ
او حسدہ یعنے ابو حنیفہ تھے امام فن حدیث میں کیونکہ آپ نے چار ہزار اساتذہ
سے حدیث پڑھی تھی جو کہ ائمہ تابعین اور غیر تابعین سے تھے اسی سبب سے
ذہبی وغیرہ نے آپ کو محدثین حفاظ کے طبقہ میں شمار کیا ہے اور جس نے یہ گمان
کیا ہے کہ امام کو علم حدیث میں کم مداخلت تھی تو یہ گمان بسبب تساہل یا حسد
کے ہوا ہے اور مفتاح السعادۃ میں ہے وقد عد مشائخہ فبلغ اربعۃ آلاف شیخ
یعنے شمار کیے گئے اساتذہ امام کے پس پہونچے چار ہزار تک **فائدہ**
واضح ہو کہ امام ابو حنیفہ رح کی تعداد روایات میں علما کا اختلاف ہے
زرقانی شارح موطا نے چند اقوال لکھے ہیں پہلے پانچ سو دوسرے سات سو
تیسرے ایک ہزار اور چند چوتھے ایک ہزار سات سو پانچوین چھ سو چھیاسٹھ
اور اسیطرح اور محدثین بھی لکھ گئے ہین اس سے صراحۃ ثابت ہوتا ہے
کہ امام ابو حنیفہ کو فن حدیث میں مداخلت کاملہ حاصل تھی اگر کوئی کہے کہ عبد الرحمن
بن محمد بن خلدون نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے فابو حنیفۃ یقال بلغت روایتہ الی
سبعۃ عشر حدیث یعنے بعضوں نے کہا ہے ابو حنیفہ کو سترہ حدیث پہونچی اس سے
معلوم ہوا کہ امام کو فن حدیث میں بہت کم مداخلت تھی تو اس شبہہ کا جواب

کئی صورت سے ممکن ہے اول یہ کہ سوا ابن خلدون کے اور کسی نے یہ مضمون نہین
لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کو فقط سترہ حدیثین پہونچین اور صرف ابن خلدون کا قول اس
باب مین معتبر نہین کیونکہ اونکو امور شرعیہ مین مہارت نہ تھی چنانچہ شمس الدین
محمد بن عبدالرحمن سخاوی جو شاگرد رشید حافظ ابن حجر عسقلانی کے ہین اپنی
کتاب ضوء لامع فے اعیان القرن التاسع مین لکھتے ہین ولم یکن ماہرا بالعلوم الشرعیۃ
یعنے ابن خلدون امور شرعیہ مین ماہر نہ تھے ہان اگر کوئی اور محدث اور مورخ جسکو
علم روایات حدیث وغیرہ مین داخلت تامہ حاصل ہو یہ مضمون لکھتا تو البتہ ابن خلدون
کی تحریر کی تقویت ہوجاتی والا فلا دوم یہ کہ خود ابن خلدون نے اس مضمون کا
اعتبار نہین کیا لہذا بلفظ یقال جو ضعف پر دال ہے اس مضمون کو لکھا سوم
یہ کہ خود ابن خلدون نے اس عبارت کے متصل ایسا مضمون لکھا ہے جس سے
مہارت ابوحنیفہ کی فن حدیث مین نہایت درجہ کی ثابت ہوتی ہے عبارت اونکی
یہ ہے قد تقول بعض المتعصبین الے ان منہم من کان قلیل البضاعۃ فے الحدیث
فلہذا قلت روایتہ ولا سبیل الی ہذا المعتقد فے کبار الائمۃ لان الشریعۃ انما توخذ
من الکتاب والسنۃ ومن کان قلیل البضاعۃ من الحدیث فیتعین علیہ طلبہ وروایتہ
والجد والتشمیر فے ذلک لیاخذ الدین عن اصول صحیحۃ ویتلقی الاحکام عن صاحبہا
المبلغ لہا وانما قلل منہم قلل الروایۃ لاجل المطاعن التی تعترضہ فیہا والعلل التی تعرض
فے طرقہا سیما والجرح مقدم عند الاکثر فیودیہ الاجتہاد الی ترک الاخذ بما یعرض مثل
ذلک فیہ من الاحادیث وطرق الاسانید ویکثر ذلک فتقل روایتہ لضعف فی الطرق
ہذا مع ان اہل الحجاز اکثر روایۃ للحدیث من اہل العراق لان المدینۃ دار الہجرۃ وماوی
الصحابۃ ومن انتقل منہم الے العراق کان شغلہم بالجہاد اکثر والامام ابوحنیفۃ انما
قلت روایتہ لما شدد فے شروط الروایۃ والتحمل وضعف روایۃ الحدیث الیقینی
اذا عارضہا الفعل النفسی وقلت من اجلہا روایتہ فقل حدیثہ لانہ ترک روایۃ
الحدیث متعمدا فحاشاہ من ذلک ویدل علی انہ من کبار المجتہدین فی علم الحدیث
اعتماد مذہبہ فے ما بینہم والتعویل علیہ واعتبارہ ردا وقبولا واما غیرہ من المحدثین
وہم الجمہور فتوسعوا فے الشروط اکثر حدیثہم والکل عن اجتہاد وقد توسع اصحابہ

من بعده فی الشروط و کثرت روایتهم ورد ی الطحاوی فاکثر و کتب مسندة انتہی بعضے بعض متعصبین جو اماموں سے بغض رکھتے ہین کہدیتے ہین کہ بعض ائمہ کو جیسے ابو حنیفہ ہین علم حدیث مین کم دخل تھا اسیوجہ سے روایتین حدیث کی کم ہوئیں ہوئین حالانکہ ایسا گمان ائمہ مجتہدین کی شان مین قابل اعتبار نہین کہ [illegible]ث کیطرف اونکی توجہ کم تھی اسلیے کہ احکام شرعیہ قرآن ا[illegible] [illegible]ث سے ماخوذ ہین اور اجتہاد مین شرط ہے کہ مجتہد قرآن اور حدیث مین مدا[illegible] تامہ رکھتا ہو تاکہ جب قرآن اور حدیث اور اجماع سے جو مسئلہ معلوم نہو اجتہاد سے وہ مسئلہ استخراج کرسکے پس مجتہد کو ضروریات سے ہے کہ احادیث اور روایات کی بخوبی جستجو کرے اور اس مین کمربستہ ہو کر دل وجان سے سعی کرے تاکہ بقاعدۂ صحیح مسائل فرعیہ کے استخراج کرنے پر قادر ہو اور یہ بھی ضرور ہے کہ احکام شرعیہ اوستاد کامل سے خوب سیکھے اور جسنے روایت حدیث کی کم کی ہے اسی سبب سے کم کی ہے کہ روایات حدیث مین بہت مطاعن لاحق ہوتے ہین اور اوسکے طرق مین بہت علتین عارض ہوتی ہین خاص کر جو لوگ جرح کو تعدیل پر مقدم رکھتے ہین وہ لوگ بہت بچکر احادیث روایت کرتے ہین اور جسمین کسی قسم کا خدشہ معلوم ہوتا ہے اوسکو ترک کردیتے ہین اسی سبب سے اونکی روایت کم ہوتی ہے علاوہ اسکے اہل حجاز کی روایتین باعتبار اہل عراق کے زیادہ تھین کیونکہ مدینہ ہجرت کرنے کی جگہ تھی اور صحابہ کا مسکن تھا اور جو لوگ وہان سے عراق کیطرف چلے گئے جہاد مین مشغول ہو گئے اور امام ابو حنیفہ کی جو روایتین کم ہین اوسکی یہ وجہ ہے کہ امام نے حدیث کی روایت کی لیے شرائط شدید لگائے ہین اور التزامات اونکے باعتبار اور ائمہ کے قوی ہین اسی سبب سے اونکی روایتین کم ہین نہ یہ کہ امام نے قصداً حدیث کی روایت چھوڑ دی ہو کیونکہ وہ اس عیب سے بہت منزہ اور پاک تھے اور دلیل قوی اونکی اجتہاد اور تبحر فی الحدیث پر یہ ہے کہ جملہ مجتہدین اور محدثین انکے اقوال پر اعتماد کرتے ہین اور جب اور مجتہدین اور محدثین کے اقوال سے بحث کرتے ہین اونکے اقوال سے بھی خواہ بطور رد کے خواہ بطور قبول کے بحث کرتے اور سوا اونکے اور ائمہ نے روایت احادیث

مین اس قسم کے التزامات نہین کیے ہین اسیوجہ سے اون لوگون کی حدیثین بکثرت مروی ہین بلکہ ابو حنیفہ کے شاگردون نے اور حنفی مذہب کے مقلدون نے اون شروط کا التزام نہین کیا اسیوجہ سے ان لوگون کی روایتین بہت ہین اور طحاوی حنفی نے بھی بہت روایتین کین یہانتک کہ ایک [illegible] ڈالی پس اس تقریر سے بالتصریح ثابت ہوگیا کہ ابن خلدون کے نزدیک بھی امام اعظم کی مہارت فی الحدیث ثابت ہے اور وہ قول جو درباب قلت حدیث کے ابن خلدون نے نقل کیا اوسی کے کلام سے باطل اور مردود ہوگیا چہارم یہ کہ زمانہ امام کا آخر زمانہ صحابہ اور شروع زمانہ تابعین کا تھا اوس زمانہ مین ایک ایک طفل مکتب سے صدہا روایتین موجود تھین باینہمہ امام ابو حنیفہ ایسے مجتہد یگانہ آفاق کے حق مین یہ خیال کرنا کہ اونکو فقط سترہ حدیثین پہونچین محض تعصب اور جہل ہے پنجم یہ کہ کل سترہ حدیثین امام کو پہونچنا خلاف عقل اور محض لغو ہے بلکہ اسکو تسلیم کرنا ایسا ہی جیسے تسلیم کرنا اس امر کا کہ بخاری کو دو یا تین حدیثین ملین کیونکہ مسانید روایات امام اعظم کے قطع نظر صرف تصانیف تلامذہ امام کو ملاحظہ کیجیے جنمین بواسطہ امام بسند متصل اخبار اور آثار مروی ہین جیسے موطا اور کتاب الحجج اور سیر کبیر اور کتاب الآثار امام محمد کے اور کتاب الخراج ابو یوسف کے وغیرہ تو انمین صدہا روایتین امام کی نکلین گی تیرہ روایت تو امام سے بسند متصل صرف موطا ہی مین موجود ہے علاوہ برین مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبد الرزاق اور تصانیف دار قطنی اور تصانیف طحاوی جیسے شرح معانی الآثار ومشکل الآثار وغیرہ کو اگر دیکھیے تو اوس مین امام کی بیشمار روایتین موجود ہین ششم یہ کہ امام ابو حنیفہ کے مجتہد ہونے مین کسی کو شبہ نہین اور ذکر اونکا درمیان مجتہدین اور محدثین کے کتابون مین موجود ہے بالفرض اگر اونکو کل سترہ حدیثین پہونچین ہوتین تو شہرہ اونکے اجتہاد کا کیونکر شرق سے غرب تک پہونچتا اور کیونکر اجتہاد اونکا مستند اور معتبر ہوتا اور بڑے بڑے ائمہ مثل امام محمد اور ابو یوسف کے کیونکر اونکی شاگردی اختیار کرتے ہفتم یہ کہ مشائخ امام کے بتصریح ابن حجر وغیرہ چار ہزار ہین اگر اسکا اعتبار نکیا جاے تو بقول جمال الدین صاحب تہذیب الکمال جنکا

اقوال ائمہ محدثین کے نزدیک معتبر ہے اسقدر ہین ابراہیم بن محمد بن منتشر اور اسمعیل بن عبد الملک اور جبلہ بن سحیم اور ابو ہند حارث بن عبد الرحمن ہمدانی اور حسن بن عبید اللہ اور حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابی سلیمان اور خالد بن علقمہ اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور زبید الیامی اور زیاد بن علاقہ اور سعید بن مسروق ثوری اور سلمہ بن کھیل اور سماک بن حرب اور شداد بن عبد الرحمن قشیر شیبان بن عبد الرحمن اور طاؤس بن کیسان اور طریف بن سفیان سعدی اور طلحہ بن عاصم اور عاصم بن کلیب اور عامر شعبی اور عبد اللہ بن ابی حبیبہ اور عبد اللہ بن دینار اور عبد الرحمن بن ہرمز اعرج اور عبد العزیز بن رفیع اور عبد الکریم بن ابی امیہ بصری اور عبد الملک بن عمیر اور علی بن ثابت انصاری اور عطاء بن ابی رباح اور عطاء بن سائب اور عطیہ بن سعد عوفی اور عکرمہ مولے ابن عباس اور نافع مولی ابن عمر علقمہ بن مرثد اور علی بن حسن اور عمرو بن دینار اور عون بن عبید اللہ اور قابوس بن ابی ظبیان اور قاسم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود اور قتادہ اور قیس بن مسلم اور محارب بن دثار اور محمد بن زبیر حنظلی اور محمد بن سائب اور ابو جعفر محمد بن علی بن محمد بن قیس ہمدانی اور محمد بن شہاب زہری اور محمد بن منکدر اور مکحول بن راشد اور مسلم بطین اور معین بن عبد الرحمن اور مقسم اور منصور بن معتمر اور موسے بن ابی عائشہ اور ناصح بن عبد اللہ بجلی اور ہشام بن عروہ اور ہیثم بن حبیب اور ولید بن ربیع مخزومی اور یحیے بن سعید انصاری اور یحیے بن عبد اللہ کندی اور یحیے بن عبد اللہ الجابر اور یزید بن صہیب اور یزید بن عبد الرحمن کوفی اور یونس بن عبد اللہ اور ابو حصین اسدی اور ابو زبیر مکی اور ابو اسود سلمی اور ابو عون ثقفی اور ابو سعید وغیرہم ہیں امام ابو حنیفہ کے اگر بالفرض ہر ایک استاد سے ایک ایک حدیث بھی روایت کی ہو تاہم ستر حدیثین ہوتی ہین اور بالفرض دو دو حدیثین روایت کین ہون تو ایک سو چالیس حدیثین ہوتی ہین جاے تعجب ہے فقط سترہ حدیثین کیونکر انکو پہونچین پس ابن خلدون کی تاریخ مین جو وہ قول مروی ہے یا تو غلطی سے صادر ہوا ہے یا کسی متعصب حاسد کا قول ہے اور از راہ انصاف اوسکی عدم صحت مین شک و شبہہ نہین ہے اور امام ابو حنیفہ کی تعریف فقط احناف ہی نہین لکھتے ہین بلکہ ہر مذہب کے

لوگ آپ کو دفتر محدثین مین معدود کرتے ہین چنانچہ جواہر منیفہ مین ہے ثنیٰ
علی الامام جماعۃ من الائمہ ہم عدول ہذہ الامۃ فقد روی عباس الدوری قال سمعت
یحیے بن معین یقول اصحابنا یفرطون فی ابی حنیفۃ واصحابہ فقیل اکان یکذب
فقال لا یعنے بے شک مدح اور ثنا کی امام کی ایک جماعت ائمہ نے جو کہ اکابر
اور عادلین امت محمدیہ سے ہین چنانچہ روایت کی عباس دوری نے کہا کہ سنا
مین نے یحیے بن معین سے فرماتے تھے کہ ہمارے اصحاب یعنے محدثین کمی کرتے
ہین ابو حنیفہ اور اونکے تلامذہ کے حق مین یعنے اونکے درجہ کو گھٹا دیتے ہین
تب کسی نے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ روایات حدیث مین جھوٹ بولتے تھے کہا ابن
معین نے نہین وذکر محمد بن الحسین الموصلی الحافظ فی آخر کتاب فی الضعفاء
قال یحیے بن معین ما رایت احدا اقدمہ علی وکیع وکان یفتی برای ابو حنیفۃ وکان
یحفظ حدیثہ کلہ وکان قد سمع من ابی حنیفۃ حدیثا کثیرا یعنے اور ذکر کیا ہے حافظ
حدیث کے محمد بن حسین موصلی نے اپنی کتاب الضعفا کے آخر مین کہ کہا یحیے بن
معین نے نہین دیکھا مین نے کسیکو کہ افضل ہو وکیع بن جراح کوفی سے اور
حالانکہ وہ فتوی دیتے تھے ابو حنیفہ کی راے کے موافق اور امام سے بہت احادیث
سنکر اونکو یاد کر لیا تھا قال قیل لیحیے بن معین یا ابا بکر ابو حنیفۃ کان یصدق
فی الحدیث قال نعم صدوق یعنے کہا موصلی نے کہ یحیے بن معین سے کسی نے
پوچھا کہ اے ابو بکر امام ابو حنیفہ روایات حدیث مین سچے تھے یا نہین یحیے بن
معین نے کہا ہان وہ بہت سچے تھے قال قیل لیحیے بن معین ایما احب الیک ابو حنیفۃ
او الشافعی او ابو یوسف القاضی فقال اما الشافعی فلا احب حدیثہ واما ابو حنیفۃ فقد
حدث عنہ قوم صالحون وابو یوسف لم یکن من اہل الکذب وکان صدوقا ولکن
لست اری حدیثہ یجزی یعنے کہا موصلی نے اور پوچھا کسی نے یحیے بن معین سے
کہ آپ کے نزدیک ابو حنیفہ پسند زیادہ ہین یا شافعی یا ابو یوسف تب کہا یحیے بن
معین نے کہ امام شافعی کی روایت مین پسند نہین کرتا اور ابو حنیفہ سے ایک جماعت
صالح نے روایت کی ہے اور ابو یوسف کاذب نہ تھے بلکہ روایات مین سچے تھے
مگر مین اونکی حدیث کو کافی نہین سمجھتا وقال الحسن بن علی الحلوانی قال لی شبابۃ

ابن ... کان شعبۃ حسن الرای فی ابی حنیفۃ اور کہا حسن بن علی حلوانی نے کہ مجھ
شبابہ ابن سوار نے کہا کہ شعبہ خوش عقیدہ تھے امام ابو حنیفہ کے حق مین
وقال علی المدینی ابو حنیفۃ روی عنہ الثوری وابن مبارک وحماد بن زید وہشیم
ووکیع بن الجراح وعباد بن العوام وجعفر بن عون وہو ثقۃ لا باس بہ یعنے اور کہا
علی بن مدینی نے کہ ابو حنیفہ ثقہ تھے روایت کی اون ... عبداللہ بن
مبارک اور حماد بن زید اور ہشیم اور وکیع بن جراح اور عباد بن عوام اور جعفر
بن عون وغیرہ نے وقال یحیے بن سعید ربما استحسنا الشئے من قول ابی حنیفۃ
فناخذ بہ وقد سمعت من ابی یوسف الجامع الصغیر کہا یحیے بن سعید قطان نے کہ
ہم بعض اقوال ابو حنیفہ کو پسند کرتے ہین اور اوسپر فتوے دیتے ہین اور اونکے
شاگرد ابو یوسف سے مین نے کتاب جامع صغیر پڑھی ہے وقال ابن عبد البر
فی کتاب العلم حدثنی عبداللہ بن محمد بن یوسف حدثنا ابن رحمون قال سمعت
محمد بن بکر بن داسۃ یقول سمعت ابا داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی
یقول رحم اللہ مالکا کان اماما رحم اللہ الشافعی کان اماما رحم اللہ ابا حنیفۃ کان
اماما اور کہا ہے ابن عبد البر نے کتاب العلم مین خبر دی مجھکو عبداللہ بن محمد بن
یوسف نے کہا کہ خبر دی مجھکو ابن رحمون نے کہا کہ سنا مین نے محمد بن بکر بن
داسۃ کو کہ وہ کہتے تھے کہ سنا مین نے ابو داؤد بن اشعث سجستانی کو کہ وہ
کہتے تھے رحم کرے اللہ تعالے مالک پر تھے وہ امام رحم کرے اللہ تعالی شافعی
پر تھے وہ امام رحم کرے اللہ تعالے ابو حنیفہ پر تھے وہ امام وروی البرقانی
قال اخبرنا ابو العباس بن حمدون قال حدثنا محمد بن ایوب حدثنا محمد بن الصباح
قال سمعت الشافعی محمد بن ادریس یقول قیل لمالک بن انس ہل رایت
ابا حنیفۃ قال نعم رایت رجلا لو کلمک فی ہذہ الساریۃ ان یجعلہا ذہبا لقام بحجتہ
روایت کی برقانی نے بسند متصل امام شافعی سے وہ فرماتے تھے کہ کسی نے
مالک سے پوچھا کہ آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے فرمایا کہ ہان مین نے اونکو
دیکھا تھا وہ ایسے شخص عاقل تھے کہ اگر اس ستون کے سونا بنا دینے کا دعوے
کرتے تو بیشک دلیل سے ثابت کر دیتے اور خیرات حسان مین ہے قال ابو یوسف

مارایت اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفة وکان ابصر بالحدیث منی اور کہا ابو یوسف نے
کسیکو مین نے ایسا نہین دیکھا کہ تفسیر حدیث کی ابو حنیفہ سے بڑھکر جانتا ہو اور مجھسے
وہ زیادہ بینا تھے علم حدیث مین وروی الخطیب عن سفیان بن عیینة قال
اول من اقعدنی للحدیث بالکوفة ابو حنیفة یعنے روایت کی خطیب بغدادی
سفیان بن عیینہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ابتدا مین مجھکو واسطے درس اور تعلیم
کے کوفہ مین ابو حنیفہ نے بٹھایا اور یہ بھی خیرات حسان مین ہے من زعم قلة اعتنائه
بالحدیث فهو لحسده اذ کیف یاتی لمن هو کذلک استنباط مثل ما استنبطه من المسائل
التی لا تحصی ولاجل اشتغاله بهذا الاهم لم یظهر حدیثه کما ان ابا بکر وعمر لما اشتغلا بمصالح
المسلمین لم یظهر عنهما روایة الاحادیث مثل ما ظهر عمن دونهما حتی صغار الصحابة وکذلک
مالک والشافعی لم یظهر عنهما مثل ما ظهر عمن تفرغ للروایة کابی زرعة وابن معین لاشتغالهما
بذلک الاستنباط اھ یعنے جو شخص کہتا ہے کہ ابو حنیفہ کو فن حدیث مین کم دخل تھا
اوسکا یہ قول حسد پر مبنی ہے بھلا کب ممکن ہے اوس شخص سے استنباط مسائل اور
استخراج احکام شرعیہ جو فن حدیث مین مہارت نرکھتا ہو اور ابو حنیفہ سے استنباط
مسائل بکثرت منقول ہے اور اسیوجہ سے کہ اونکو اشتغال استنباط مسائل مین
تھا روایات حدیث اونسے کم ظاہر ہوئین جیسے حضرت ابو بکر اور عمر سے بسبب
اشتغال مصالح مسلمین کے روایت احادیث کے کم ظاہر ہوے اور دوسرے
صحابہ سے جو اونسے فضیلت اور سن مین کم تھے بہت روایتین ظاہر ہوئین
اور اسیطرح امام مالک اور شافعی سے باعتبار اون محدثین کے جو خاص تحدیث
مین مصروف تھے جیسے ابو زرعہ اور ابن معین وغیرہ کی کم روایتین ظاہر ہوئین
کیونکہ وہ لوگ استنباط مسائل اور تنقیح احکام مین مشغول تھے **مؤلف**
کہتا ہے تحقیق ماسبق سے امام والا مقام کی مہارت فی الحدیث بخوبی ظاہر ہوئی
کسی منکر کو تاب نہین کہ امام والا مقام کی محدثیت سے انکار کرے دیکھیے تہذیب
التہذیب اور کاشف اور میزان الاعتدال اور تہذیب الکمال وغیرہ کتب رجال
محدثین کو کہ اوس مین آپ کا کسقدر ذکر ہے اگر آپ محدث نہوتے اور فن حدیث
مین کمال نرکھتے تو کیون اونکو محدثین زمرہ ثقات محدثین سے شمار کرتے اور کیون

اونکے اقوال کو ہمراہ اقوال محدثین کے لکھتے اور کیون اونکے اقوال اور اجتہاد سے اپنی کتابون مین بحث کرتے حق تو یہ ہے کہ آپ کے نام کو دفاتر محدثین سے خارج سمجھنا ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ بخاری اور مسلم کا نام دفاتر فقہا سے خارج ہے یا کوئی ناواقف یا متعصب کہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم مرتبہ ولایت سے مح... ...نکا اونکا ذکر کتب مناقب اولیاءاللہ مین نہین ہے الغرض امام والا مقام کی بصارت فی الحدیث اور تبحر فی الحدیث مین کسی نوع کا شک نہین ہے اگر کوئی ازراہ تعصب اور نفسانیت نہ تسلیم کرے تو اوسکی عقل کا قصور اور سمجھ کا فتور ہے ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الحاسدون

ذکر بعض مسانید امام ابو حنیفہ رح

بعض متعصب یہ کہدیتے ہین کہ امام ابو حنیفہ کی کوئی مسند نہین ہے جیسے امام احمد اور امام شافعی وغیرہ کی مسند مشہور ہے اگر ابو حنیفہ بھی محدث ہوتے تو اونکی بھی ضرور کوئی مسند ہوتی اہل انصاف پر پوشیدہ نہین ہے کہ یہ کلام محض لچر پوچ ہے اور قابل سماعت نہین اولاً تو اسلیے کہ محدث ہونے کے لیے تالیف مسانید ضروریات سے نہین ثانیاً اسلیے کہ کشف الظنون اور عقود الجواہر المنیفہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے بھی مسانید موجود ہین بعض اونہین سے خاص امام کے تلامذہ کے جمع کردہ ہین اور بعض دوسری فقہا اور محدثین کے تالیف کردہ ہین چنانچہ ابو المؤید خوارزمی اپنی شرح مسند مین لکھتے ہین وقد سمعت فی الشام عن بعض الجاہلین بمقدارہ انہ ینقصہ ویستصغرہ ویستعظم غیرہ ویستحقرہ وینسبہ الی قلۃ روایتہ الاحادیث ویستدل باشتہار المسند الذی جمعہ ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم للشافعی وموطا مالک ومسند لامام احمد وزعم انہ لیس لابی حنیفۃ مسند وکان لا یروی الا عدۃ احادیث فلحقتنی حمیۃ دینیۃ ...نیۃ وعصبیۃ حنفیۃ نعمانیۃ فاردت ان اجمع بین خمسۃ عشر من سانیدہ التی جمعہا ... علماء الحدیث یعنے سنا مین نے بعض بلاد شام مین بعض لوگون سے جو کہ امام ابو حنیفہ کے مرتبہ سے جاہل تھے

تحقیر کرتے تھے ابو حنیفہ کے اور برائی بیان کرتے تھے دوسرون کی اور ابو حنیفہ
کو روایت حدیث مین کم مایہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے ابو حنیفہ کی کوئی مسند نہین ہے
جیسے مسند امام شافعی اور موطا امام مالک اور مسند امام احمد موجود ہے پس مجھکو
اس کلام کے سننے سے جوش دینی لاحق ہوا اور گروہ حنفیہ نعمانیہ کی حمیت میرے
دل مین آگئی تب مین نے ارادہ کر لیا کہ امام اعظم کے پندرہ سولہ مسانید جو بزرگ
اکابر محدثین کے مولف ہوئین ہین جمع کرون **فائدہ** خوارزمی کو پندرہ مسندین
امام اعظم کی ملین چنانچہ مسند خوارزمی مین مع اسنادوں کے مذکور ہین ہم بالاختصار تعداد
مسانید مع اسماء مولفین لکھتے ہین مسند لہ جمعہ الامام الحافظ ابو محمد عبد اللہ بن
محمد بن یعقوب بن الحارث الحارثی البخاری المعروف بعبد اللہ الاستاذ **پہلے**
ابو حنیفہ کی وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے امام حافظ ابو محمد عبد اللہ معروف
باستاذ بن محمد بن یعقوب بن الحارث حارثی نے مسند لہ جمعہ الامام الحافظ
ابو القاسم طلحۃ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل **دوسری** وہ مسند ہے جسکو جمع کیا
ہے ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر شاہد عدل نے مسند لہ جمعہ الامام الحافظ
ابو الحسین محمد بن المظفر بن موسی بن عیسی بن محمد **تیسری** وہ مسند ہے جسکو جمع
کیا ہے ابو الحسین محمد بن مظفر بن موسے بن عیسے بن محمد نے مسند لہ جمعہ الامام
الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد الاصفہانی **چوتھی** وہ مسند ہے
جسکو جمع کیا ہے ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے مسند لہ جمعہ الشیخ
الثقۃ العدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد الانصاری **پانچوین** وہ مسند ہے
جسکو جمع کیا ہے شیخ معتبر ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے مسند لہ
جمعہ الامام الحافظ صاحب الجرح والتعدیل ابو محمد احمد بن عبد اللہ بن عدی الجرجانی
چھٹی وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے امام حافظ صاحب جرح اور تعدیل کے
ابو محمد احمد بن عبد اللہ بن عدی جرجانی نے مسند لہ جمعہ ورواہ الامام الحسن بن
زیاد اللولوی **ساتوین** وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے اور روایت کی ہے امام
حسن بن زیاد لولوی نے جو تلمیذ نامی تھے ابو حنیفہ کے مسند لہ جمعہ الحافظ عمر بن الحسن
الانصاری **آٹھوین** وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے حافظ عمر بن حسن انصاری

نے مسند لہ جمعہ الامام الحافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی نوین وہ مسند ہے
جسکو جمع کیا ہے ابو بکر احمد بن محمد بن خالد کلاعی نے مسند لہ جمعہ الحافظ ابو عبد اللہ الحسین
بن محمد بن خسرو البلخی دسوین وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے ابو عبد اللہ الحسین
ابن محمد بن خسرو بلخی نے مسند لہ جمعہ الامام ابو یوسف القاضی یعقوب بن ابراہیم
گیارہوین وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے امام ابو یوسف قاضی یعقوب
بن ابراہیم تلمیذ ابو حنیفہ نے اور روایت کی ہے اوسکو بسند مسلسل ابو حنیفہ سے
مسند لہ جمعہ الامام محمد بن الحسن الشیبانی ورواہ عنہ وسیمی نسخہ محمد بارھوین
وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے تلمیذ ابو حنیفہ
رحمہ اللہ نے اور روایت کی ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اور اوسکو نسخہ محمد کہتے
ہین مسند لہ جمعہ ابنہ الحماد بن ابی حنیفہ ورواہ عن ابیہ تیرھوین وہ مسند ہے
جسکو جمع کیا ہے امام ابو حنیفہ کے فرزند حماد نے اور روایت کی ہے اونکو اپنے
باپ سے مسند لہ جمعہ ایضا الامام محمد بن الحسن الشیبانی معظمہ عن التابعین
ورواہ عنہ لسیمی الآثار چودھوین وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے امام محمد بن
حسن شیبانی نے اکثر اوسکا تابعین سے مروی ہے اور ابو حنیفہ سے بھی روایت
ہے اور وہ مشہور بکتاب الآثار ہے مسند لہ جمعہ الحافظ ابو القاسم عبد اللہ بن
محمد بن ابی العوام السعدی پندرھوین وہ مسند ہے جسکو جمع کیا ہے حافظ
ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن ابی العوام سعدی نے بعد اسکے خوارزمی نے اپنی
اسناد اون مسانید کے مصنفین تک بیان کی ہے ہمنے بخوف طوالت اون
اسنادون کو ترک کردیا جسکو زیادہ توضیح مطلوب ہو مسند خوارزمی بلاحظہ
کرے اصل یہ ہے کہ مصنفین مسانید امام اعظم نے کئی طریقے اختیار کیئے ہین
بعضون نے تو اپنے سے لیکر تا بامام اور اونسے تا بصحابہ وتا آنحضرت صلعم سند
مسلسل بیان کردی ہے اور بعضون نے بطور اختصار کے امام سے آنحضرت
تک سند بیان کردی ہے اور اسطرح کی سندین چونکہ اور کتب حدیث مین موجود
ہین لہذا مسانید امام کو غیر معتبر نہین کہہ سکتے ہین بلکہ اون مسانید کو
غیر معتبر سمجھنا ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ مشکوۃ کے احادیث بے سند ہین

یا جامع الاصول اور جامع صغیر اور جامع کبیر اور جمع الجوامع اور حصن حصین اور
کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق اور تجرید صریح لاحادیث الجامع الصحیح وغیرہ
جن مین احادیث بترک اسناد مذکور ہین قابل اعتبار نہین اگر کوئی کہے کہ یہ مسانید
امام ابو حنیفہ کی تالیف سے نہین ہین بلکہ اونکے تلامذہ اور مقلدین نے بعد اونکے جمع
کیے ہین تو اوسکا جواب اسطرح سے دینا چاہیے کہ یہ امر ابو حنیفہ کے لیے خاص نہین ہے
بلکہ اس مین اور ائمہ بھی شریک ہین دیکھو مسند امام احمد بن حنبل اور مسند امام شافعی
ان لوگون کی تصانیف سے نہین ہین بلکہ اونکے تلامذہ نے بعد اونکے تالیف کیے ہین
پس امام ابو حنیفہ کو اس امر مین انگشت نما بنانا خلاف انصاف ہے دیکھیے مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی بستان المحدثین مین لکھتے ہین باید دانست کہ از
تصانیف ائمہ اربعہ امروز در دست مردم غیر از موطا موجود نیست و مسانید ائمہ
دیگر کہ در عالم مشہور اند خود ایشان بتصنیف آن نپرداختہ اند بلکہ دیگران بعد ایشان
آمدہ مرویات ایشان را جمع نمودہ و مسند فلانے مسمی کردہ اور یہ بھی اوس مین ہے
مسند امام شافعی عبارت ست از احادیث مرفوعہ کہ امام شافعی آنرا بحضور شاگردان
خود بسند بیان می فرمودند و روایت می نمودند اور عبد الوہاب شعرانی شافعی
میزان مین لکھتے ہین وقد من اللہ علی بمطالعۃ مسانید الامام ابی حنیفۃ الثلاثۃ من نسخۃ
صحیحۃ علیہا خطوط الحفاظ آخرہم الحافظ الدمیاطی فرایتہ لا یروی حدیثا الا عن خیار
التابعین العدول الثقات الذین ہم من خیر القرون کالاسود وعلقمۃ وعطاء وعکرمۃ
ومجاہد ومکحول والحسن البصری واخرابہم فکل الرواۃ الذین بینہ وبین رسول اللہ عدول
ثقات اعلام اخیار ولیس فیہم کذاب ولا متہم بالکذب یعنے احسان کیا اللہ تعالے
نے مجھپر ساتھ معائنہ تین مسندین ابو حنیفہ کے اور وہ نسخے صحیح تھے اور اوپر تحریرات
حفاظ حدیث کے موجود تھے اور آخر اونمین حافظ دمیاطی تھے پس مین نے دیکھا کہ
نہین روایت کرتے ہین وہ کسی حدیث کو مگر اون تابعین سے جو عادل اور ثقہ ہین
اور زمانہ خیر القرون کے ہین جیسے اسود اور علقمہ اور عطاء اور عکرمہ اور مجاہد
اور مکحول اور حسن بصری وغیرہ پس سب راوی ابو حنیفہ سے لیکر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تک عادل اور ثقہ ہین اور کوئی اونمین کاذب اور متہم بالکذب نہین ہے

مولف کہتا ہے کہ تحقیق ما سبق سے کما ینبغی واضح ہوا کہ امام ابوحنیفہ کی بھی مسندین بہت ہین البتہ بوجہ نایاب ہونے کے عوام سمجھتے ہین کہ اونکی کوئی مسند نہین ہے یا کہ اونکی مسند کم ہے حالانکہ واقع مین ایسا نہین واللہ اعلم بالصواب

ذکر آنکہ امام ابوحنیفہ رح قیاس را بر نص مقدم نمی کردند و در مذہب ایشان احتیاط باعتبار دیگر مذاہب بسیار است

بعض لوگ کا ایسا بھی گمان ہوتا ہی کہ امام ابوحنیفہ قیاس بہت کرتے تھے بلکہ قیاس کو نص پر مقدم کرتے تھے چونکہ یہ کلام محض غلط اور خلاف واقع ہی اسکی تردید ضروریات سے ہی کیونکہ امام والامقام اس قسم کے معائب سے منزہ اور مبرا تھے اور اونکا احتیاط اور تقوی درمیان بزرگان دین اور ائمہ مجتہدین کے معروف اور مشہور ہی چنانچہ عبدالوہاب شعرانی شافعی میزان مین لکھتے ہین فانی بحمد اللہ تتبعت مذہبہ فوجدت فی غایۃ الاحتیاط والورع لان الکلام صفۃ المتکلم وقد اجمع السلف والخلف علی کثرۃ ورع الامام وکثرۃ احتیاطاتہ فی الدین وخوفہ من اللہ تعالی فلا ینشاء عنہ من الاحوال الا ما کان علی شاکلۃ حالہ یعنے مین نے خدا کے فضل سے امام ابوحنیفہ کے مذہب کے خوب تحقیق کی پس مین نے اوسکو پایا نہایت احتیاط اور پرہیزگاری مین کیونکہ بات صفت بولنے والے کی ہے اور بے شک اتفاق کیا ہے خلف اور سلف نے امام اعظم کی کثرت احتیاط اور تقوی پر دین کے باب مین اور اونکے خوف پر اللہ تعالی سے پس نہین ظاہر ہوگا ایسے امام سے کوئی قول مگر جو اونکے حال اور چال کے مناسب ہو اور یہ بھی اوسی مین ہے وقد تتبعت بحمد اللہ اقوالہ واقوال اصحابہ لما الفت کتاب ادلۃ المذاہب فلم اجد قولا من اقوالہ واقوال اتباعہ الا وہو مستند الی آیۃ او حدیث او اثر او الی مفہوم ذلک او حدیث ضعیف کثرت طرقہ او علی قیاس صحیح علی اصل صحیح یعنے بخوبی تلاش کی مین نے اور کما حقہ جستجو کی ابوحنیفہ اور اونکے شاگردون کے اقوال کی جب تصنیف کی مین نے کتاب ادلۃ المذاہب پس نہین پایا مین نے اونکے اقوال یا اونکے شاگردون کے اقوال کو مگر نا بن حالیکہ

رد کہ مستند ہو کسی آیت یا کسی حدیث یا کسی صحابی کے قول یا اوسکی مفہوم کیطرف یا کسی حدیث ضعیف کیطرف
جسکے طرق کثیر ہون یا کسی قیاس صحیح کیطرف جسکی اصل صحیح ہو اور یہ بھی اوسی مین
ہے کان ابو مطیع یقول کنت یوما عند الامام ابی حنیفة فی جامع الکوفة فدخل علیہ
سفیان الثوری و مقاتل بن حیان و حماد بن سلمة و جعفر الصادق و غیرہم من الفقہاء
فکلموا الامام ابا حنیفة و قالوا قد بلغنا انک تکثر من القیاس فی الدین و انا نخاف
علیک منہ فان اول من قاس ابلیس فناظرہم الامام ابو حنیفة من بکرۃ من نہار الجمعة
الی الزوال و عرض علیہم مذہبہ و قال انی اقدم العمل بالکتاب ثم بالسنة ثم باقضیة
الصحابة مقدما ما اتفقوا علیہ علی ما اختلفوا فیہ و ح اقیس فقاموا کلہم و قبلوا یدیہ و رکبتیہ
و قالوا انت سید العلماء فاعف عنا فیما مضی عنا من وقیعتنا فیک بغیر علم فقال
غفر اللہ لنا و لکم اجمعین یعنے ابو مطیع کہتے تھے کہ مین یکروز کوفہ کی جامع مسجد مین امام
ابوحنیفہ کے نزدیک بیٹھا تھا پس اونکے پاس سفیان ثوری اور مقاتل بن حیان
اور حماد بن سلمہ اور جعفر صادق اور سوا اونکے اور بہت سے فقہا تشریف لائے اور
اون لوگون نے ابوحنیفہ سے کہا کہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ آپ مسائل دین مین قیاس
بہت کرتے ہین اور ہم ڈرتے ہین آپکے اس فعل سے کیونکہ سب سے پہلے ابلیس نے
قیاس کیا تھا جو گمراہ ہو گیا پس مناظرہ کیا اون لوگون سے امام ابوحنیفہ نے جمعہ کے
دن صبح سے دوپہر تک اور بیان کیا اون لوگون سے اپنا مذہب اور طریقہ اور فرمایا
کہ مین مسائل کو اولاً قرآن سے استخراج کرتا ہون بعد اوسکے حدیث سے بعد اوسکے
عمل کرتا ہون ساتھ احکام صحابہ کے اور اونہین سے جو متفق علیہ صحابہ کے ہین انکو
مقدم کرتا ہون مختلف فیہ پر بعد اوسکے قیاس کرتا ہون جب امام ابوحنیفہ نے یہ بیان
کیا سب علما کھڑے ہو گئے اور امام ابوحنیفہ کے ہاتھ اور زانو کو بوسہ دیا اور کہا
کہ آپ سردار ہین عالمون کے پس معاف کیجیے ہمارے قصور کو اور ہماری غیبت اور
شکایت کو جو بے سمجھے ہمسے صادر ہوئی تب امام نے فرمایا اللہ تعالے ہمارے اور تمھارے
گناہ بخشدے اور یہ بھی اوسی مین ہے و ما کان کتبہ الخلیفة ابو جعفر المنصور الی
الامام ابی حنیفة بلغنی انک تقدم القیاس علی الحدیث فقال لیس الامر کما بلغک یا
امیر المومنین انما اعمل اولا بکتاب اللہ ثم بسنة رسول اللہ ثم باقضیة ابی بکر و عمر و عثمان

وعلی ثم باقضیۃ بقیۃ الصحابۃ ثم اقیس بعد ذلک اذا اختلفوا یعنے لکھا خلیفہ ابو جعفر
منصور نے ابو حنیفہ کی طرف کہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ آپ قیاس کو حدیث پر مقدم
کرتے ہین پس جواب لکھا امام نے کہ یہ امر غلط ہے مین اولاً عمل کرتا ہون ساتھ
قرآن کے پھر ساتھ حدیث کے پھر ساتھ اقوال اور احکام خلفاء اربعہ کے پھر ساتھ
فتاوی باقی صحابہ کے بعد اسکے جب کوئی حکم ان سب مین نہین پاتا ہون قیاس
کرتا ہون اور بھی اوسی مین ابو جعفر شیزاماری سے منقول ہے انما الروایۃ الصحیحۃ
عن الامام تقدیم الحدیث ثم الآثار ثم یقیس بعد ذلک فلا یقیس الا بعد ان لا یجد ذلک
الحکم فی الکتاب والسنۃ واقضیۃ الصحابۃ فہذا ہو النقل الصحیح عن الامام ولا خصوصیۃ
للامام ابی حنیفۃ فی القیاس بشرط المذکور بل جمیع العلماء یقیسون فی مضائق الاحوال
اذا لم یجدوا فی المسئلۃ نصا من کتاب ولا سنۃ ولا اجماع ولا اقضیۃ الصحابۃ یعنے
امام ابو حنیفہ سے روایت صحیح یہی ہے کہ وہ مقدم کرتے تھے حدیث کو پھر آثار صحابہ
کو پھر قیاس کرتے تھے اور وہ قیاس نہین کرتے تھے مگر جسوقت کہ وہ مسئلہ نہین پاتے
تھے قرآن اور حدیث اور فتاوے صحابہ مین اور اس امر مین امام ابو حنیفہ کی خصوصیت
نہین ہے بلکہ سب علما وقت لحوق ضرورت کے قیاس کرتے تھے جسوقت کسی مسئلہ
مین تصریح قرآن اور حدیث اور اجماع اور فتاوے صحابہ سے نہین پاتے تھے اور
یہ بھی اوس مین ہے نعلم ان الامام لا یقیس ابدا مع وجود النص کما یزعمہ بعض
المتعصبین علیہ وانما یقیس عند فقد النص پس معلوم ہوا کہ امام ابو حنیفہ باوجود
نص کے قیاس ہرگز نہین کرتے تھے جیسا کہ بعض متعصبین گمان کرتے ہین
البتہ نص نہ ملنے کے وقت بضرورت قیاس کرتے تھے وان وقع انا وجدنا المسائل
التی قاس فیہا نصا من کتاب او سنۃ فلا یقدح ذلک فیہ لعدم استحضارہ ذلک
حال القیاس ولو انہ استحضرہ لما احتاج الی قیاس اور اگر اتفاقاً کوئی مسئلہ قیاسیہ
امام کا ہمکو ایسا ملے جسکے لیے نص قرآن یا حدیث سے موجود ہو تو یہ امر ابو حنیفہ
کے لیے کچھ مضر نہین کیونکہ ممکن ہے وقت قیاس کے وہ نص امام کو نہ ملی ہو
یا خیال اوسکا نرہا ہو ورنہ ہرگز وہ قیاس نکرتے وقد کان ابو حنیفۃ یشترط
فی الحدیث المنقول عن رسول اللہ قبل العمل بہ ان یرویہ عن ذلک الصحابی

جمع القیاس عن مثلہم و ہکذا یعنے امام ابوحنیفہ حضرت صلعم سے نقل حدیث مین شرط
کرتے تھے قبل عمل کے یہ کہ روایت کرے صحابی سے ایک گروہ عادل متقی اور پھر اوسسے
بھی ایک گروہ عادل متقی اور اسی طرح اول سے انتہا تک فائدہ یہی وجہ ہے
کہ امام سے روایت حدیث کم ہوئی اور فے الواقع جب اسقدر احتیاط اور لحاظ
تھا اور اسقدر شرائط ملحوظ خاطر تھی تو کیونکر روایت بکثرت ہوتے اور یہ بھی اوسی
میزان شعرانی مین ہے واعتقادنا واعتقاد کل منصف فے الامام ابی حنیفۃ تقریبۃ
مارد نیاہ القاعنہ من ذم الراے والتبری منہ ومن تقدیم النص علی القیاس
انہ لو عاش حتے دونت احادیث الشرعیۃ ولبعد رحیل الحفاظ فی جمعہا من البلاد
والثغور وظفر بہا لاخذ بہا وترک کل قیاس کان قاسیہ وکان القیاس قل فے مذہبہ
کما قل فی مذہب غیرہ بالنسبۃ الیہ لکن لما کانت ادلۃ الشریعۃ مفرقۃ فے عصرہ من
التابعین وتابع التابعین فے المدائن والقرے والثغور کثر القیاس فے مذہبہ
بالنسبۃ الی غیرہ من الائمۃ ضرورۃ لعدم وجود النص فے تلک المسائل التی قاس فیہا
بخلاف غیرہ من الائمۃ فان الحفاظ کانوا قدر حلوا فی طلب الاحادیث وجمعہا فی عصرہم
من المدائن والقرے ودونوہا فجادبت احادیث الشریعۃ لبعضہا فہذا کان سبب
کثرۃ القیاس فی مذہبہ وقلتہ فے مذاہب غیرہ یعنے اعتقاد ہمارا اور اعتقاد کل
اہل انصاف کا امام ابوحنیفہ کے حق مین ایسا ہی چاہیے کہ امام ابوحنیفہ اگر
اوس زمانہ تک زندہ رہتے کہ کتابین حدیث کے مدون کی گئین اور حفاظ حدیث
شہرون اور ملکون مین حدیث سیکھنے کے لیے منتشر ہو گئی اور ان کتابون
کو پاتے تو بے شک اپنے قیاسات کو چھوڑ دیتے اور مثل دوسرے مذہب کے
اونکے مذہب مین بھی قیاس کم ہوتا لیکن چونکہ امام کے زمانہ مین کتب احادیث
مدون نہین تھین اور احادیث تابعین اور تبع تابعین کے پاس متفرق
بلاد مین تھین اسیوجہ سے باعتبار دوسرے مذہب کے امام کے مذہب مین
قیاس زیادہ ہوا کیونکہ وقت قیاس کی نص نہ ملی تھی بخلاف دوسرے مذہب کے
کہ اس زمانہ مین حفاظ حدیث تحصیل علم کے لیے شہر بشہر پھیل گئی تھی اور حدیث
جمع کرنے کے لیے گانون اور دیہاتون مین منتشر ہو گئی تھی اور حدیثون کو مدون

بھی گر چکی تھی اور انکی جد ہتین موجود تھین کہ بعض حدیث بعض کے مجیب اور عنبر
ہو گئی اسی سبب سے دوسرے مذہب مین قیاس کم ہوا اور یہ بھی اوسی مین ہے
اعلم یا اخی انی طالعت بحمد اللہ ادلۃ المذاہب الاربعۃ وغیرہا لاسیما ادلۃ مذہب
الامام ابی حنیفۃ فانی خصصتہ بمزید اعتناد وطالعت علیہ کتاب تخریج احادیث
الہدایۃ للحافظ الزیلعی وغیرہ من کتب الشروح فرایت ا[illegible] اللہ عنہ وادلۃ
اصحابہ ما بین صحیح او حسن او ضعیف کثرت طرقہ حتے لحق بالحسن او الصحیح فی صحۃ
الاحتجاج بہ من ثلاثۃ طرق واکثر الی عشرۃ وقد احتج جمہور المحدثین بالحدیث الضعیف
اذا کثرت طرقہ والحقوہ بالصحیح تارۃ وبالحسن اخری وہذا النوع من الضعیف یوجد
کثیرا فی کتاب السنن الکبرے للبیہقی التی الفہا بقصد الاحتجاج لاقوال الائمۃ واقوال
اصحابہم فانہ اذا لم یجد حدیثا صحیحا او حسنا یستدل بہ لقول ذلک الامام او قول احد من
مقلدیہ یصیر یروی الحدیث الضعیف من کذا کذا طریقا ویکتفی بذلک ویقول ہذہ الطرق
یقوی بعضہا بعضا فتبقد بروجود ضعف فی بعض ادلۃ اقوال ابی حنیفۃ واقوال
اصحابہ فلا خصوصیۃ لہ فی ذلک بل الائمۃ کلہم یشارکونہ ولا لوم الا علی من یستدل
بحدیث واہ بمرۃ جاء من طریق واحد وہذا لایکاد احد یجدہ فی ادلۃ احد من المجتہدین
فمامنہم من یستدل بضعیف الا بشرط مجیئہ من عدۃ طرق اھ ملخصا اے میرے دینی
بھائی تو یاد رکھ کہ مین نے مذاہب اربعہ کی دلیلون کی خوب تحقیق کی خصوصاً
ادلہ مذہب امام ابو حنیفہ کی تحقیق مین مین نے بہت اہتمام کیا اور تخریج احادیث
ہدایہ زیلعی اور دیگر شروح کو خوب دیکھا پس مین نے امام ابو حنیفہ اور اونکی
تلامذہ کے دلائل کو اور حسن اور ضعیف مین منحصر پایا اور حدیث ضعیف ایسی جو
طرق کثیرہ سے مروی ہے حتے کہ از روے صحت احتجاج کے حدیث حسن یا
صحیح کے ساتھ ملحق ہے یعنے بعض ضعیف کم سے کم تین طریقون سے مروی اور
بعض زائد طریقون سے یہانتک کہ بعض دس طریقون سے مروی ہی اور
بیشک حجت پکڑی ہے جمہور محدثین نے اوس حدیث ضعیف سے جو طرق کثیرہ
سے مروی ہو اور اوسکو کبھی حدیث صحیح کے ساتھ لاحق کیا ہے اور کبھی حدیث
حسن کے ساتھ اور اس قسم کے احادیث ضعیفہ سنن بیہقی مین بہت ہین جسکو

بیہقی نے بغرض احتجاج اقوال ائمہ اور اونکے مقلدین کی تالیف کیا ہی اور اوسکی
یہ عادت ہی جب حدیث صحیح یا حسن کسی امام یا اونکے مقلد کے لیے نہیں پاتا ہی
تب حدیث ضعیف جو چند طریقون سے مروی ہین روایت کرنے لگتا ہی اور بیان
کردیتا ہے کہ اسکے بعض طریقے بعض کے لیے قوت دیتے ہین پس اگر کوئی دلیل
ابو حنیفہ یا اونکے مقلدین کی ضعیف ہو تو یہ امر اونکے لیے خاص نہیں ہے بلکہ اسمین
تمام ائمہ شریک ہین اور اسمین کوئی نقص بھی نہیں ہے ہان اگر کوئی ایسی حدیث
ضعیف سے استدلال لاوے جو محض ضعیف ہو اور ایک طریقہ سے مروی ہو تو البتہ قابل لوم ہو اور
ایسی حدیث غالباً کوئی نہ ملیگی کیونکہ کسی مجتہد نے ایسی حدیث سے دلیل نہیں پکڑی ہے
جو چند طریقون سے مروی نہو اور یہ بھی اوسی مین ہے روی ابو جعفر الشیزاماری
بسندہ المتصل الی ابی حنیفۃ انہ کان یقول واللہ وافترے علینا من یقول عنا
اننا نقدم القیاس علے النص وہل یحتاج بعد النص الی قیاس یعنے روایت کی
ابو جعفر شیزاماری نے بسند متصل ابو حنیفہ سے کہ وہ فرماتے تھے واللہ وہ شخص
ہمپر افترا کرتا ہے جو کہتا ہے کہ ہم قیاس کو نص پر مقدم کرتے ہین کیا باوجود نص کے
قیاس کی حاجت ہوتی ہے جو ہم خواہ مخواہ قیاس کرینگے اور یہ بھی شیزاماری سے
منقول ہے وکان یقول نحن لا نقیس الا عند الضرورۃ الشدیدۃ وذلک اننا ننظر اولا
فی دلیل تلک المسئلۃ من الکتاب والسنۃ واقضیۃ الصحابۃ فان لم نجد دلیلا قسنا حینئذ
مسکوتا عنہ علی منطوق بہ بجامع اتحاد العلۃ بینہما وفی روایۃ اخری عن الامام انا
ناخذ اولا بالکتاب ثم بالسنۃ ثم باقضیۃ الصحابۃ ونعمل بما یتفقون علیہ فان اختلفوا
قسنا حکما علی حکم بجامع العلۃ بین المسئلتین حتے تتضح المعنی وفی روایۃ اخرے
انہ کان یقول ما جاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین
بابی ہو وامی ولیس لنا مخالفتہ وما جاءنا عن اصحابہ تخیرنا وما جاء عن غیرہ فہم
رجال ونحن رجال یعنے امام ابو حنیفہ فرماتے تھے ہم قیاس نہیں کرتے ہین مگر بضرورت
شدیدہ یعنے اولا ہم حکم کو قرآن سے اخذ کرتے ہین پھر حدیث سے پھر اقضیہ
صحابہ سے پس اگر ہم ان تینون مین نہین پاتے ہین تو حکم مسکوت عنہ کو منطوق
پر بلحاظ اتحاد علت کے قیاس کرتے ہین اور دوسری روایت مین امام سے منقول ہے

وہ فرماتے تھے کہ ہم اولا مسئلہ قرآن سے اخذ کرتے ہین پھر حدیث سے پھر قضایاے
صحابہ سے اور اتفاقی مسئلہ پر عمل کرتے ہین اور اگر صحابہ مین اختلاف پاتے ہین تو
ایک حکم کو دوسرے حکم پر باعتبار اتحاد علت کے قیاس کرتے ہین اور دوسری
روایت یون ہے کہ آپ فرماتے تھے جو ہمارے پاس آنحضرت صلعم سے پہونچی
وہ ہمارے سر اور آنکھون پر اوسپر ہمارے باپ اور مان فدا ہوون اور ہمکو
اوسکی مخالفت جائز نہین اور جو صحابہ سے ہمکو ملی اوس مین سے ہم قول مختار
اختیار کرتے ہین اور جو تابعی یا تبع تابعی سے ہمارے پاس پہونچی تو وہ بھی آدمی
ہین اور ہم بھی آدمی ہین اور یہ بھی اوسی مین ہے جمیع ما استدل بہ لمذہبہ
اخذہ عن خیار التابعین وانہ لا یتصور فی سندہ شخص متہم بالکذب وان قیل
بضعف شے من ادلۃ مذہبہ فذلک الضعف انما ہو بالنظر للرواۃ النازلین عن سندہ
بعد موتہ وذلک لا یقدح فیما اخذ بہ الامام عنہ کل من استصحب النظر فی الرواۃ وہو
صاعد الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکذلک نقول فی ادلۃ مذہب اصحابہ فلم
یستدل احد منہم بحدیث ضعیف فرو لم یات الا من طریق واحد کما تتبعنا ذلک
انما یستدل احدہم بحدیث صحیح او حسن او ضعیف قد کثرت طرقہ حتے ارتفع لدرجۃ
الحسن وذلک امر لا یختص باصحاب الامام ابی حنیفۃ بل لیشارکونہم جمیع المذاہب
کلہا اس عبارت کا حاصل ترجمہ ذکر محدثیت امام مین مذکور ہوا حاجت اعادہ کے
نہین اور یہ بھی میزان مین ہے ابو جعفر شیزاماری شقیق بلخی سے روایت
کرتے ہین انہ کان یقول ابو حنیفۃ من اورع الناس واعلم الناس واعبد
الناس واکرم الناس واکثرہم احتیاطا فی الدین والعدہم عن القول بالراے
فی دین اللہ وکان لا یضع مسئلۃ فی العلم حتے یجمع اصحابہ علیہا ویعقد علیہا مجلسا
فاذا اتفق اصحابہ کلہم علے موافقتہا للشریعۃ قال لابی یوسف وغیرہ ضعہا فی الباب
الفلانی یعنے شقیق بلخی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ سب لوگون مین بڑے پرہیزگار اور
بڑے عالم اور بڑے عابد اور بڑے بزرگ اور از حد محتاط دین مین تھے اور
امر دین مین اپنی راے سے بات کہنے سے بہت بچتے تھے اور اونکی یہ عادت
تھی کہ کسی مسئلہ کو نہین درج کرتے تھے یہانتک کہ سب تلامذہ کو جمع کرتے اور

سبھون کے سامنے پیش کرتے پس جب سب لوگ اتفاق کرتے کہ یہ امر موافق شرع کے ہے اوسوقت ابو یوسف یا کسی دوسرے شاگرد سے کہتے تھے کہ اس مسئلہ کو فلان باب مین درج کرو اور خیرات حسان مین ہے قال ابن حزم جمیع الحنفیۃ متفقون علی ان مذہب ابی حنیفۃ ان ضعیف الحدیث عندہ اولی من الرای فتامل ہذا الاعتبار بالاحادیث وعظم جلالتہا وموقعہا عندہ ومن ثم قدم العمل بالاحادیث المرسلۃ علی العمل بالرای یعنے کہا ابن حزم نے کہ سب حنفیہ متفق ہین کہ اونکے امام کا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث بہتر ہے راے اور قیاس سے پس غور کرنے کے قابل ہے یہ اہتمام کرنا امام ابو حنیفہ کا ساتھ احادیث نبویہ کے اور عظمت اور بزرگی حدیث کی نزدیک اونکے کہ جبتک وہ حدیث پاتے ہین راے کو ہرگز دخل نہین دیتے ہین اسیوجہ سے اونھون نے احادیث مرسلہ کو قیاس اور راے پر مقدم رکھا ہے **مولف** کہتا ہے کہ امام دار المقام سے بڑھکر محتاط آدمی کم ہوا ہوگا خصوصًا امر دین مین تو قول بالراے سے اسقدر بچتے تھے کہ دیگر اکابر اونکے مداح ہین چنانچہ تحقیق ماسبق سے بخوبی واضح ہوا باینہمہ تحقیق اگر کوئی متعصب طعن کرے تو اوسکے حق مین یہ شعر منصور تمیمی شافعی کا پڑھنا چاہیے ؎

ما ضر شمس الضحی والشمس طالعۃ	ان لا یری ضوءہا من لیس ذا بصر

ذکر کثرت زہد و تقوی و عبادت و بعض کرامت امام اعظم

فے الواقع امام والاذات کے مناقب اور فضائل احاطہ تحریر اور تقریر سے باہر ہین ماسوی تفقہ فے الدین اور مہارت فے الحدیث اور شغل تعلیم و استنباط مسائل کے اونکے زہد و تقوی و عبادت اور کرامت کو اگر دیکھیے تو کسقدر اونکی عظمت اور وقعت ثابت ہوتی ہے چنانچہ مشتی نمونہ از خروارے معتبر کتابون سے ہم بھی اس رسالہ مین درج کرتے ہین نووی شارح مسلم تہذیب الاسماء واللغات مین لکھتے ہین وعن ابراہیم بن عکرمۃ قال ما رایت اورع ولا افقہ من ابی حنیفۃ یعنے روایت ہے ابراہیم بن عکرمہ سے وہ کہتے تھے نہین دیکھا مین نے

کسیکو بڑا پرہیزگار اور زیادہ فقیہ ابوحنیفہ سے وعن یحیے بن ایوب الزاہد قال کان
ابوحنیفہ لاینام اللیل یعنے بروایت یحیے بن ایوب ثابت ہوا کہ ابوحنیفہ تمام رات
نہین سوتے تھے وعن زافر بن سلیمان قال کان ابوحنیفہ یحیی اللیل برکعۃ یقرء
فیہ القران یعنے زافر بن سلیمان سے مروی ہے کہ ابوحنیفہ تمام رات بیدار رہکر
ایک رکعت مین تمام قران پڑھتے تھے وعن اسد بن عمرو قال صلی ابوحنیفۃ
بوضوء العشاء صلوۃ الفجر اربعین سنۃ وکان عامۃ اللیل یقرء القران فی لیلۃ وکان
یسمع بکاءہ حتے یرحمہ جیرانہ وحفظ علیہ انہ ختم القران فی الموضع الذی توفی فیہ
سبعۃ آلاف مرۃ یعنے اسد بن عمرو سے مروی ہے کہا اونھون نے کہ ابوحنیفہ نے
عشا کے وضو سے چالیس برس تک فجر کی نماز پڑھی تھی اور اکثر راتون کو ایک
رکعت مین تمام قران پڑھتے تھے اور اسقدر روتے تھے کہ اونکے ہمسایہ اونکا
گریہ سنکر اوںپر رحم کرتے تھے اور یہ بھی محفوظ ہے کہ جس مقام مین آپ نے
انتقال کیا اوس مقام پر سات ہزار مرتبہ قرآن ختم کیا تھا اور یہ بھی تہذیب الاسما
مین ہے عن الحسن بن عمارۃ انہ غسل ابا حنیفۃ حین توفی وقال غفر اللہ لک
لم تفطر منذ ثلاثین سنۃ ولم تتوسد یمینک باللیل منذ اربعین سنۃ یعنے حسن بن
عمارہ سے مروی ہے کہ جب ابوحنیفہ کو غسل دیا بعد وفات کے کہا اللہ آپ کی
مغفرت کرے تیس برس تک آپ نے افطار نکیا یعنے علی التواتر روزہ دار رہے
اور نہ سوئے آپ رات کو چالیس برس تک وعن ابن المبارک ان ابا حنیفۃ
صلی خمسا واربعین سنۃ الصلوات الخمس بوضوء واحد وکان یجمع القران فی
رکعتین اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ ابوحنیفہ نے پینتالیس برس تک
پنج وقتہ نماز ایک وضو سے ادا کی اور دو رکعت مین تمام قرآن پڑھ ڈالتے تھے
وعن ابی یوسف قال بینا انا امشی مع ابی حنیفہ اذ سمع رجلا یقول لرجل ہذا ابوحنیفۃ
لاینام اللیل فقال ابوحنیفۃ لایتحدث عنی بما لا افعلہ فکان یحیے اللیل صلوۃ ودعاء
وتضرعا یعنے اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہا اونھون نے کہ مین
چلا جاتا تھا ابوحنیفہ کے ساتھ ناگاہ ابوحنیفہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے
دوسرے سے یہ ابوحنیفہ ہین کہ تمام رات نہین سوتے ہین پس فرمایا ابوحنیفہ نے

نہ نسبت کیجائے میری طرف وہ امر کہ مجھ مین نہین ہے پس اوسی روز سے تمام رات
جاگتے تھے اور نماز اور دعا اور عاجزی مین مشغول رہتے تھے وعن مسعر بن کدام قال
دخلت لیلۃ المسجد فرایت رجلا یصلی فاستحلیت قرأتہ فقرأ سبعا فقلت یرکع ثم قرأ الثلث
ثم النصف فلم یزل یقرء حتے ختمہ کلہ فی رکعۃ فنظرت فاذا ہو ابو حنیفۃ اور مسعر بن کدام سے
مروی ہے کہا انھون نے کہ مین ایک شب کو مسجد مین گیا پس ایک شخص کو دیکھا کہ نماز
پڑھتا ہے پس خوش معلوم ہوئی مجھکو اوسکی قرأت پس پڑھا انھون نے ساتوان
حصہ قران کا تب مین نے خیال کیا کہ شاید اب رکوع کریگا پھر پڑھا تہائی
قرآن پھر نصف قرآن اور پڑھتا رہا یہانتک کہ تمام قران ایک رکعت مین پڑھا
پس غور کیا مین نے تو معلوم ہوا کہ یہ ابو حنیفہ ہین وعن زائدۃ قال صلیت مع
ابی حنیفۃ فی المسجد العشاء وخرج الناس ولم یعلم انی فی المسجد فقام فافتتح
الصلوۃ فقرء حتے بلغ ہذہ الایۃ فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم فلم یزل یرددہا
حتے اذن الموذن لصلوۃ الصبح اور زائدہ سے روایت ہے کہا اونھون نے کہ
ابو حنیفہ کے ساتھ مین نے مسجد مین نماز عشا کی پڑھی اور بعد نماز کے سب لوگ
چلے گئے اور مین بیٹھا رہگیا اور امام ابو حنیفہ نے جانا کہ اب کوئی نہین ہے تب
کھڑے ہوے اور شروع کی نماز اور اوسمین سورہ طور پڑھنے لگے پس جب اس
آیت یعنے فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم پر پہونچے ایسا خشیہ اونپر طاری ہوا
کہ تمام شب اسی آیت کو پڑھتے رہگئے یہانتک نماز فجر کی اذان ہوگئی وعن القاسم
بن معن ان ابا حنیفۃ قام لیلۃ بہذہ الآیۃ بل الساعۃ ادہی وامر فلم یزل یرددہا و
یبکی ویتضرع اور قاسم بن معن سے مروی ہے کہ ابو حنیفہ ایک شب کھڑے
ہوے اور آیت بل الساعۃ ادہی وامر کو پڑھنے لگے پس تمام شب تکرار کرتے رہے
اور گریہ وزاری مین مشغول رہے وعن مکی بن ابراہیم قال جالست الکوفیین
فما رایت فیہم اورع من ابی حنیفۃ اور مکی بن ابراہیم سے مروی ہے کہا انھون نے
ملاقات کی مین نے اہل کوفہ سے یعنے وہان کے علما کی صحبت مین رہا پس مین نے
کسیکو ابو حنیفہ سے بڑھکر پرہیزگار نہین دیکھا اور میزان شعرانی مین ہے
روی الامام ابو جعفر الشیرازی عن شقیق البلخی انہ کان یقول کان الامام ابو حنیفہ

من اورع الناس واعلم الناس واعبد الناس واکرم الناس واکثرہم احتیاطا
فے الدین وابعدہم عن القول بالراے فے دین اللہ یعنے ابو جعفر شیزاماری شقیق
بلخی سے روایت کرتے ہین وہ کہتے تھے کہ ابو حنیفہ لوگون مین بڑے پرہیزگار اور
بڑے عالم اور بڑے عابد اور بڑے بزرگ اور بڑے محتاط دین کے باب مین اور
بہت بچنے والے دین کے باب مین عقلی بات بیان کرنے سے تھے اور یہ بھی
اوس مین ہے وروے ایضاً بسندہ الے ابراہیم بن عکرمہ المخزومی انہ
کان یقول ما رایت فے عصری کلہ عالما اورع ولا ازہد ولا اعبد ولا اعلم من الامام
ابی حنیفہ اور روایت کی ہے ابو جعفر شیزاماری نے ابراہیم بن عکرمہ سے کہ
وہ کہتے تھے کہ نہین دیکھا مین اپنے زمانہ مین کوئی عالم پرہیزگار اور نہ زاہد اور
نہ عابد اور نہ عالم امام ابو حنیفہ سے بڑھکر وروے الشیزاماری ایضاً عن عبد اللہ
بن المبارک قال دخلت الکوفة فسالت علماءہا من اعلم الناس فے بلادکم ہذہ فقالوا
کلہم الامام ابو حنیفہ فقلت لہم من ازہد الناس فقالوا کلہم الامام ابو حنیفہ فقلت
لہم من اعبد الناس واکثرہم اشتغالا للعلم فقالوا کلہم الامام ابو حنیفہ فما سالتہم
عن خلق من الاخلاق الحسنة الا و قالوا کلہم لا نعلم احدا تخلق بذلک غیر الامام
ابی حنیفہ اور روایت کی شیزاماری نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اونہون
نے داخل ہوا مین کوفہ مین پس پوچھا مین نے وہانکے علما سے کہ کون
ہے بڑا عالم ان شہرون مین پس سبھون نے بالاتفاق جواب دیا امام ابو حنیفہ
ہین پھر پوچھا مین نے کون بڑا زاہد ہے سب لوگون نے بالاتفاق جواب دیا
کہ ابو حنیفہ ہین پھر پوچھا مین نے کون بڑا عابد اور بہت مشغول علم مین ہے
سب لوگون نے بالاتفاق جواب دیا ابو حنیفہ ہین بعد اسکے نہین پوچھا مین نے
کسی عمدہ صفت کو صفات حسنہ سے مگر اون لوگون نے بالاتفاق کہا کہ ہم
کسی کو نہین جانتے کہ سوا امام کے ان صفات کے ساتھ مخلوق ہو وروے
ابو نعیم وغیرہ انہ صلی الصبح بوضوء العشاء اکثر من خمسین سنة ولم یکن یضع جنبہ
الے الارض فے اللیل ابدا وانما کان ینام لحظة بعد صلوة الظہر وہو جالس و
یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استعینوا علی قیام اللیل بالقیلولة انتہی

ملخصا اور روایت ہے ابو نعیم وغیرہ سے کہتے تھے کہ ابو حنیفہ نے عشا کے وضو سے
فجر کی نماز پچاس برس تک پڑھی تھی بلکہ زائد اس سے اور پہلو زمین پر رکھکر رات کو
نہین سوتے تھے البتہ دن کو بعد نماز ظہر بیٹھکر ایک لحظہ سو لیتے تھے
اور فرماتے تھے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے قیام لیل کے لیے قیلولہ سے مدد لو
اور ملا علی قاری ملی اثمار جنیہ مین لکھتے ہین عن زفر قال بات الامام ابو حنیفۃ
عندی لیلۃ فقام کل لیلۃ بآیۃ واحدۃ وہی قولہ تعالے والساعۃ ادہی وامر یعنے
زفر سے مروی ہے کہا انھون نے کہ ایک شب امام ابو حنیفہ میرے نزدیک ٹھہرے
اور تمام شب ایک آیت یعنے والساعۃ ادہی وامر پڑھتے رہے وروی عنہ انہ
قام اللیل کلہ بآیۃ فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم اور انھین زفر سے مروی ہے
کہ ابو حنیفہ ایک رات کو یہ آیت فمن اللہ علینا الآیۃ صبح تک پڑھتے رہگئے
وروی عنہ انہ سمع رجلا یقرا اذا زلزلت الارض فے صلوۃ العشاء وہو خلفہ
فجلس بعد خروج الناس الے ان طلع الفجر وہو آخذ لحیتہ فانما یقول یا من یجزے
مثقال ذرۃ خیرا خیرا ویا من یجزے مثقال ذرۃ شرا شرا اجر عبدک نعمان
من النار اور اونھین زفر سے مروی ہے کہ ابو حنیفہ نے ایک شخص کو نماز عشا
مین سورہ اذا زلزلت الارض پڑھتے ہوے سنا اور آپ اوسکے پیچھے تھے
پس ٹھہر گئے امام لوگون کے جانے کے بعد یہانتک کہ صبح صادق ہوگئی اور
آپ اپنی ڈاڑھی پکڑکر خشوع اور خضوع سے کہتے رہگئے اے وہ کہ اچھا بدلا
دیگا نیکیونکا اگرچہ برابر ذرہ کے ہو اور اے وہ کہ سزا دیگا برائیون کے
گو برابر ذرہ کے ہو محفوظ رکھ اپنے بندہ نعمان کو عذاب دوزخ سے وعن
حفص بن عبدالرحمن کان یحیے اللیل کلہ لقرءۃ القران ثلثین سنۃ فے رکعۃ
اور حفص بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ابو حنیفہ تیس برس تک شب بیدار رہے
اور ایک رکعت مین قران ختم کرتے تھے قال شمس الائمۃ الکردری فے
رسالۃ نقل عنہ انہ صلے الفجر بوضوء صلوۃ العشاء نیف وثلاثین سنۃ وقیل
اربعین سنۃ یعنے شمس الائمہ کردری نے اپنے رسالہ مین فرمایا ہے کہ منقول ہے
کہ ابو حنیفہ عشا کے وضو سے تیس برس اور کچھ اوپر اور بعضون نے کہا ہے

چالیس برس تک نماز پڑھی و کان یختم القرآن فی غیر رمضان مرتین مرۃ فی النہار
ومرۃ فی اللیلۃ اور ختم کرتے تھے امام اعظم قرآن شریف ماسوا رمضان کے دو مرتبہ
ایک مرتبہ دن کو اور ایک مرتبہ رات کو قال ابن المبارک کان ابو حنیفہ یجمع القرآن
فی رکعتین وقال ایضا اربعۃ من الائمۃ فتموا فی رکعتین القرآن عثمان بن عفان
وتمیم الداری وسعد بن جبیر وابو حنیفہ انتہی ملخصا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہے
کہ ابو حنیفہ تمام قرآن دو رکعت مین پڑھ ڈالتے تھے اور یہ بھی عبد اللہ بن مبارک
نے کہا ہے کہ چار بزرگون نے قرآن کو دو رکعت مین تقسیم کر لیا اول حضرت
عثمان دوم تمیم داری سوم سعد بن جبیر چہارم ابو حنیفہ قال الشیخ العطار فی
التذکرۃ ان ابا حنیفہ کان یصلی فی کل لیلۃ ثلثمائۃ رکعۃ ومر یوما فی بعض الطرق
فقالت امرءۃ لامرءۃ ہذا الرجل یصلی فی اللیل خمسمائۃ رکعۃ فسمع الامام ذلک
فجعل یصلی بعد ذلک فی کل لیلۃ خمسمائۃ شیخ عطار نے تذکرہ مین کہا ہے کہ ابو حنیفہ
ہر شب کو تین سو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے ایک روز کہین چلے جاتے تھے
سنا کہ ایک عورت دوسری عورت سے کہتی ہے کہ یہ شخص ہر شب کو
پانچ سو رکعت نماز پڑھتا ہے پس اوس روز سے پانچ سو رکعت نماز پڑھنے لگے
ومر یوما علی جمع من الصبیان قال بعضہم لبعض ہذا یصلی فی کل لیلۃ الف رکعۃ
ولا ینام باللیل فقال ابو حنیفہ نویت ان اصلی فی کل لیلۃ الف رکعۃ وان لا انام
باللیل اور گذرے ایک روز ابو حنیفہ ایک جماعت لڑکون کے نزدیک آپنے
سنا کہ بعض لڑکا بعض سے کہتا ہے یہ ہر شب کو ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے اور
رات کو نہین سوتا ہے پس کہا ابو حنیفہ نے مین نے نیت کی کہ ہر شب کو نماز
ادا کرونگا ہزار رکعت اور رات کو نہ سوونگا قال مسعر بن کدام وکان مشتہرا
بالزہد والاجتہاد اتیت ابا حنیفہ فی مجلسہ فرایت یصلی الغداۃ ثم یجلس للناس
للعلم الی ان یصلی الظہر ثم یجلس الی العصر فاذا صلی جلس الی المغرب فاذا صلی المغرب جلس
الی ان یصلی العشاء فقلت فی نفسی ہذا الرجل فی ہذا الشغل متی یتفرغ للعبادۃ
لاتعاہدنہ اللیلۃ فتعاہدتہ فلما خرج الناس انتصب للصلوۃ الی ان
طلع الفجر ودخل منزلہ ولبس ثیابہ وخرج الی المسجد لصلوۃ الفجر انتہی ملخصا اور کہا

مسعر بن کدام نے حالانکہ خود وہ زہد اور اجتہاد مین معروف تھے کہ مین ابو حنیفہ
کی مجلس مین آیا پس دیکھا مین نے اونکو کہ نماز صبح کی پڑھکر تعلیم علم حدیث کے لیے
بیٹھے ہین ظہر تک پھر عصر تک پھر مغرب تک پھر عشا تک تب مین نے اپنے جیمین
کہا کہ یہ آدمی تو تعلیم ہی مین مشغول ہے عبادت کے لیے کب فارغ ہوتا ہے
اس رات کو اسکی نگرانی کرونگا پس نگرانی کی مین نے پس جب سب لوگ عشا
پڑھکر چلے گئے امام نماز کے لیے کھڑے ہوے اور طلوع فجر تک نماز پڑھتے رہے
پھر بعد فجر کے اپنی منزل مین داخل ہوے اور کپڑا پہنکر نماز فجر کے لیے تشریف لائے
اور تاریخ ابن خلکان مین ہے فمثل ہذا الامام لایشک فی دینہ ولا فی ورعہ وتحفظہ
یعنے مثل اس امام کے نہین شک کیا جائیگا اوسکے دین اور پرہیز گاری اور تقوے
مین قال ابن المبارک قلت لسفیان الثوری یا عبد اللہ ما ابعد ابا حنیفۃ عن الغیبۃ
ما سمعتہ یغتاب عدوا لہ قط فقال ہو اعقل من ان یسلط علے حسناتہ ما یذہبہا ابن
مبارک فرماتے ہین کہ مین نے سفیان ثوری سے کہا اے عبد اللہ دیکھو تو ابو حنیفہ
غیبت سے کسقدر بچتے ہین کبھی مین نے اونکو کسی اپنے دشمن کی غیبت کرتے
ہوے نہین سنا تب سفیان ثوری نے کہا ابو حنیفہ بہت ہشیار ہین اس امر سے
کہ اپنی نیکیون پر ایسی شے مسلط کردین کہ اونکو غارت کردے یعنے غیبت
وروی انہ حج خمسا وخمسین حجۃ وانہ صلی صلوۃ الفجر بوضوء العشاء اربعین سنۃ
اور مروی ہے کہ امام نے پچپن حج کیے ہین اور نماز فجر کی چالیس برس تک
عشا کے وضو سے پڑھی ہے وعن وکیع قال کان ابو حنیفۃ عظیم الامانۃ وکان
یوثر رضاء اللہ علی کل شئ ولو اخذتہ السیوف فی اللہ لاحتملہا اور وکیع سے
مروی ہے کہ ابو حنیفہ بڑے امانت دار تھے اور خوشنودی اللہ تعالے کی
کل چیز پر مقدم رکھتے تھے اور اگر راہ خدا اور اجراء شریعت مین اونپر تلوارین
پڑتین تو بے شک اوسکے متحمل ہوتے وعن قیس بن الربیع قال کان ابو حنیفۃ
ورعا فقیہا کثیر البر والصلۃ لکل لجأ الیہ کثیر الافضال علے اخوانہ وکان یبعث البضائع
الے بغداد فیشتری بہا الامتعۃ ویجلب الے الکوفۃ ویجمع الارباح من سنۃ
الے سنۃ فیشتری بہا حوائج الاشیاخ المحدثین واقواتہم وکسوتہم وما یحتاجون

الیہ ثم یعطیہم باقی الدنانیر من الارباح ویقول انفقوہا فی حوائجکم ولا تحمدوا الا
اللہ فانی ما اعطیتکم من مالی شیئا ولکن من فضل اللہ علی فیکم وہذہ ارباح
بضائعکم فانہ ہو اللہ مما یجرہ اللہ لکم علی یدے اور قیس بن ربیع سے مروی ہے
کہا کہ ابو حنیفہ بڑے متقی اور بڑے فقیہ تھے اور بہت نیکی کرنے والے تھے
اوس پر جو اونسے التجا کرے اور بہت احسان کرنے والے تھے اپنے بھائیون
پر اور بھیجتے تھے بضائع بغداد کیطرف اور خریدواتے تھے اوس سے اسباب
وغیرہ اور منگاتے تھے اوسکو کوفہ مین اور جمع کرتے تھے اوسکے منافع کو سال
بسال پھر خریدواتے تھے اوس سے اسباب ضروری مثل کپڑے اور کھانیکے
محدثین کے لیے اور جو کچھ باقی بچتا منافع کے اموال سے اونھین کو دیدیتے
تھے اور فرماتے تھے کہ تملوگ اسکو اپنے امور ضروری مین صرف کرو اور سوا خدا
کے کسیکا شکر نکرو اسلیے کہ مین نے تمکو اپنے مال سے کچھ نہین دیا بلکہ خدا کا فضل
ہے مجھپر تمہارے لیے اور یہ تمھین لوگون کے مال کا نفع ہے کہ میرے ذریعہ
سے تمکو اللہ تعالے پہونچاتا ہے وعن حفص بن حمزۃ القرشی قال کان ابو حنیفۃ
ربما مر بہ الرجل فیجلس الیہ بغیر قصد ولا مجالستہ فاذا قام سال عنہ فان کان بہ
حاجۃ وصلہ وان مرض عادہ حتے یجرہ الے مواصلتہ وکان اکرم الناس
مجالستہ اور حفص بن حمزہ قرشی سے مروی ہے کہ امام ابو حنیفہ کے پاس جب
کوئی شخص اگر اتفاقاً بلا ارادہ اونکے پاس بیٹھ جاتا وقت اوٹھنے کے امام
ابو حنیفہ اوسکا حال دریافت کرتے اور کمال حسن خلق کے ساتھ پیش آتے
اگر اوسکی کوئی حاجت ہوتی تو اوسکو پورا کردیتے اور اگر مریض ہوتا تو اوسکی
عیادت کرتے یہانتک کہ اوسکو کھینچتے اپنے مواصلت کیطرف اور آپ
ازحد خلیق تھے ازروے مجالست کے اور میزان شعرانی مین ہے وکان
شقیق البلخی یمدح ابا حنیفۃ ویثنے علیہ کثیرا ویقول علی رؤس الاشہاد فی
الملأ العظیم من مثل الامام ابی حنیفۃ فی الورع کان اذا اشتری احد منہ ثوبا
وخلط ثمنہ علی الغلۃ ثم ردہ علیہ یعطی صاحب الثوب جمیع الغلۃ التی عندہ ویقول
قد اختلطت دراہمک بدراہمی فخذ کلہا وسامحنک یا اخی دنیا و اخرے اور شقیق بلخی

امام ابوحنیفہ کی بہت تعریف کرتے تھے اور مجمع کثیر مین علانیہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ
کے مثل پرہیزگاری مین کون ہے اونکا یہ حال تھا کہ اگر اونسے کوئی کپڑا
خریدتا اور اوسکی قیمت آپ کے ڈھیر مین ملجاتی بعدہ وہ شخص کپڑے کو
واپس کرتا تو آپ تمام ڈھیر روپیہ کا اوسکو دیدیتے اور فرماتے کہ تیرا روپیہ میرے
روپیہ کے ساتھ خلط ملط ہوگیا تو کل ڈھیر لیجا مین نے تجھے معاف کردیا دیا
اور عقدنے مین اے بھائی دروے ابوجعفر الشیزاماری ایضا ان الامام اباحنیفہ
وکل وکیلا فی بیع ثیاب من خز وکان فیہ ثوب معیب فقال للوکیل لاتبع ہذا
الثوب حتے تبین علیہ فباعہ ونسی ان یبین علیہ وخلط ثمنہ علی ثمن لبقیۃ الثیاب
فلما اخبرہ الوکیل بذلک تصدق بثمن الثیاب کلہا علے الفقراء والمساکین ومحاویج
اہل الذمۃ اور روایت کی ابوجعفر شیزاماری نے کہ امام نے کپڑا فروخت کرنیکے
کے لیے ایک شخص کو وکیل کیا تھا اور اوس مین ایک کپڑا عیب ناک تھا اور
امام نے وکیل سے کہدیا کہ اس کپڑے کو فروخت نکرنا جبتک عیب بیان
نکرلینا اتفاقاً وکیلنے فراموشی سے بلا بیان عیب کے کپڑا فروخت کرڈالا اور
سب کپڑون مین اوسکی قیمت ملادی جب امام سے یہ حال بیان کیا
آپ نے تمام کپڑون کی قیمت کو غربا اور مساکین اور ذمی محتاجون پر صدقہ
کردیا وعن شقیق البلخی ان الامام اباحنیفۃ لایجلس فی ظل جدار غریمہ ویقول
ان لی عندہ قرضا وکل قرض جر نفعا فہو ربا وجلوسی فی ظل جدارہ انتفاع
لی بظل جدارہ اور شقیق بلخی سے روایت ہے کہ ابوحنیفہ اپنے قرضدار کے
سایہ دیوار کے نیچے نہین بیٹھتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ میرا مقروض ہے اور
جو قرض سے نفع حاصل کرے وہ سود ہے اور میرا بیٹھنا اوسکے سایہ دیوار مین
نفع ہے پس یہ بھی سود کے حکم مین ہے وروی الخطیب باسنادہ عن عبداللہ
بن عمرو الرقی قال کلم ابن ہبیرۃ اباحنیفۃ ان یلی قضاء الکوفۃ فابی علیہ فضربہ
مائۃ سوط وعشرۃ اسواط فی کل یوم عشرۃ اسواط ہو علی الامتناع فلما رأے
ذلک خلی سبیلہ وکان ابن ہبیرۃ عاملا علی العراق فی زمان بنی امیۃ اور روا
کی خطیب نے اپنی سندسے عبداللہ بن عمرو رقی سے کہا انھون نے کہ ابن ہبیرہ

جو بنی امیہ کیطرف سے بلاد عراق مین حاکم تھا امام ابو حنیفہ کو عہدہ قضا سپرد کرنیکا
ارادہ کیا امام نے بوجہ کمال احتیاط اوس سے انکار کیا ابن ہبیرہ نے ایک سو دس
تازیانے ابو حنیفہ کو مارے اور ہر روز دس تازیانے مارتا تھا مگر امام نے قبول نہ کیا
پس انھون نے چھوڑ دیا وعن الربیع بن عاصم قال ارسلنی یزید بن عمرو بن ہبیرۃ
فقدمت علیہ بابی حنیفۃ فارادہ علی بیت المال فابی فضربہ اسواطا اور روایت
ہے ربیع بن عاصم سے کہا کہ مجھکو یزید بن عمر بن ہبیرہ نے بھیجا پس مین ابو حنیفہ کو
اوسکے نزدیک لایا تب اوسنے چاہا کہ بیت المال پر اونکو مقرر کرے امام نے
نہ مانا تب اوسنے چند تازیانے امام کو مارے وعن اسماعیل بن سالم البغدادی
قال اکرہ ابو حنیفہ علی الدخول فی القضاء فلم یقبل وکان احمد بن حنبل اذا ذکر ذلک
بکی وترحم علی ابی حنیفۃ اور روایت ہے اسمعیل بن سالم بغدادی سے کہا کہ قضا کے
لیے ابو حنیفہ مجبور کیے گئے پس آپ نے قبول نہ کیا اور امام احمد بن حنبل جب یہ
واقعہ یاد کرتے ابو حنیفہ پر روتے اور رحم کھاتے وباسنادہ الی بشر بن الولید
الکندی قال اشخص المنصور ابو جعفر امیر المومنین ابا حنیفۃ یعنے من الکوفۃ الی بغداد
فارادہ ان یولیہ القضاء فابی فحلف علیہ لیفعلن فحلف ابو حنیفہ ان لا یفعل فحلف المنصور
لیفعلن فحلف ابو حنیفہ ان لا یفعل فقال الربیع الحاجب الا تری امیر المومنین یحلف
فقال ابو حنیفہ امیر المومنین علی کفارۃ ایمانہ اقدر منی علی کفارۃ ایمانی فامر بہ الی
الحبس فی الوقت والصحیح انہ توفی وہو فی السجن اور روایت کی خطیب نے بشر
بن کندی سے کہ بلایا سلطان زمان ابو جعفر منصور نے ابو حنیفہ کو کوفہ سے بغداد
مین اور چاہا کہ اونکو قاضی مقرر کرے پس امام نے انکار کیا تب منصور نے
قسم کھائی کہ ضرور ہم تمکو قاضی مقرر کرینگے اور امام نے قسم کھائی کہ ہم ہرگز نہین
قبول کرینگے پھر منصور نے قسم کھائی اور پھر امام نے اوسکے برعکس قسم کھائی پس
ربیع دربان نے کہا کہ آپ نہین دیکھتے کہ امیر المومنین قسم کھاتا ہے امام نے جواب
دیا کہ امیر المومنین مجھسے زیادہ ادائے کفارہ پر قادر ہے تب اوسی وقت منصور
نے قیدخانہ مین محبوس کیا اور قول صحیح یہی ہے کہ امام اعظم نے قیدخانہ مین
انتقال کیا وباسنادہ الی مغیث قال قال خارجۃ بن بدیل دعا ابو جعفر ابا حنیفۃ

اے القضاء فابی علیہ فحبسہ ثم دعا بہ فقال اترغب عما نحن فیہ فقال اصلح اللہ امیر المؤمنین
لا اصلح للقضاء فقال لہ کذبت ثم عرض علیہ الثانیۃ فقال ابو حنیفۃ قد حکم علی امیر المؤمنین
انی لا اصلح للقضاء لان نسبنی الی الکذب فان کنت کاذبا فلا اصلح وان کنت صادقا
فقد اخبرت امیر المؤمنین انی لا اصلح للقضاء فردہ الی الحبس یعنے روایت کی خطیب
نے معتب سے کہا انھون نے کہ خارجہ بن بدیل فرماتے تھے کہ ابو جعفر نے ابو حنیفہ
کو بلایا قضا کے لیے پس آپ نے انکار کیا تب آپ کو اوسنے محبوس کیا پھر ایک روز
بلایا اور کہا کہ کیا تم انکار کرتے ہو ہمارے حکم سے تب امام نے کہا کہ مین اس قابل
نہین پس کہا ابو جعفر نے تم جھوٹے ہو تب ابو حنیفہ نے کہا کہ آپ ہی کے کلام سے
ثابت ہو گیا کہ مین قابل قضا نہین ہون کیونکہ آپ نے مجھکو جھوٹا فرمایا پس اگر واقع
مین مین جھوٹا ہون تو قابلیت قضا کی نہین رکھتا ہون کیونکہ جھوٹا قاضی نہین ہو سکتا
اور اگر سچا ہون تو پہلے ہی آپ سے کہہ چکا ہون کہ مین قابل قضا کے نہین وباسنادہ
الی الربیع بن یونس قال رایت امیر المؤمنین المنصور ینازل ابا حنیفۃ فی امر القضاء
وھو یقول اتق اللہ ولا ترع فی امانتک الا من یخاف اللہ فقال لہ کذبت انت تصلح
فقال قد حکمت لی علی نفسک کیف یحل لک ان تولی قاضیا علی امانتک وھو کذاب
کہا خطیب نے بسند ربیع بن یونس کے کہا انھون نے دیکھا مین نے امیر المؤمنین منصور
کو کہ نازل کرتے تھے ابو حنیفہ کو قضا کے لیے اور امام کہتے تھے خدا سے ڈر اور
قاضی نکر مگر اوسکو کہ خدا سے ڈرتا ہو تب منصور نے کہا کہ تم جھوٹے ہو بے شک
قابل قضا کے ہو تب امام نے کہا کہ خود آپ نے میری ڈگری کر دی بھلا کب
جائز ہے کہ جھوٹے کو آپ قاضی مقرر کیجیے وعن سہل بن مزاحم قال بذلت
الدنیا لابی حنیفۃ فلم یردھا وضرب علیھا بالسیاط فلم یقبلھا اور سہل بن مزاحم سے
مروی ہے کہ دنیا ابو حنیفہ کے لیے متوجہ کی گئی پس آپ نے اوسکو نہ چاہا اور
کوڑے لگائے گئے دنیا کے لیے تب بھی آپ نے قبول نہ کیا وعن وکیع قال
کان ابو حنیفۃ جعل علی نفسہ ان لا یحلف باللہ فی عرض کلامہ الا تصدق بدرہم
فحلف فتصدق ثم جعلہ علے نفسہ ان حلف ان یتصدق بدینار فکان اذا حلف
فی عرض الکلام تصدق بدینار وکان اذا انفق علی عیالہ نفقۃ تصدق بمثلھا

وکان اذا اکتسی ثوبا جدیدا کسی بقدر ثمنہ الشیوخ العلماء وکان اذا وضع بین یدیہ الطعام اخذ منہ ضعف ما یاکل فجعلہ علے الخبز ثم یعطیہ لفقیر اور روایت ہے وکیع سے کہ ابو حنیفہ بسبب کمال احتیاط کے سچی قسم بھی نہین کھاتے تھے اور انھون نے نذر کر لی تھی کہ اگر مین اثناء گفتگو مین قسم کھاؤن تو مین ایک درم صدقہ کرونگا پس اتفاقاً قسم کھا گئے تو ایک درم صدقہ کیا پھر نذر کی کہ اگر اب قسم کھاؤن تو ایک دینار صدقہ کرونگا پس اگر کبھی قسم کھا جاتے تو ایک دینار صدقہ کرتے اور جب اپنے اہل وعیال پر نفقہ صرف کرتے تو اوسیقدر صدقہ بھی کرتے اور جب کبھی نیا کپڑا پہنتے تو بقدر قیمت اوسکے علما کو پہناتے اور جب اپنے سامنے کھانا رکھتے تو اوسکے دو چند روٹی پر رکھکر فقیر کو دیدیتے اور احیاء العلوم مین ہے حاصل مضمون اوسکا یہ ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رح بھی عابد اور زاہد اور خداے تعالے کے عارف اور اوس سے ڈرنیوالے اور اپنے علم سے اوسکی رضا کے خواہان تھے آپ کی عبادت اس روایت سے معلوم ہوتی ہے جو ابن مبارک سے مروی ہے آپ صاحب مروت تھے اور نماز بہت پڑھتے تھے اور حماد بن ابی سلیمان روایت کرتے ہین کہ آپ تمام شب عبادت کرتے تھے اور روایت یون ہے کہ آپ نصف شب عبادت کیا کرتے تھے ایک روز آپ چلے جاتے تھے ایک شخص نے آپکی طرف اشارہ کیا دوسرے نے کہا یہ وہ ہین جو تمام شب عبادت کرتے ہین اوس روز کے بعد سے پھر امام صاحب نے تمام شب عبادت کرنی شروع کر دی اور فرمایا مجھکو خداے تعالے سے شرم آتی ہے کہ اوسکی عبادت جتنی مین نہین کرتا اوسقدر لوگ مجھ مین بتاوین اور آپ کا زہد ان روایتون سے ثابت ہے کہ ربیع بن عاصم کہتے ہین کہ مجھکو یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے بھیجا مین حضرت امام ابو حنیفہ رح کو اوسکے سامنے لیگیا اوسنے چاہا کہ آپ بیت المال کے حاکم ہون آپ نے انکار کیا اوسنے آپ کو بیس کوڑے مارے اب دیکھو حکومت سے کیسے انکار کیا اور مار کو برداشت فرمایا اور محمد بن شجاع آپ کے بعض شاگردون سے روایت کرتے ہین کہ آپ سے کسی نے کہا کہ آپکے لیے امیر المومنین

ابو جعفر منصور نے دس ہزار درم دینے کو کہا ہے آپ راضی نہوے اور
جب وہ دن ہوا جسمین توقع اوس مال کے آنے کی تھی آپ نے صبح کی نماز
پڑھی اور منھ لپیٹ لیا اور کسی سے کچھ کلام نکیا پھر حسن بن قحطبہ کا قاصد وہ
مال لیکر آپ کے پاس آیا آپ اوس سے کچھ نبولے بعض حاضرین نے کہا کہ
آپ ہمسے بھی ایک آدھ بات کبھی کرتے ہاین یعنے آپکی عادت ایسی ہی ہے
اس مال کو تم اس تھیلی مین مکان کے گوشے مین رکھدو پھر مدت کے بعد
امام صاحب نے اپنے سب اثاث البیت کی وصیت کی اور اپنی لڑکی سے کہا
کہ جب مین مرجاؤن اور مجھکو دفن کرچکو تو اس تھیلی کو حسن بن قحطبہ کے
پاس لیجانا اور کہنا کہ یہ تمھاری وہ امانت ہے جو تمنے ابو حنیفہ کو سپرد کی تھی
آپ کی صاحبزادی نے وصیت کے بموجب تعمیل کی حسن نے فرمایا رحمت ہو خدا
کی تیرے باپ پر اسلیے کہ وہ اپنے دین پر نہایت حریص تھے اور شریک نخعی
کہتے ہین کہ امام اعظم رح سکوت بہت رکھتے تھے اور ہمیشہ فکر مین مستغرق
رہتے لوگون سے کلام کم کرتے تو یہ امور صاف دلیل ہین باطن کے علم اور
دینی مہمات مین مشغول رہنے کے اسلیے کہ جسکو سکوت اور زہد عنایت ہوا
اوسکو علم کامل عطا ہوا انتہی ملخصاً الغرض امام والا مقام کے مناقب حد سے
زیادہ ہین اگر تھوڑے تھوڑے تعریفین بھی لکھی جائین دفتر طویل الذیل ہوجاے اب
چند حکایتین آپ کی کرامت اور خرق عادت کی لکھی جاتی ہین یہ بھی قابل دید و شنید
ہین تاریخ خطیب بغدادی وغیرہ مین ہے کہ امام ابو حنیفہ نے خواب دیکھا گویا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کھودتے ہین اور اونکی ہڈیان اونکے
سینہ مبارک پر جمع کرتے ہین تب ایک شخص کو محمد بن سیرین کے پاس تعبیر پوچھنے
کے لیے بھیجا بعد سوال کے ابن سیرین نے کہا جسنے یہ خواب دیکھا ہے ایسا علم
ظاہر کریگا کہ اوسکے پہلے ویسا کوئی نکیا ہوگا فائدہ صداقت اسکی اظہر
من الشمس ہے کہ آپ نے علم فقہ کو ایسا پھیلایا اور فقہ مین وہ کمال حاصل کیا
کہ پہلے اونکا ثانی کوئی نہوا اور رد المحتار مین ہے قال انی لاتبرک بابی حنیفۃ

واجی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین وسالت اللہ تعالے

عنہ عند قبرہ فتقضی سریعا یعنے امام شافعی فرماتے تھے کہ مین امام ابوحنیفہ سے
برکت لیتا ہون اور اونکی قبر کے پاس آتا ہون اور جب مجھے کوئی حاجت پیش
آتی ہے دو رکعت نماز پڑھکر اونکی قبر کے نزدیک اللہ تعالے سے دعا کرتا ہون
تب میری حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے اور در مختار مین ہے کہ امام ابوحنیفہ نے
عشا کے وضو سے چالیس برس تک فجر کی نماز پڑھی اور خدا کو خواب مین سو مرتبہ

حکایت سوم

دیکھا اور آپ نے پچپن مرتبہ حج کیے اور حج اخیر کا یہ واقعہ ہے کہ کعبہ کے دربان
سے اجازت چاہی تاکہ شب کو اندر کعبہ کے داخل ہون پس داخل ہوے
کعبہ مین اور دو ستون کے درمیان داہنے پاؤن پر کھڑے ہوے اور بایان
پیر داہنے پیر کی پشت پر رکھکر نصف قرآن پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرکے بائین
پاؤن پر کھڑے ہوے اور داہنا پیر بائین کی پشت پر رکھکر نصف قرآن ختم کیے
پھر جب سلام پھیرا روئے اور مناجات کی اور فرمایا الٰہی ما عبدک ہذا العبد الضعیف
حق عبادتک لکن عرفک حق معرفتک فہب نقصان خدمتہ لکمال معرفتہ یعنے اے
خدا اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت بخوبی نکی البتہ تجھکو بخوبی پہچانا پس
بطفیل کمال معرفت کے اوسکے نقصان خدمت کو بخشدے اوسوقت ہاتف
غیب نے خانہ کعبہ کیطرف سے آواز دی یا اباحنیفہ قد عرفتنا حق المعرفۃ وخدمتنا
فاحسنت الخدمۃ وقد غفرنا لک ولمن اتبعک ممن کان علی مذہبک الی یوم القیامۃ
یعنے اے ابوحنیفہ تمنے مجھے بخوبی پہچانا اور تمنے میری خدمت بخوبی کی اور ہمنے
تمکو اور اون لوگون کو جو تمھارے مذہب پر ہون تا روز قیامت بخشدیا اور

حکایت چہارم

رد المحتار مین ہے ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ مین نے خدا کو ننانوے مرتبہ دیکھا
تب اپنے جی مین کہا کہ اگر اللہ تعالے کو اور ایک مرتبہ دیکھونگا تو پوچھونگا کہ اے
اللہ تعالی تیرے بندے قیامت کو تیرے عذاب سے کیونکر نجات پائینگے کہا ابوحنیفہ
نے کہ پھر مین نے خدا کو دیکھا تب مین نے پوچھا کہ اے اللہ تعالے تیرے بندے
قیامت کو تیرے عذاب سے کیونکر نجات پائینگے تب اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو کوئی
اس دعا کو صبح اور شام پڑھا کرے وہ عذاب سے نجات پائیگا۔ سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ
الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ

بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی ماءٍ جمد سبحان من خلق الخلق
و احصاهم عدد سبحان من قسم الرزق ولم ینس احد سبحان الذی لم
یتخذ صاحبة ولا ولد سبحان الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد

حکایت پنجم

اور میزان شعرانی مین ہے وبلغ الامام اباحنیفة انہم قالوا للخلیفة قد فتشنا العلماء فما وجدنا احدا افقہ ولا اورع من الامام ابی حنیفة ویلیہ السفیان الثوری وصلة بن اشیم وشریک فقال الامام انا اخمن لکم تخمینا اما انا فاضرب واحبس ولا ارے واما سفیان فیہرب واما صلة بن اشیم فیتحامق ویتخاص واما شریک فیقع وکان الامر کما قال الامام فان سفیان لبس ثیاب الفتیان واخذ بیدہ عصا وخرج الی بلاد الیمن فلم یعرفہ احد حین خرج واما شریک فتولے واما صلة فدخل علی الخلیفة وقال لہ کم عندک من الحمیر والبراذین والیش طبخت الیوم فقال الخلیفة اخرجوہ عنی ہذا المجنون یعنے خبر پہونچی امام ابو حنیفہ کو کہ لوگون نے خلیفہ سے کہا ہے کہ ہمنے تمام علما کی جستجو اور تحقیق کی مگر ابوحنیفہ سے فقیہ اور پرہیزگار زیادہ کسیکو نہ پایا اور اونہین کے قریب ہین علم مین سفیان ثوری اور صلہ بن اشیم اور شریک تب امام اعظم نے فرمایا کہ مین تخمینہ کرتا ہون یاد رکھو مین تو مارا جاؤنگا اور محبوس ہونگا مگر قضا قبول نہ کرونگا اور سفیان بھاگ نکلیگا اور صلہ بن اشیم احمق بنکر چھوٹ جائیگا اور شریک پھنس جائیگا پس ویسا ہی ہوا جیسا کہ امام نے فرمایا تھا کیونکہ سفیان تو کپڑا جوانون کا پہنکر ہاتھ مین عصا لیے ہوے یمن کیطرف چلے گئے اور اونکو کسی نے نہین پہچانا اور شریک تو قضا قبول کرلیا اور صلہ تو خلیفہ کے نزدیک جا کر کہنے لگے آپکے پاس گدھے اور اونٹ کسقدر ہین اور آپ نے آج کیا پکایا تھا تب خلیفہ نے کہا یہانسے اسکو نکالو یہ تو باولا ہے

حکایت ششم

اور یہ بھی میزان شعرانی مین ہے عبدالوہاب شعرانی علی خواص سے نقل کرتے ہین کہ امام اعظم اہل کشف سے تھے جب کسی کے وضو کا غسالہ دیکھتے تو جو گناہ متوضی کے اوسکے غسالہ مین زائل ہوتے آپ بعینہ پہچان لیتے یہانتک کہ غسالہ کبائر کا صغائر سے اور غسالہ صغائر کا مکروہات سے اور غسالہ مکروہات کا خلاف اولی سے مثل شئے مجسم کے تمیز کر لیتے اور یہ بھی علی خواص سے

فرمایا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی کہ کوفہ کی جامع مسجد مین وضو کرنے کی جگہ امام اعظم
گئے تو ایک جوان کو وضو کرتے ہوئے پایا پھر اوسکے غسالہ وضو کو دیکھکر فرمایا
اے عزیز مان باپ کے نافرمانے سے توبہ کر تب اونھون نے کہا کہ مین نے توبہ
کی اس گناہ سے اور دوسرے شخص کا غسالہ دیکھکر فرمایا اے بھائی زنا سے
توبہ کر تب انھون نے کہا کہ مین نے اس گناہ سے توبہ کی اور ایک شخص کے
غسالہ کو دیکھکر فرمایا اے بھائی شراب نوشی اور راگ سے توبہ کر تب انھون
نے کہا کہ مین نے توبہ کی اس سے پس یہ امور اونکے نزدیک صاف صاف
محسوس تھے پھر علی خواص فرماتے ہین کہ مجھکو خبر پہونچی کہ انھون نے اللہ تعالے
سے سوال کیا کہ یہ کشف مجھسے اے اللہ زائل کردے کیونکہ اس مین لوگون
کے گناہ اور برائی سے آگاہی ہوتی ہے پس اللہ تعالے نے اونکا کشف
زائل کردیا انتہی مترجما اگر کوئی یہ شبہ ظاہر کرے کہ وضو سے صغائر زائل ہوتے
ہین نہ کبائر چنانچہ احادیث نبوی اسپر دال ہین تو اوسکے جواب مین کہنا
چاہیے کہ بر تقدیر نہونے صغائر کے کبائر مین بھی تخفیف ہوتی ہے چنانچہ
نووی شارح مسلم نے لکھا ہے وان صادف کبیرۃ اوکبائر ولم یصادف صغیرۃ
رجونا ان یخفف من الکبائر واللہ اعلم وکذا فی اشعۃ اللمعات پس ممکن ہے
کہ مانحن فیہ مین بھی تخفیف کبائر تھی اور امام نے اپنی صفائی قلب سے
مکاشفۃً اوس مذنب کا پورا حال معلوم کرلیا ہو اور تاریخ ابن خلکان مین ہے
کہ یزید بن کمیت کہتے تھے کہ ابو حنیفہ اللہ تعالے سے ازحد خائف تھے چنانچہ
ایک مرتبہ کا یہ واقعہ ہے کہ علی بن حسین موذن نے ایک شب کو نماز عشا مین
سورہ اذا زلزلت الارض پڑھی اور ابو حنیفہ بھی اوس نماز مین شریک تھے
جب نماز ہو گئی اور سب لوگ چلے گئے تو مین نے ابو حنیفہ کیطرف خیال کیا تو کیا
دیکھتا ہون کہ وہ متفکر بیٹھے سانس لیتے ہین تب مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین
چلا جاؤن تو بہتر ہے تاکہ میرے سبب سے انکا کچھ خلل نہو تب مین اٹھکر چلا آیا
اور قندیل وہین چھوڑدی اور اوس مین تیل بہت تھوڑا تھا بعد اوسکے مین
صبح صادق کے وقت آیا تو کیا دیکھتا ہون کہ ابو حنیفہ کھڑے ہوکر داڑھی

دیکھو بنت نقصم

پنی پکڑے ہوے نہایت خشوع سے یہ فرماتے ہین یامن یجزی بمثقال ذرۃ خیر
خیرا و یامن یجزی بمثقال ذرۃ شر اشرا اجر النعمان عبدک من النار وممایقرب
منہا من السوء وادخلہ فے سعۃ رحمتک یزید بن کمیت کہتے ہین کہ مین نے صبح کی
اذان کہی اور قندیل خوب روشن تھی اور ابو حنیفہ کھڑے ہو کر وہی دعا پڑھتے
تھے جب مین اونکے نزدیک گیا تب پوچھا کیا قندیل لوگے تب مین نے کہا کہ
صبح کی اذان مین نے کہدی یعنے صبح ہو گئی تب امام نے فرمایا جو کچھ تمنے دیکھا
ہے کسی سے مت کہنا اور دو رکعت سنت فجر کی پڑھکر بیٹھے یہان تک
کہ مین نے اقامت کہی اور آپ نے عشا ہی کے وضو سے فجر ادا کی انتہی مترجما
حکایت ہشتم اور یہ بھی اوسی مین ہے ابو بکر خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد مین یہ حکایت
لکھی ہے کہ امام ابو یوسف فرماتے تھے کہ مین علم حدیث اور فقہ کا شائق تھا
مگر محض مفلس اور آشفتہ حال تھا ایکروز مین امام اعظم کی مجلس مین بیٹھا تھا
کہ میرے والد آئے مین اونکے ہمراہ وہان سے چلا آیا میرے والد نے کہا کہ اے
فرزند عزیز ابو حنیفہ کے ساتھ اپنا پیر تو نہ پھیلا کیونکہ اونکی روٹی پکی ہوئی تیار
ہے اور تو اپنی معاش کا محتاج ہے تب مین نے بموجب حکم والد کے تحصیل
علم مین کمی کردی اوسوقت مجھکو ابو حنیفہ نے تلاش کی اور لوگون سے دریافت
کی کہ وہ کہان ہے اور کیون نہین آتا تب پھر مین اونکی مجلس مین حاضر ہونے
لگا جب پہلے دن مین ذری دیر سے گیا پوچھا تم کس کام مین رہتے ہو مین نے کہا
کہ اپنے والد کی اطاعت اور فکر معاش مین سرگشتہ رہتا ہون اور بیٹھا رہا جب سب
لوگ چلے گئے مجھے ایک تھیلی درم سے بھری ہوئی عنایت فرمائیے اور کہا کہ اسکو
اپنے صرف مین لاؤ جب کھولکر مین نے اوسکو دیکھا تو اوس مین سو درم تھے
اور فرمایا حلقہ درس مین روزمرہ آیا کرو اور جب یہ دراہم ختم ہوجائین تو ہمکو
خبر کرنا پس مین حلقہ مین شامل ہوا جب تھوڑی مدت گذری پھر سو درم عنایت
فرمائے پھر برابر میری خبر گیری کرنے لگے حالانکہ کبھی مین نے درمون کے ختم
ہونے کی اونکو خبر نکی گویا کہ غیب سے یا کشف سے درمون کے ختم ہونے کی
اطلاع ہو جاتی تھی یہانتک آپنے میری خبر گیری کی کہ مین غنی اور متمول ہوگیا

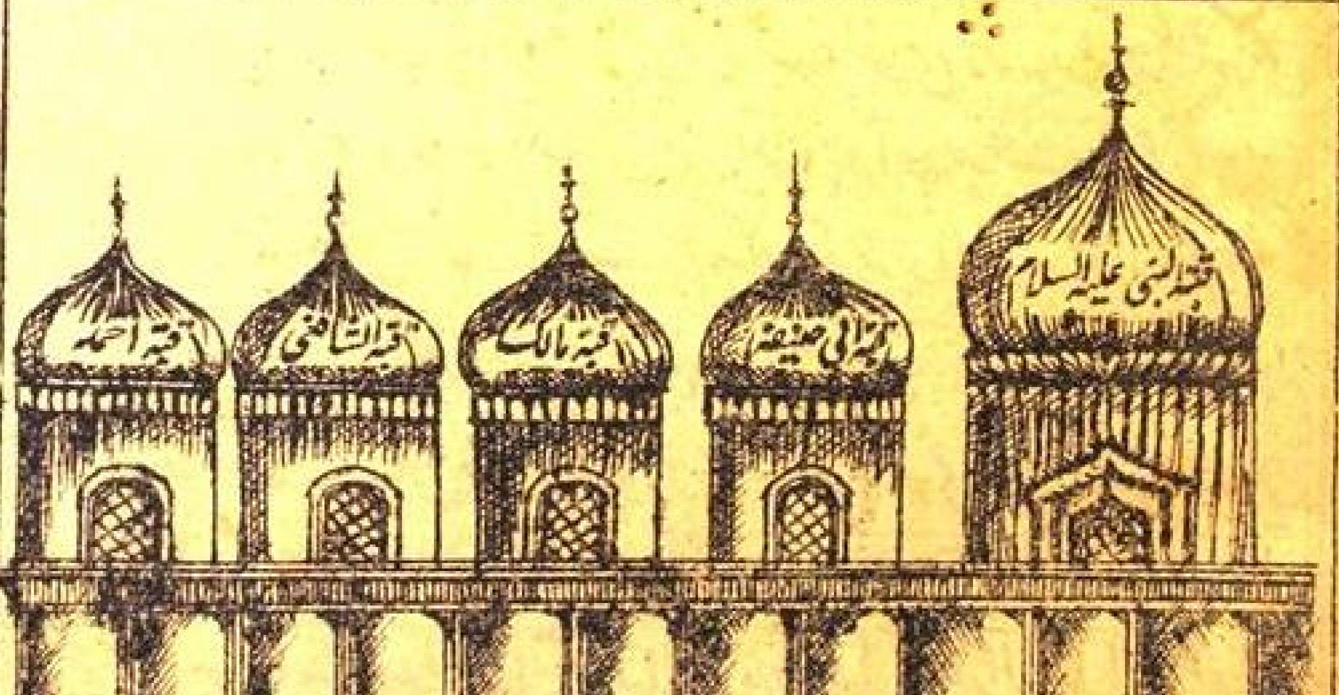
حکایت نہم

اور خطیب نے یہ حکایت بھی لکھی ہے کہ امام ابو یوسف کے بچپن مین اونکے والد قضا کر گئے تھے اور اونکی ماں موجود تھین وہ علم سیکھنے سے مانع تھین اور امام ابو حنیفہ کے حلقے مین آنے سے اونکو روکتی تھین چنانچہ خطیب نے بالسند متصل علی بن جعد سے روایت کی ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھسے قاضی ابو یوسف نے بیان کیا کہ میرے والد مجھے صغیر السن مین چھوڑ کر قضا کر گئے اور میری ماں موجود تھی مجھکو ایک دھوبی کے پاس بغرض خدمت بٹھا دیا اور مین دھوبی کو چھوڑ کر امام اعظم کے حلقہ مین آبیٹھتا تھا اور علم سیکھتا تھا اور میری ماں میرے پیچھے حلقہ تک چلے آتے اور میرا ہاتھ پکڑ کر پھیر دھوبی کے پاس لیجاتے اور ابو حنیفہ میرا حاضر ہونا اور شوق علم برابر دیکھا کرتے جب میری ماں نے میرا یہ حال مدت تک دیکھا اور میرا بھاگنا دھوبی کے پاس سے بہت ہوا تب ابو حنیفہ سے کہا کہ اس لڑکے کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کے حلقہ کے سوا کہین ٹھہرتا ہی نہین یہ لڑکا یتیم ہے اور محض مفلس ہے مین چرخہ کاتکر اسکو پالتی ہون اور چاہتی ہون کہ وہی چار پیسے کام کرکے حاصل کرے تاکہ اسکو راحت ہو اوسوقت امام نے فرمایا اے نیک بخت بی بی تو چلی جا اور یاد رکھ یہ وہ علم سیکھتا ہے کہ جس سے فالودہ روغن پستہ سے کھائیگا پس میری ماں یہ کہتی ہوئی کہ تو بڈھا ہے اور تو بہک گیا اور تیری عقل جاتی رہی وہان سے واپس آئی اور مین علم سیکھنے لگا یہانتک کہ بذریعہ علم کے مین درجہ قضا تک پہونچا اور ہارون رشید کے ساتھ ہمنشینی کرتا تھا اور اوسی کے ہمراہ ایک ہی دسترخوان پر کھاتا تھا اتفاقاً ایک روز دسترخوان پر فالودہ آیا ہارون رشید نے کہا کہ کھائیے اے یوسف ایسا کھانا نفیس ہر روز میرے لیے نہین تیار ہوتا تب مین نے پوچھا اے امیر المومنین یہ کیا ہے ہارون رشید نے کہا کہ یہ فالودہ اور روغن پستہ ہے پس مین بیساختہ ہنس پڑا تب ہارون رشید نے کہا کہ آپ کیون ہنسے مین نے کہا خیر ہے کچھ نہین خدا آپ کو سلامت رکھے ہارون رشید نے کہا نہین سچ بتلائیے الغرض جسقدر مین ٹال مٹول کرتا تھا اوسیقدر ہارون رشید اصرار کرتا تھا تب مجبور ہو کر مین نے اول سے آخر تک اپنا قصہ بیان کیا تب ہارون رشید یہ سنکر بہت متعجب ہوا اور کہا بخدا علم وہ جوہر ہے کہ دین دنیا دونون مین نفع

دیتا ہے اور ابو حنیفہ پر بہت رحم کھا کر کہا کہ وہ ایسے عاقل تھے کہ اپنی عقل کی آنکھوں سے وہ چیز دیکھتے تھے جو کہ ان آنکھونسے نہیں دیکھنے مین آتے اور

حکایت دہم

اسمعیل بن حماد ابن ابی حنیفہ سے مروی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے پڑوس مین ایک چکی والا رافضی تھا اور اوسکے دو خچر تھے ایک کا نام ابوبکر رکھا تھا اور دوسرے کا نام عمر اتفاقاً ایک رات کو ایک خچر نے اوس رافضی کو ایسی لات ماری کہ اوسکو جان سے ہلاک کردیا جب میرے جد بزرگ ابوحنیفہ کو خبر ہوئی تب آپ نے فرمایا میرے خیال مین آتا ہے کہ جسکا نام عمر رکھا تھا اوسی نے اوس رافضی کی جان لی ہوگی ذرا دیکھو تو جب لوگ دیکھنے گئے تو واقعی ویسا ہی پایا جیسا آپ نے فرمایا تھا انتہی مترجما علاوہ اسکے بہت سے قصص اور حکایات امام والا مقام کے ہین کہ اس مختصر رسالہ مین اونکی گنجائش نہین امام صاحب کی مدح جسکو بخوبی دیکھنا ہو میزان شعرانی مین دیکھے کہ صاحب میزان نے آپ کی کسقدر تعریف کی ہے اور فصل اشلہ مین دیگر ائمہ پر آپ کو ہر جگہ مقدم کیا ہے چنانچہ ائمہ مجتہدین کے جو قبے بناے ہین اوسکی شکل یہ ہے



دیکھیے صاحب میزان کے نزدیک امام کا کسقدر مرتبہ ہے کہ آپ کا قبہ سب سے مقدم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متصل بنایا ہے اور خوبی تو یہ ہے

کہ یہ قبے محض اندازاور قیاس سے نہین بناے ہین بلکہ مکاشفہ سے ملاحظہ
کرکے یہ ترتیب تحریر فرماے ہین چنانچہ وہ خود فرماتے ہین دمارسمت
ہذہ القباب بعقلی وانما رسمتہا علی صورۃ ما رایتہا فی الجنۃ فی بعض الوقائع فالحمد
للہ رب العالمین یعنے مین نے یہ قبے محض اپنی عقل سے نہین لکھے ہین بلکہ بعض
وقائع مین جس صورت پر جنت مین مین نے دیکھے تھے ویسے ہی بناے ہین پس
خدا کے لیے حمد ہے الغرض امام اعظم ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے معجزات سے تھے اور آپ زہد ورع احتیاط علم ظاہری اور باطنی مین طاق
تھے کوئی اہل حق انصاف پسند سلف سے خلف تک ایسا نہین جو آپ کا مداح
نہو بجز حاسد کے کہ ہمیشہ سے بمصداق وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوہ کے
اس تجلی سے محروم رہے اور اس فضل سے ناکامیاب وہل ہذا الا الخسران مبین
تنبیہ چونکہ بعض لوگ ازراہ تعصب اور بعض بوجہ عدم تحقیق یہ گمان کرتے ہین
کہ کثرت عبادت جسقدر امام نے کی ہے امر نامشروع اور بدعت اور خلاف
سنت ہے لہذا بطور اختصار ہم بدعت کی تحقیق کرکے یہ امر ثابت کردیتے
ہین کہ کثرت عبادت بدعت ضلالہ سے نہین ہے بلکہ امر مشروع ہے تحقیق بدعت
پوشیدہ نرہے کہ بدعت کی دو قسم ہین بدعت لغوی اور بدعت شرعی
بدعت لغوی وہ ہے جو عادۃً یا عبادۃً نئی بات ہو اور بدعت شرعی وہ ہے
کہ بعد زمانہ صحابہ بدون اجازت شارع کے جو کہ نہ قولا ہو نہ فعلا اور نہ صراحۃً
ہو نہ اشارۃً کوئی بات عبادت مین زیادہ یا کم کیجاے اور حدیث مین جو وارد
ہے کل بدعۃ ضلالۃ اوس سے یہی مراد ہے نہ معنی لغوی اور سعد الدین
تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے ہین البدعۃ المذمومۃ ہو المحدث فی الدین
من غیر ان یکون فی عہد الصحابۃ والتابعین ولا دل علیہ الدلیل الشرعی یعنے
بدعت مذمومہ وہ ہے جو دین مین کوئی نئی بات پیدا کیجاے اسطرح کہ
زمانہ صحابہ اور تابعین مین اوسکا وجود نہو اور نہ اوس پر کوئی دلیل شرعی قائم
ہوا اور یہ بھی شرح مقاصد مین ہے ومن الجہلۃ من یجعل کل امر لم یکن فی
زمن الصحابۃ بدعۃ مذمومۃ وان لم یکن دلیل علی قبحہ یعنے بعض جاہل ایسے ہین

کہ جو کام زمانہ صحابہ مین نہ تھا اوسکو بدعت جانتے ہین اگرچہ اوسکے قبح پر کوئی دلیل
قائم نہو اور مفاتیح الجنان شرح شرعۃ الاسلام مین ہے المراد ان کل بدعۃ
فی الدین کانت علی خلاف مناہجہم وطریقتہم فہو ضلالۃ والا فقد حققوا من البدع
ما ہی حسنۃ مقبولۃ کالاشتغال بالعلوم الشرعیۃ وتدوینہا ومنہا ما ہی سیئۃ مردودۃ
وہی ما احدث بعدہم علی خلاف مناہجہم بحیث لو اطلعوا علیہ لانکروہ یعنے
یہ مراد ہے کہ جو بدعت خلاف طریقہ خلفاء راشدین اور تابعین اور تبع تابعین
کے ہے وہ البتہ ضلالت ہے ورنہ لوگون نے تحقیق ثابت کیا ہے کہ بعض
بدعت حسنہ مقبولہ ہے جیسے علوم شرعیہ مین مشغول ہونا اور اوسکو مدون
کرنا اور بعض بدعت سیئہ مردودہ ہے یعنے جو کہ بعد زمانہ خیر القرون کے
حادث ہوا اور اون لوگون کی روش کے خلاف بھی ہے اگر وہ لوگ اس سے
مطلع ہوتے تو ناپسند کرتے اور رد کردیتے اور طریقہ محمدیہ مین ہے کہ بدعت
کے چند اقسام ہین بعض تو مباح جیسے میدہ کی روٹی کھانا یا شکم سیر کھانا
اور بعض مستحب جیسے مدرسہ یا سرا بنانا یا کتاب تصنیف کرنا اور بعض
بدعت واجب جیسے دلائل عقلیہ فرقہ ضالہ کے تردید کے لیے پیش کرنا
تو اس سے ظاہر ہوگیا کہ بدعت کے دو معنی ہین ایک لغوی ہو المحدث
مطلقا عادۃ او عبادۃ دوسری شرعی ہو الزیادۃ فی الدین والنقصان
منہ الحادثان بعد الصحابۃ بغیر اذن الشارع لا قولا ولا فعلا ولا صریحا ولا
اشارۃ اور حدیقہ ندیہ شرح محمدیہ مین ہے فما حدث فی زمانہم فلیس بدعۃ
والبدعۃ ما حدث بعد زمانہم وزمان التابعین وتابعیہم پس جو کہ پیدا ہوا
زمانہ خلفاء راشدین مین وہ بدعت نہین ہے البتہ جو بعد زمانہ ثلثہ کے
حادث ہوا وہ بدعت ہے اب تفصیل بدعت کی سنیئے جو امر کہ زمان خیر
نشان آنحضرت مین تھا عام ازینکہ آنحضرت نے خود کیا ہو یا صحابہ نے
کیا ہو مگر آنحضرت نے باوجود اطلاع کے اوسسے منع نہین فرمایا وہ امر
بالاتفاق بدعت نہین اور جو امر کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ مین نہ تھا بعد
آپکے حادث ہوا تو وہ بمعنی لغوی بدعت ہے اور اوسکی دو قسمین ہین کیونکہ

وہ امر یا قبیل عادت سے ہے یا قبیل عبادت سے اگر قسم اول ہے تو وہ بدعت
ضلالہ نہین جبتک اوسکے قبح پر کوئی دلیل شرعی قائم نہو جیسے ماکول مشروب
ملبوس وغیرہ مین نیا طریقہ احداث کرنا اور اگر قسم ثانی ہے تو اوسکے کئی
صورتین ہین اول یہ کہ وہ امر زمانہ صحابہ مین حادث ہوا ہے اسطور سے
کہ اوسکو کل صحابہ یا بعض صحابہ نے کیا ہے یا اون لوگون کے زمانہ مین
وہ فعل کیا گیا اور وہ لوگ جانتے تھے دوم یہ کہ وہ امر زمانہ تابعین مین
حادث ہوا ہے سوم یہ کہ وہ امر زمانہ تبع تابعین مین حادث ہوا ہے
چہارم یہ کہ تابعین کے بعد شر القرون مین وہ امر حادث ہوا ہی صورت
اولے مین دو نوع ہین نوع اول یہ ہے کہ جو امر زمانہ صحابہ مین حادث
ہوا اوسکو صحابہ نے ناپسند کیا ہو بلکہ اوسکو رد کردیا تو وہ بدعت ضلالہ
ہے جیسے خطبہ پڑھنا قبل نماز عیدین کے مروان نے ایجاد کیا اور ابو سعید خدری
نے اوس سے انکار کیا اور جیسے حالت خطبہ مین ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا
بشر بن مروان نے ایجاد کیا اور عمارہ نے اوسکو ناپسند اور رد کیا اور نوع
ثانی یہ کہ اوسکو سب لوگون نے پسند کیا ہو اور کسی نے اوس سے انکار
نکیا ہو تو وہ بدعت ضلالہ نہین بلکہ وہ بدعت حسنہ ہے اور بدعت کا اطلاق
اوسپر لغۃً ہے نہ شرعاً جیسے جمعہ کے پہلے اذان حضرت عثمان نے اوسکو
ایجاد کیا اور سب صحابہ نے پسند کیا اور کسی نے اوس سے انکار نہین کیا
اور جیسے تعدد نماز عیدین ایک شہر مین حضرت علی نے ایجاد کیا اور کسی صحابہ
نے اوسکو ناپسند نہین کیا اور جیسے مسجد مین بیٹھکر وعظ کہنا تمیم داری نے
شروع کیا اور کسی صحابہ نے اوسکو ناپسند نہین کیا اور جیسے رمضان مین
بیس رکعت تراویح کے لیے جمع ہونا حضرت عمر کے زمانہ مین حادث ہوا
اور اوسکو سب لوگون نے پسند کیا اور بے شک عقل بھی اس امر کی مقتضی
ہے کہ جو امر زمانہ صحابہ مین بلا انکار حادث اور شروع ہوا اوسکو بدعت ضلالہ
نہ کہیے اسلیئے کہ حدیث وارد ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور
علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین اور خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم

ثم الذین یلونہم اور مارآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن اور صورت ثانیہ اور
ثالثہ کو صورت اولے پر قیاس کرنا چاہیے یعنے جو امر زمانہ تابعین یا تبع تابعین
مین حادث ہوا اگر نکارت کے ساتھ ہے تو وہ بدعت ضلالہ ہے اور اگر بلا نکارت
کے ہے تو وہ بدعت ضلالہ نہین بلکہ حسنہ ہے اور صورت رابعہ کو دیکھنا
چاہیے کہ آیا کوئی فعل اوسکے مثل ازمنہ ثلاثہ مین تھا یا نہین اور یہ فعل تحت
ہین قاعدہ کلیہ شرعیہ کے داخل ہے یا نہین بر تقدیر ثانی بدعت ضلالہ ہے
اگرچہ ایسا فعل کسی ارباب فضیلت سے صادر ہوا اور بر تقدیر اول بدعت
حسنہ کیونکہ بدعت عبارت ہے عما لا یوجد فی القرون الثلثۃ ولیس لہ اصل من
اصول الشرع اھ سے جب تحقیق بدعت کی معلوم ہوچکی تو اب ہم بعض
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی کثرت عبادت کا حال لکھکر اپنا دعوے
ثابت کیے دیتے ہین **بیان کثرت عبادت صحابہ کبار** اول حضرت
عثمان رض حافظ ابو نعیم اصبہانی حلیۃ الاولیا مین بسند متصل روایت کرتے
ہین کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور رات بھر نماز
پڑھتے تھے مگر کسیقدر اول شب مین سو رہتے تھے دوم حضرت عمر رض اسمعیل
بن کثیر دمشقی شافعی اپنی تاریخ بدایہ اور نہایہ مین لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض
لوگون کے ساتھ نماز عشا کی پڑھکر گھر مین جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے
اور آپ نے دنیا سے رحلت نکی مگر صائم الدہر سوم حضرت عبد اللہ بن عمر
حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین بسند مسلسل روایت کرتے ہین کہ عبد اللہ
بن عمر تمام شب عبادت کرتے اور اخیر شب مین اپنے خادم نافع سے پوچھتے
کیا صبح ہوگئی اگر نافع کہتے نہین تو پھر نماز مین مشغول ہوتے پھر نافع سے
پوچھتے کیا صبح ہوئی جب نافع کہتے ہان آپ اوسوقت سے صبح تک دعا اور
استغفار مین مشغول رہتے چہارم تمیم داری ابو سعد سمعانی اپنی کتاب الانساب
مین لکھتے ہین کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت مین پورا قران پڑھتے
تھے اور بسا اوقات ایک آیت صبح تک پڑھتے رہجاتے پنجم شداد بن اوس
ابو نعیم بسند مسلسل روایت کرتے ہین کہ شداد بن اوس جب گھر مین جاتے

اور بستر پر لیٹتے کروٹین بدلتے اور نیند نہ آتی تب فرماتے کہ اے اللہ دوزخ
کے ڈر نے نیند کو کھو دیا پس کھڑے ہوتے اور صبح تک نماز پڑھتے ششم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعض شراح بخاری لکھتے ہین کہ حضرت علی ایک روز
مین آٹھ قرآن ختم کرتے تھے ذکر کثرت عبادت تابعین اول عمیر بن
ہانی جامع ترمذی مین بسند مسلسل مروی ہے کہ حضرت عمیر ہر روز ہزار رکعت
نماز ادا کرتے تھے اور ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے تھے دوم اویس قرنی
ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین بسند مسلسل روایت کرتے ہین کہ اویس قرنی رضی اللہ
عنہ کسی شام کو کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہے اور تمام شب صبح تک رکوع مین رہتے
اور کسی شام کو کہتے کہ یہ رات سجدہ کی ہے پس تمام رات سجدہ مین رہتے
سوم عامر بن عبد اللہ بن قیس ابو نعیم حلیۃ الاولیا مین بسند مسلسل روایت
کرتے ہین کہ عامر بن عبد اللہ بڑے عابدین سے تھے اپنے اوپر ہر روز ہزار
رکعت نماز لازم کرلے تھے چہارم مسروق بن عبد الرحمن ابو نعیم بسند مسلسل
روایت کرتے ہین کہ مسروق حج کرنے گئے اور شب کو بجز حالت سجدہ کے
کبھی نہ سوے اور ابو عبد اللہ ذہبی عبر با خبار من غبر مین لکھتے ہین کہ مسروق
اسقدر نماز پڑھتے تھے کہ قدم اونکے ورم کرگئے تھے اور حج کرنے گئے پس
نہین سوئے مگر حالت سجدہ مین پنجم اسود بن یزید نخعی کوفی ذہبی اور یافعی
فرماتے ہین کہ اسود رات دن مین سات سو رکعت نماز پڑہتے تھے اور ابو نعیم
حلیۃ الاولیا مین بسند مسلسل روایت کرتے ہین کہ اسود ماہ رمضان مین دو شب
مین ایک ختم قرآن کرتے تھے اور درمیان مغرب اور عشا کے سو لیتے تھے
اور ما سوا رمضان کے چھ شب مین ختم کرتے تھے ششم سعید بن مسیب ابو نعیم
بسند مسلسل روایت کرتے ہین کہ سعید بن مسیب نے عشا کے وضو سے پچاس
برس فجر کی نماز پڑھی ہفتم عروہ بن زبیر ذہبی لکھتے ہیں عروہ ہر روز چوتھائی
قرآن پڑھتے تھے اور شب بیداری کرتے تھے ہشتم صلہ بن اشیم ابو نعیم بسند
مسلسل روایت کرتے ہین کہ بصرہ مین تین شخص بڑے عابد تھے صلہ بن اشیم
اور کلثوم بن الاسود اور ایک شخص اور نہم ثابت بنانی حلیۃ الاولیا مین

بسند مسلسل مروی ہے کہ سنان اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ
فرماتے تھے کہ بخدا مین نے ثابت کو قبر مین اوتارا اور میرے ساتھ حمید طویل
بھی تھے جب ہم اوپر خاک ڈال چکے اتفاقاً ایک اینٹ اپنے مقام سے سرک
گئی تو کیا دیکھتا ہون کہ ثابت کھڑے ہو کر قبر مین نماز پڑھتے ہین تب مین نے
اپنی ہمراہی سے کہا کہ دیکھتے ہو کہ کیا معاملہ ہے انھون نے کہا خاموش ہو
پس بعد فراغت کے اونکی دختر کے پاس جاکر ہملوگ نے پوچھا کہ تمھارے باپ
کا کیا عمل تھا اونھون نے کہا کہ تمنے کیا دیکھا تب ہمنے سب حال بیان کیا تب
اوس دختر نے کہا کہ میرے والد ہمیشہ پچاس برس تک شب بیدار تھے اور ہر شب
کو بوقت سحر یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ تعالے اگر تو نے کسیکو قبر مین نماز
پڑھنے کی فضیلت دی ہو تو مجھکو بھی عنایت کیجیو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی
نے میرے والد کی دعا رد نہ کی بلکہ قبول کرلی اور یہ بھی حلیہ مین ہے کہ ثابت
ایک رات دن مین قرآن ختم کرتے تھے اور ہمیشہ روزہ رکھتے تھے دہم زین العابدین
بن حسین بن علی رضٰ ذہبی نے اپنی کتاب عبر مین لکھا ہے کہ زین العابدین تا دم
مرگ ہر روز و شب مین ہزار رکعت پڑھتے تھے یازدہم قتادہ بن دعامہ حلیہ مین
ہے کہ قتادہ سات روز مین ایک ختم قرآن پڑھتے تھے اور ماہ رمضان مین
تین روز مین اور عشرہ اخیر رمضان مین ہر روز دوازدہم سعید بن جبیر
یافعی مرآۃ الجنان مین لکھتے ہین کہ سعید بن جبیر نے ایک رکعت مین خانہ کعبہ
مین تمام قرآن پڑھ ڈالا اور ایسا ہی ہلال بن یسار سے بھی روایت ہے سیزدہم
محمد بن واسع حلیہ مین ہے کہ محمد بن واسع تمام شب پڑھا کرتے تھے چہاردہم
مالک بن دینار حلیہ مین ہے مالک بن دینار کے داماد روایت کرتے ہین کہ مین نے
مالک کے ساتھ نماز عشا کی پڑھی پھر وہ گھر مین آئے اور کھانا کھا کر نماز کے
لیے کھڑے ہوے اور اپنی ڈاڑھی پر ہاتھ رکھکر کہنے لگے کہ اے اللہ تعالی تو جب
تمام لوگون کو جمع کرے تو مالک کو آگ پر حرام کر اسی طور سے وہ دعا مانگتے
رہے یہانتک کہ مین سو گیا جب پھر بیدار ہوا تو اونکو اوسی حال پر پایا اور
صبح تک اونکی یہی کیفیت رہی پانزدہم سلیمان تیمی حلیہ مین ہے کہ سلیمان تیمی

بصرہ مین چالیس برس تک رہے اور عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی شانزدہم
منصور بن زاذان حلیہ مین ہے کہ منصور ماہ رمضان مین درمیان مغرب اور
عشا کے دو ختم کرتے تھے اور اسی سبب سے عشا کی نماز دیر کو ہوتی تھی اور
یہ بھی حلیہ مین ہے کہ منصور رات دن مین ایک ختم قران پڑھتے تھے ہفدہم
علی بن عبداللہ حلیہ مین ہے کہ علی بن عبداللہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے
ازانجملہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی آپ کے مناقب اوپر لکھے گئے کہ ماسوا رمضان
کے ہر روز دو ختم قران پڑھتے تھے ایک ختم رات کو اور ایک دن کو اور لبا اوقات
دو رکعت مین قرآن ختم کرتے تھے اور چالیس برس تک آپ نے عشا کے وضو سے
فجر کی نماز پڑھی اور جس مقام مین آپ نے رحلت کی اوسی جگہ پانچ ہزار مرتبہ
اور ایک روایت مین ہے کہ سات ہزار مرتبہ قرآن ختم کر چکے تھے اور ہر شب
کو آپ تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے اور پھر پانچسو رکعت اور علاوہ اسکے
اور مناقب اور فضائل سابقا لکھے گئے **ذکر کثرت عبادت تبع تابعین
وزاہدین وائمہ مجتہدین** اول سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن حلیہ مین ہے
کہ سعد بن ابراہیم اکیسوین اور پچیسوین اور ستائیسوین شب کو بغیر قرآن ختم
کئے ہوے روزہ افطار نہین کرتے تھے اور ذہبی لکھتے ہین کہ سعد ہر روز روزہ
رکھتے تھے اور ایک ختم قرآن ہر روز کرتے تھے دوم ابراہیم بن ادہم حلیہ مین ہے
کہ ابراہیم ادہم ماہ رمضان مین دنکو کھیت کاٹتے تھے اور رات کو نماز پڑھتے تھے
یہانتک کہ تیس روز برابر نہ رات کو سوتے نہ دنکو سوم شعبہ بن حجاج حلیہ مین
ہے کہ شعبہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور ثوری ہر ماہ مین تین روزہ رکھتے تھے اور
ذہبی لکھتے ہین شعبہ اسقدر نماز پڑھتے تھے کہ اونکے پیر ورم کر جاتے تھے چہارم
فتح بن سعید موصلی حلیہ مین ہے کہ فتح موصلی کو درد سر ہوا پس خوش ہوے
اور کہا کہ اے اللہ تعالے تونے مجھکو اوس بلا مین مبتلا کیا جس مین انبیا لوگ
مبتلا ہوتے تھے پس مجھپر لازم ہوگیا کہ اس نعمت کے شکر مین ہر شب کو چار سو رکعت
نماز پڑھون پنجم محمد بن ادریس شافعی حلیہ مین ہے کہ امام شافعی ماہ رمضان مین
ساٹھ ختم کرتے تھے اور کل ختم نماز ہی مین اور تہذیب الاسما مین ہے ربیع کہتے

ہین کہ امام شافعی کے نزدیک مین کئی شب سویا اونکو دیکھا کہ رات کو بہت تھوڑا سوتے ہین ششم احمد بن حنبل حلیہ مین ہے عبد اللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہین کہ میرے والد ہر رات دن مین تین تین سو رکعت نماز پڑھتے تھے ہفتم احمد بن محمد بن سہل حلیہ مین ہے ابو الحسین محمد کہتے ہین کہ ابو العباس بن عطا کے کئی برس مین نے ہمراہی کی اونکو دیکھا کہ ہر روز ایک ختم قران کرتے ہین اور سوا اسکے ہر ماہ مین تین ختم اور کرتے ہین ہشتم حافظ منصور ابو عتاب سلمی کوفی ذہبی عبر مین لکھتے ہین کہ منصور چالیس برس تک روزہ دار رہتے اور تمام شب ہمیشہ گریہ وزاری کرتے تھے نہم واصل بن عبد الرحمن بصری عبر مین ہے ابو داود طیالسی فرماتے تھے کہ واصل ہر شب کو ایک ختم قران پڑھتے تھے دہم محمد بن عبد الرحمن بن مغیرہ ذہبی اور یافعی نے لکھا ہے کہ واقدی کہتے تھے کہ محمد بن عبد الرحمن تمام شب نماز پڑھتے تھے اور عبادت مین بہت کوشش کرتے تھے یازدہم وکیع بن جراح کوفی جو امام ابو حنیفہ کے تلمیذ اور امام احمد کے اوستاد تھے کفوی نے اعلام الاخیار مین لکھا ہے یحیی بن اکتم فرماتے تھے کہ مین وکیع کی صحبت مین حضراً و سفراً دونون حالت مین موجود تھا اونکو دیکھا کہ ہمیشہ روزہ رکھتے ہین اور ہر شب کو ایک ختم قرآن پڑھتے ہین اور ماسوا ان لوگون کے بہت بزرگان دین کثیر العبادت تھے چنانچہ عبر و سیر النبلاء ذہبی اور مرآۃ الجنان و ارشاد مصنفہ یافعی اور تہذیب الاسماء و اللغات مصنفہ نووی اور حلیۃ الاولیا مصنفہ ابو نعیم اصبہانی اور کتاب الانساب مصنفہ سمعانی وغیرہا مین نہایت بسط سے موجود ہے من شاء زیادۃ تفصیل ہذا المقام فلیرجع الیہا اگر کسیکو یہ شبہہ پیدا ہو کہ بعض امور جیسے ایک رات دن مین آٹھ قرآن پڑھنا اور ہر روز ہزار رکعت نماز ادا کرنا خلاف قیاس ہے تو اوسکو اس طور سے دفع کرنا چاہیئے کہ یہ امر اگرچہ ہملوگ کے اعتبار سے جو محض عوام ہین مستبعد ہی ہے مگر جو لوگ کہ موید بنفوس قدسیہ اور مشرف بقوت ملکیہ ہین اونکی شان سے بعید نہین ہے جیسے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات سے کسیکو انکار نہین اسیطرح اہل حق کو اس سے بھی انکار نچاہیے پس اس تحقیق سے بخوبی ثابت ہو گیا

احمد کی کنیت ابو العباس ہے ۱۲ منہ

کہ کثرت عبادت بدعت سیئہ نہین ہے بلکہ ملحق بالسنتہ ہے وہذا ہو المطلوب
اب اگر کوئی یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو نہین ثابت ہے کہ آپنے
تمام رات نماز پڑھی ہے یا ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کیا ہے یا گیارہ رکعت سے
زیادہ نماز پڑھی ہے تو یہ سب زیادتیان عبادت مین بلاشبہہ بدعت ٹھہرین تو
اسکا جواب اسطرح دینا چاہیے کہ آنحضرت صلعم سے بھی تمام شب کی بیداری
اور عبادت ثابت ہے چنانچہ مسلم اور ابوداؤد وغیرہ مین مروی ہے عن عائشۃ
قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر الاواخر من رمضان احیی اللیل
وایقظ اہلہ وشد المیزر یعنے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب اخیر عشرہ رمضان
آتا آنحضرت صلعم رات کو خود جگتے اور اپنی اہل کو جگاتے اور تہمد مضبوط باندھتے یعنے
یعنے بیبیون سے صحبت نکرتے نووی شارح مسلم نے لکھا ہے اے استغرقہ بالسہر
بالصلوۃ وغیرہا یعنے تمام شب بسبب اشتغال نماز اور دعا کی بیدار رہتے اور
ابن اثیر جزری نے نہایہ مین لکھا ہے احیاء اللیل السہر فیہ بالعبادۃ وترک النوم
یعنے احیاء لیل کے معنی عبادت کے لیے جاگنا اور نیند کا ترک کرنا ہے اور کتاب
التفکر اور صحیح ابن حبان اور کتاب الترغیب والترہیب مین ہے عن عطاء
قال قلت لعائشۃ اخبرینی باعجب ما رایت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت واے شانہ لم یکن عجبا انہ اتانی لیلۃ فدخل معی لحافی ثم قال ذرینی اتعبد
لربی فقام فتوضا ثم قام یصلی فبکی حتے سال دموعہ علی صدرہ ثم رکع فبکی
ثم سجد فبکی ثم رفع راسہ فبکی فلم یزل کذلک حتے جاء بلال یوذنہ بالصلوۃ فقلت
یا رسول اللہ وما یبکیک وقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا
اکون عبدا شکورا ولم لا افعل وقد انزل اللہ علی ہذہ اللیلۃ ان فی خلق السموات
والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولے الالباب الآیتہ روایت ہے
عطا سے وہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی کوئی عمدہ خبر سنائی حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی کون
خبر عمدہ نہین ہے ایک رات کا حال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم میرے پاس آئے
اور میرے ساتھ میرے لحاف مین سو رہے پھر مجھسے فرمایا کہ اے عائشہ مجھکو

یعنے عجیب تر
فنی خبر عجب ترین
عمدہ ترین

چھوڑ تا کہ مین اپنے رب کے عبادت کرون پس آپ اوٹھے اور خود وضو کیا پھر کھڑے
ہوکر نماز پڑھنے لگے اور روئے یہانتک کہ سینہ تک آنسو بہ گیا پھر رکوع کیا اور
روئے پھر سر اوٹھایا اور روئے پھر صبح تک اسی حال مین تھے یہانتک کہ حضرت
بلال آئے صبح کی اذان کے لیے تب مین نے کہا یا حضرت آپ کے گریہ کا کیا
سبب ہے آپ کے گناہین اگلے اور پچھلے تو خدا نے بخشدیے ہین آپ نے فرمایا
کیا مین بندہ شکر گزار نہون اور مین کیون نہ کرون اور اللہ تعالے نے اس رات
کو مجھپر یہ آیت نازل فرمائی ان فی خلق السموات والارض الآیہ اس حدیث
سے بخوبی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم بھی رات بھر شب بیداری کرتے تھے اور
جہان کہین حضرت عائشہ نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم رات بھر نہین جگتے تھے اوسکا یہ مطلب ہے کہ اکثر نہین جاگتے
تھے فلا منافاۃ اور ایسا ہی عائشہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ
گیارہ رکعت سے زیادہ آنحضرت صلعم نماز نہین پڑھتے تھے محمول ہے اکثر شب پر ورنہ
نووی نے شرح مسلم مین گیارہ رکعت سے زیادہ نماز آنحضرت صلعم کی ثابت
کی ہے اور ایک روایت ضعیف مین یہ بھی وارد ہے انہ صلے عشرین رکعتہ
فی رمضان فی غیر جماعۃ یعنے آنحضرت صلعم نے ماہ رمضان مین بدون جماعت
کے بیس رکعت نماز پڑھی اور آپ کا راتون کو جاگنا اور از حد مشقت کرنا صحیح
حدیثون سے ثابت ہے چنانچہ بخاری مین ہے کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
لیقوم لیصلی حتے ترم قدماہ یعنے آنحضرت صلعم کھڑے ہوکر اسقدر نماز پڑھتے
تھے کہ آپ کے دونون پاؤن مبارک ورم کر آتے تھے علاوہ اسکے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے موافق طاقت کے عبادت کرنیکی اجازت بھی دی ہے
جیسا کہ سنن ابوداؤد مین ہے عن عائشہ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اکلفوا من العمل ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتے تملوا فان احب العمل
الی اللہ ادومہ وان قل وکان اذا عمل عملا اثبتہ یعنے حضرت عائشہ سے مروی ہے آپ
فرماتی ہین کہ آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ اپنی طاقت کے مطابق تم لوگ عمل کے لیے تکلیف اوٹھاؤ
اسلیے کہ اللہ تعالے ثواب دینے سے نہین ماندہ ہوتا یہانتک کہ تم عبادت کرتے

ماندہ ہوا اور اس مضمون کے اور بھی احادیث صحاح وغیرہ مین موجود ہین
جب یہ امر حدیثون سے ثابت ہوا کہ حسب طاقت عبادت شرعاً ممنوع نہین
بلکہ مشروع ہے تو اب ہم کہتے ہین انسان کی طاقتین مختلف ہین چنانچہ بعض انسان
کو ماسوا فرائض کے دس رکعت نفل شاق ہے اور بعض کے لیے سو رکعت بہت
آسان بعض کے لیے ایک ماہ مین ایک ختم قرآن مشکل اور بعض کو ایک ختم قرآن
ہر روز سہل اور بعض کو ہر ماہ مین دو تین روزے دشوار اور بعض کو صوم دہر
سہل تر بنا بر اس قاعدہ کے اگر امام ابو حنیفہ نے ہر روز پانچسو رکعت نماز پڑھی
تو شرعاً کیا قباحت لازم آئی ہمارے تمھارے ایسے وہ تو کاہل اور بدشوق
نہ تھے اونکو پانچسو رکعت کیا ہزار رکعت بھی دشوار نہ تھی دیکھیے سعید ابو بکر بن
احمد نے ساری کتاب احیاء العلوم دس روز مین اور مجد الدین شیرازی مصنف
قاموس نے سارے مسلم تین روز مین اور قسطلانی نے تمام بخاری پانچ مجلس
اور کچھ زیادہ مین اور حافظ ابو بکر خطیب نے تمام بخاری شریف تین مجلس مین
اور حافظ ابن حجر نے کتاب سنن ابن ماجہ چار مجلس مین اور نسائی کبیر اور
صحیح مسلم دس مجلس مین اور معجم طبرانی ایک مجلس مین پڑھ ڈالی اور یافعی نے
لکھا ہے کہ بعض بزرگان دین قرآن اتنا جلد پڑھتے تھے کہ جتنی دیر مین خطیب
خطبہ پڑھ سکتا ہے اوتنی دیر مین وہ تمام قرآن پڑھ لیتے تھے الغرض طبائع
انسان کے مختلف ہین کسی کو حلاوت طاعت کی اسقدر ملتی ہے کہ اوسکو
ماندگی اور تھکان مطلقاً مس نہین کرتے تو اونکے لیے کثرت عبادت کے جواز مین
کیا شک ہے باقی یہ کہ آنحضرت صلعم باوجود اکمل النفوس افضل الناس اقوی البشر
ہونے کے اسقدر مجاہدہ کیون نہین کیا تو اوسکی وجہ یہ ہے کہ آپ اپنی امت پر
نہایت شفیق اور رحیم تھے باین خیال کہ مبادا میری امت پر واجب ہو جاوے
بہت سے عبادات قصداً آپ نے ترک کر دیے حالانکہ آپکا جی چاہتا تھا چنانچہ
صحیح بخاری وغیرہ مین ہے ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل
وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیہم یعنے آنحضرت صلعم بہت
عمل چھوڑ دیتے تھے حالانکہ اوسکو محبوب رکھتے تھے اس خیال اور ڈر سے کہ

شاید مجھے دیکھکر اور لوگ عمل کرین اور وہ فرض ہو جاے چنانچہ اسی خوف سے آپ نے نماز تراویح کئی شب تک پڑھکر ترک کر دی ہذا کلہ من اقامۃ الحجۃ خلاصہ یہ کہ کثرت عبادت بدعت مذمومہ نہین ہے اور بے اصل اور بے دلیل نہین بلکہ اوسکا ماخذ موجود ہے کما مر

ذکر اسماء بعض رسائل کہ در مناقب امام اعظم مولف شدہ اند

شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ امام ابو حنیفہ کی تعریف فقط احناف غلو کر کے لکھتے ہین اور واقع مین امام ایسے نہ تھے ورنہ دوسرے مذہب کے لوگ بھی آپ کے مدح لکھتے لہذا ہم بغرض رفع شبہہ چند رسائل اور مادحین کے نام لکھدیتے ہین تاکہ لوگون پر ظاہر ہو جاے کہ امام ابو حنیفہ کی تعریف ماسوا احناف کے ہر مذہب کے لوگ کیا شافعی کیا مالکی کیا حنبلی لکھ گئے ہین چنانچہ امام ابو حنیفہ کی تعریف ذہبی نے کاشف اور عبر باخبار من غبر مین لکھی ہے اور یافعی شافعی مورخ نے مرآۃ الجنان مین اور ابن خلکان شافعی نے اپنی تاریخ مین اور ابن عبد البر محدث مالکی نے اپنی کتاب الانتقا مین اور ابن الاثیر محدث جزری شافعی نے جامع الاصول مین اور شارح مسلم محی الدین نووی نے تہذیب الاسماء واللغات مین اور مؤلف مشکوۃ نے اسماء رجال مشکوۃ مین اور ابو اسحاق شافعی نے اپنے طبقات مین اور عبد الوہاب شعرانی شافعی نے میزان اور یواقیت اور کشف الغمہ مین اور امام غزالی شافعی نے احیاء العلوم مین اور ابو الحسین بن احمد قدوری نے شرح مختصر کرخی مین اور محمد بن عبد الرحمن غزنوی نے جامع الانوار مین اور احمد بن سلیمان نے آخر کتاب درر مین اور شمس الدین یوسف صوفی نے جامع المضمرات شرح مختصر قدوری مین اور امام ابو عمر بن عبد البر مکی نے بغیۃ المفتی مین اور شرف الدین اسماعیل مکی نے مختصر مسند مین اور ابو عبد اللہ محمد بلخی نے اپنی کتاب مسند مین اور ابو البقا احمد قرشی مکی نے مختصر المسند مین اور ابو العباس احمد غزنوی نے اپنے مقدمہ مین اور عثمان بن علی شیرازی اپنی کتاب

ایضاح لعلوم النکاح مین اور حسام الدین الصدر الشہید نے فتاوے کبری مین
اور صاحب ہدایہ اور صاحب سراجیہ نے مختارات النوازل مین اور علی قاری
مکی نے اپنے طبقات اور اپنے رسائل مین آپ چندر سالونکا ذکر کیا ہے ایک
رسالہ ذہبی کا دوسرا رسالہ مجد الدین شیرازی شافعی صاحب قاموس کا
تیسرا رسالہ الخیرات الحسان فے مناقب النعمان ابن حجر مکی شافعی کا چوتھا
رسالہ تبییض الصحیفہ فے مناقب الامام ابی حنیفہ جلال الدین سیوطی محدث
شافعی کا پانچوان رسالہ عقود المرجان اور چھٹا رسالہ قلائد الدرر والعقیان
فے مناقب ابی حنیفہ النعمان امام ابوجعفر طحاوی کا ساتوان رسالہ طحاوے کا
الروضۃ العالیۃ المنیفہ فے مناقب ابی حنیفہ آٹھوان رسالہ محمد بن شعبی کا نوان
رسالہ موفق الدین مکی خوارزمی کا دسوان رسالہ محی الدین عبد القادر قرشی
کا بستان فے مناقب النعمان گیارھوان رسالہ جار اللہ زمخشری کا شقایق
النعمان بارھوان رسالہ عبد اللہ حارثی کا کشف الاسرار تیرھوان رسالہ ابو ظفر
بغدادی کا چودھوان رسالہ ظہیر الدین مرغینانی کا پندرھوان رسالہ الانتصار
لامام ائمۃ الامصار مورخ یوسف کا سولھوان رسالہ ابو عبد اللہ صیمری کا سترھوان
رسالہ احمد بن صلت حمانی کا اٹھارھوان رسالہ محمد بن محمد کردری بزازی کا
انیسوان رسالہ ابو القاسم عبد اللہ سعدی کا بیسوان رسالہ المواہب الشریفیہ
فے مناقب ابی حنیفہ اکیسوان رسالہ ابن کاس کا تحفۃ السلطان فی مناقب
النعمان بائیسوان رسالہ عقود الجمان فے مناقب النعمان محمد بن یوسف دمشقی
کا تئیسوان رسالہ ابو یحیے زکریا بن یحیے نیشاپوری کا چوبیسوان ابو احمد
شعبی کا پچیسوان رسالہ شمس الدین احمد سیواسی کا چھبیسوان رسالہ
اباتہ ابو جعفر شیرا ماری کا ستائیسوان رسالہ تنویر الصحیفہ بمناقب ابی
حنیفہ وغیر ذلک من الرسائل ہکذا فی اقامۃ الحجۃ لمولانا عبد الحی اللکھنوی منقولا
عن کشف الظنون وغیرہ پس اب کسی مخالف کو امام اعظم کی مدح

اور کمال مین شک نہونا چاہیے
ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون

ذکر وفات امام اعظم علیہ الرحمہ

امام ابوحنیفہ کے سال وفات مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ ۱۵۰ھ مین آپکا
انتقال ہوا اور بعض کہتے ہین ۱۵۳ھ مین اور ایسا ہی ماہ وفات مین بھی
اختلاف ہے بعض کہتے ہین رجب کے ماہ مین انتقال ہوا اور بعض کہتے
ہین شعبان مین اور آپ کا انتقال بغداد مین ہوا اور وہین مزار بھی ہے
مگر اسمین اختلاف ہے کہ زندان مین آپکا انتقال ہوا یا اور مقام مین اور
بعض کہتے ہین آپ کو پیالہ زہر کا دیا گیا پس آپ نے نہ پیا اور کہا کہ مین خود کشی
نکرونگا تب جبراً آپ کے حلق مین زہر ڈالدیا گیا اور بعضون نے کہا ہے
کہ یہ واقعہ سامنے منصور کے ہوا تھا اور اوسی کے سبب سے آپکا انتقال
ہوا اور آپ کے جنازہ کی نماز حسن بن عمارہ نے پڑھائی اور تخمیناً آپکی نماز
پچاس ہزار آدمیون نے پڑھی اور منصور نے آپ کی قبر پر نماز پڑھی اور آدمی
آپ کی قبر پر بیس روز تک نماز پڑھتے رہے مفتاح السعادت مین ایسا ہی ہے
ہے اور خیرات حسان مین ہے کہ منصور نے آپ کو بوجہ نہ قبول کرنے
قضا کے محبس مین مقید کیا اور قید خانہ سے باہر لاکر دس کوڑے ہر روز
مارتا تھا اور بازارون مین ندا کرتا تھا پھر ایسی مار سخت ماری کہ آپ کے
پیر تک خون بہنے لگا اور ندا کی گئی بعدہ آپ کا کھانا پینا بند کر دیا گیا
تب آپ نے رو کر خدا سے بالحاح و زاری دعا کی اور پانچ روز کے
بعد آپ نے انتقال کیا اور یہ بھی خیرات حسان مین ہے وصح انہ لما
احسن بالموت سجد فمات وہو ساجد یعنے یہ امر صحت کو پہونچے
کہ امام صاحب نے جب موت کی علامت دیکھی خدا کو سجدہ کیا
اور اوسی حالت مین دنیا سے تشریف لے گئے اور نووی تہذیب
الاسماء واللغات مین لکھتے ہین والصحیح انہ توفی وہو
فی السجن یعنے قول صحیح یہی ہے کہ امام صاحب رحمہ اللہ نے قید خانہ
مین قضا کی اور میزان شعرانی مین ہے قیل انہ مات فی السجن

بعض کہتے ہین کہ امام صاحب نے مجلس مین انتقال کیا اور در مختار مین ہے وتوفی ببغداد قیل فی السجن لیلی القضاء وله سبعون سنة بتاریخ خمسین ومائة اور رحلت فرمائی امام نے بغداد مین بعض کہتے ہین قیدخانہ مین تھے تاکہ قضا قبول کرین اور آپ کی عمر ستر برس کی تھی اور آپ کا انتقال ۱۵۰ سنہ مین ہوا اور رد المحتار مین ائمہ اربعہ کے سال ولادت اور سال وفات اور تعداد عمر اسطرح سے ہے اوسکو ہم نقشہ ذیل مین درج کرتے ہین۔

اسماء ائمہ اربعہ	سال ولادت	سال وفات	تعداد عمر
امام ابوحنیفہ رح	سنہ ۸۰	سنہ ۱۵۰	۷۰ سال
امام مالک رح	سنہ ۹۰	سنہ ۱۷۹	۸۹ سال
امام شافعی رح	سنہ ۱۵۰	سنہ ۲۰۹	۵۴ سال
امام احمد رح	سنہ ۱۶۴	سنہ ۲۴۱	۷۷ سال

اور ذہبی تذکرۃ الحفاظ مین لکھتے ہین وکان موته فی رجب سنة خمسین ومائة یعنے امام صاحب کا انتقال ۱۵۰ سنہ مین ہوا اور شمس الدین کردری تحت حدیث ترفع زینة الدنیا سنة ومائة کے لکھتے ہین ہذا الحدیث محمول علی ابی حنیفة لانه مات فی تلک السنة یعنے یہ حدیث امام صاحب پر محمول ہے کیونکہ آپ نے اوسی سال رحلت فرمائی اور یافعی مرآۃ الجنان مین سنہ ۱۵۰ کے حوادث مین لکھتے ہین فیها توفی فقیه العراق الامام ابوحنیفة النعمان بن ثابت الکوفی یعنے رحلت کی اوسی ۱۵۰ سنہ مین فقیہ عراق کے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی نے اور تاریخ ابن خلکان مین ہے وتوفی فی رجب وقیل فی شعبان سنة خمسین ومائة وقیل ثلاث وخمسین والاول اصح وکانت وفاته ببغداد فی السجن لیلی القضاء فلم یفعل هذا هو الصحیح وقیل انه لم یمت فی السجن وقیل توفی فی الیوم الذی ولد فیه الامام الشافعی رضی الله عنهما ودفن فی مقبرة الخیزران وقبره هناک مشهور یزار یعنے آپ نے ماہ رجب مین قضا کی اور بعضون نے کہا ہے کہ ماہ شعبان مین اور ۱۵۰ سنہ مین اور بعضون نے کہا ۱۵۳ سنہ مین اور قول اول صحیح ہے اور آپ کی رحلت قیدخانہ مین ہوئی

قضا قبول کرنے کے لیے محبوس تھے مگر آپ نے قبول نہ کیا یہی قول صحیح ہے اور بعضون نے کہا آپ قید خانہ مین نہین مرے اور بعضون نے کہا جس روز امام شافعی پیدا ہوے اوسی روز آپ مرے رضی اللہ عنہما اور آپ خیزران کے مقبرہ مین مدفون ہوے اور آپ کی قبر وہان مشہور ہے زیارت کیجاتی ہے اور ابن خلکان مین ہے کہ امام ابو حنیفہ کو حسن بن عمارہ نے غسل دیا اور وقت غسل کے یہ فرمایا رحمک اللہ وغفر لک لم تفطر منذ ثلاثین سنۃ ولم تتوسد یمینک فی اللیل منذ اربعین سنۃ یعنے تجھ اللہ تعالے رحم کرے اور تجھکو بخشدے کہ تیس برس تک آپ روزہ دار تھے اور چالیس برس تک آپ نہ سوے اور تہذیب الکمال مین ہے ولما مات صلی علیہ خمس مرات من کثرۃ الازدحام آخرہم صلی علیہ ابنہ حماد یعنے جب آپ مرے آپ پر پانچ مرتبہ نماز پڑھی گئی بوجہ ہجوم لوگون کے سب کے بعد اونکے لڑکے حماد نے نماز پڑھی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے کہ آپکے مزار پر ابو سعد محمد بن منصور خوارزمی نے مشہد اور قبہ بنوایا اور ایک مدرسہ بھی اوسی کے نزدیک بنا دیا اور یہ تعمیر ۴۵۹ھ مین شاہ بارسلان محمد سلجوقی کے حکم سے ہوئی تھی الغرض بقول راجح امام صاحب کی رحلت ۱۵۰ھ ماہ رجب مین قیدخانہ مین ہوئی اور آپ کا مزار شہر بغداد مقبرہ خیزران مین ہے اللہم شرفنا بزیارتہ واجعلنا من احبہ وسلک مسلکہ واغفرلہ ولمن تبعہ الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین

جواب بعض مطاعن کہ متعصبین آنرا وجہ طعن پنداشتہ بر امام اعظم زبان طعن درازمی کنند

واضح ہو کہ بعض لوگ ازراہ تعصب اور بعض بوجہ لاعلمی امام ابوحنیفہ کی شان مین طعن اور تشنیع کردیتے ہین اور بلاتحاشی بلاتحقیق کے اونکی توہین کر بیٹھتے ہین لہذا الغرض رفاہ عام وہدایت گم گشتگان چند مطاعن کے جواب بھی ہم لکھدیتے ہین واللہ یہدی من یشاء ویضل من یشاء طعن اول امام ابوحنیفہ

قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے تھے جواب یہ محض بہتان ہے اسلیئے کہ پہلے
ہم عمدہ طور سے ثابت کر چکے ہین کہ امام والاشان پہلے استخراج مسائل کتاب اللہ
سے کرتے تھے بعد ازان سنت رسول اللہ سے بعد ازان اقضیہ خلفاء راشدین
یعنے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم
سے بعد ازان فتاوے باقی صحابہ سے پھر جب کوئی حکم ان سب مین نہین پاتے
تھے تو البتہ قیاس کرتے تھے اور یہ قیاس موجب طعن نہین بلکہ انصاف
پسند کے نزدیک موجب مدح ہے کیونکہ ایسا قیاس خلفاء راشدین
اور ائمہ مجتہدین نے بھی کیا ہے اور شارع نے اس قیاس کی اجازت بھی دی
ہے کما ہو مبرہن فی موضعہ طعن دوم امام صاحب تو کثیر الراے تھے اس
سبب سے وہ اہل الراے اور اونکے شاگرد اصحاب الراے مشہور ہوے
جواب جب یہ بات پہلے ثابت ہو چکی کہ امام صاحب نص کے مقابل
مین راے کو کچھ بھی دخل نہین دیتے تھے تو انکا اہل الراے ہونا موجب
طعن نہین بلکہ اوس سے امام صاحب کی تعریف ذہانت اور تیزی عقل
اور دور اندیشی سمجھی جاتی ہے اور اہل الراے کے معنے یہ کہنا چاہیے اہل الراے
الصائب یعنے امام ابو حنیفہ صاحب عقل صائب کے تھے اور اونکی راے
مین خطا کم تھی اور نے الواقع اگر امام اعظم اوس زمانہ تک زندہ رہتے کہ
جس زمانہ مین روایت احادیث کی کثرت ہو گئی اور محدث ہر اطراف اور نواح
مین پھیلگئے تو امام صاحب کے مذہب مین بھی قیاس بہت کم ہوتا چنانچہ
عبد الوہاب شعرانی نے میزان مین اور ملا معین دراساۃ اللبیب مین ایسا ہی
لکھا ہے طعن سوم امام صاحب کو احادیث کم پہونچین اسلیئے قلیل الروایت
ہین جواب قلت روایت احادیث موجب طعن نہین دیکھیے ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ اور صحابہ کے اعتبار سے بہت کم احادیث روایت کرتے
ہین حالانکہ وہ انبیا کے بعد تمام لوگون سے افضل ہین اور اس کم روایت
کرنے کی وجہ سے اونکی افضلیت مین کسی نے کچھ کلام نہین کیا اسیطرح
امام اعظم رح اگرچہ باعتبار اور ائمہ کے احادیث کم روایت کرتے ہین مگر اسوجہ

سے اونکی افضلیت مین دھبا نہین لگ سکتا کیونکہ باوجود کمی روایت حدیث کے
اونکے اجتہاد فی العلم اور مہارت فی الحدیث پر تمام علما کا اتفاق ہے اور
تمام مجتہدین اور محدثین اونکے اقوال پر اعتماد کرتے ہین اگر اونکو علم حدیث
مین مہارت نہوتی اور اجتہاد کا مرتبہ حاصل نہوتا تو اونکے قول کا ہرگز کوئی اعتماد
نکرتا اور روایتین جو امام سے بہ نسبت اور ائمہ کے کم ہین اوسکی کئی وجہین
ہین اولاً یہ کہ امام صاحب بلاد عراق مین تھے اور دوسرے ائمہ عرب مین جیسے
شافعی مکہ مین اور مالک مدینہ مین اور روایات حدیث کی کثرت جسقدر حرمین
شریفین مین ہوئی اوسقدر بلاد عراق وغیرہ مین نہین ہوئی ثانیاً یہ کہ امام
صاحب کے شرائط در باب روایات احادیث کے شدید ہین اور التزام
اونکا بہ نسبت التزامات اور ائمہ کے قوی اس سبب سے اونسے روایت
کم ہوئی اور سوا امام صاحب کے اور ائمہ نے اس قسم کے التزامات نہین
کیے اس سبب سے روایت اون لوگون کے بکثرت ہوئی اور یہ بھی یاد رہے
کہ گو امام صاحب نے روایت احادیث کے کم کئیے مگر اتنی کم نہین جیسا کہ
بعض کم سمجھ گمان کرتے ہین کہ امام صاحب کو فقط سترہ حدیثین پہونچین یہ
محض غلط ہے بلکہ کمی اونکی روایت کی باعتبار کثرت روایت دیگر ائمہ کے ہے
طعن چہارم امام صاحب بہت عبادت کرتے تھے یہانتک کہ رات بھر
جاگتے تھے حالانکہ یہ بدعت ضلالہ ہے **جواب** یہ طعن بسبب جہل کے ہے
ورنہ اس قسم کے عبادات جیسے رات بھر جگنا اور ایک شب مین تمام قرآن
ختم کرنا اور ہزار رکعت نماز پڑھنا بہت صحابہ اور تابعین اور فقہا اور محدثین
سے منقول ہے مثل حضرت عثمان اور حضرت عمر اور ابن عمر اور تمیم داری
اور علی اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہم اور مسروق اور اسود نخعی اور
عروہ بن زبیر اور ثابت بنانی اور زین العابدین علی بن حسین اور قتادہ
اور محمد بن واسع اور منصور بن زاذان اور علی بن عبد اللہ بن عباس
اور امام شافعی اور سعد بن ابراہیم زہری اور شعبہ بن حجاج اور خطیب بغدادی
وغیرہ سے پس اگر کثرت عبادت مطلقاً بدعت ٹھہری تو یہ سب اکابر کیا صحابے

ور کیا تابعی اور کیا تبع تابعی بدعتی ہوے نعوذ باللہ من ذلک اور جو کہ ایسے لوگونکو بدعتی سمجھے وہ سخت جاہل ہے اور مفصل تقریر اسکی تحقیق عت مین سابقا گذری طعن پنجم امام پر سفیان ثوری اور دارقطنی اور خطیب اور ذہبی وغیرہ محدثین نے جرح کردی ہے جواب مطلق جرح عیب نہین ہے ورنہ بڑے بڑے محدث ثقہ بھی بنا برابن قاعدہ کے متروک ہوجاوینگے جیسے امام بخاری اور مسلم اور شافعی اور احمد اور مالک اور محمد بن اسحاق وغیرہ اسلیے کہ یہ لوگ بھی مجروح ہین حتےکہ اصحاب رسول اللہ بھی جرح سے محفوظ نرہے اگرچہ بعض جرح سے مجروح مین عیب لاحق ہوتا ہے مگر امام والاشان ایسی جرح سے محفوظ ہین کیونکہ ذہبی کا یہ لکھنا میزان الاعتدال مین اسمعیل بن حماد بن الامام ابی حنیفۃ ثلاثتہم ضعفا اگرچہ جرح ہے مگر یہ جرح مبہم ہے اور اصول مین ثابت ہوچکا ہے کہ جرح مبہم قابل اعتبار نہین خصوصًا ایسے امام کی شان مین جنکی عدالت اور امامت اور ثقاہت ہر طرح سے ثابت ہے اور بعض جارحین امام صاحب کے ہمعصرون سے تھی اون لوگون کا بھی اعتبار نہین ہوسکتا اسلیے کہ اپنے موقع مین ثابت ہوچکا ہے ان جرح المعاصر لایقبل فے حق المعاصر یعنے بے شک جرح ہمعصر کی نہین مقبول ہوتی ہمعصر کے حق مین خصوصًا جب جرح عداوت اور تعصب سے ہو ورنہ چاہیے کہ جرح ابن معین کی شافعی کے حق مین اور جرح احمد کی حارث محاسبی کے حق مین اور جرح حارث کی احمد کے حقمین اور جرح مالک کی محمد اسحاق کے حق مین ہم مان لین پس بڑی خرابی لازم آئیگی اور بعض جارحین متأخرین مین سے متعصب تھے بسبب تعصب کے امام صاحب پر جرح کر بیٹھے جیسے دارقطنی اور ابن عدی وغیرہ اور یہ اپنے موقع پر ثابت ہوچکا ہے کہ جرح متعصب کی مقبول نہین ہے بلکہ یہ جرح اوسی کے لیے مضر ہے اور عینی نے ہدایہ کی شرح مین دارقطنی کی شان مین اسطرح لکھا ہے من این لہ تضعیف ابی حنیفۃ وہو مستحق للتضعیف فانہ روے فے مسندہ احادیث سقیمۃ ومعلولۃ ومنکرۃ وغریبۃ وموضوعۃ انتہی اور یہ بھی اوسی مین ہے

واما قول ابن القطان علتہ ضعف ابی حنیفۃ فاساءۃ ادب وقلۃ حیاء منہ مثل الامام الثوری وابن المبارک واضرابہما وثقوہ واثنوا علیہ خیرا فما مقدار من یضعفہ عند ہولاء الاعلام انتہی اور بعض جرح امام صاحب کی شان مین غیر معتبر ہے اوسکا ثبوت نہین جیسے روایات خطیب کے جرح کے باب مین خلاصہ یہ کہ امام والا شان کی ثقاہت مین کچھ شک نہین ہے اور جرح معاصر اور جرح مبہم اور جرح متعصب اور جرح غیر معتبر کوئی امام صاحب کی ثقاہت کے واسطے مضر نہین فافہم وانصف طعن ششم امام صاحب کے اکثر شاگرد مجروح اور وضاع یعنے جھوٹی حدیثین بنانیوالے تھے جیسے نوح جامع اور ابی مطیع بلخی اور حسن لولوی جواب یہ طعن محض بیجا ہے اور مخالف ہے قول اللہ تعالے کے ولا تزر وازرۃ وزر اخرے کیونکہ شاگردونکا وضاع ہوجانا اور مجروح اور ساقط الاعتبار ٹھہرنا اوستاد کے اوصاف مین دھبا نہین لگاسکتا اسبات کو ہر منصف مزاج سمجھ سکتا ہے اور اگر ایسا ہو تو امام جعفر صادق اور محمد باقر بھی مجروح ہوجاوینگے اسلیئے کہ اکثر شاگرد اونکے رافضی اور جھوٹے تھے حالانکہ بالاتفاق وہ لوگ جرح سے پاک ہین طعن ہفتم امام صاحب اکثر ضعفا سے روایت کرتے ہین جواب یہ طعن بھی محض بیجا ہے اسلیئے کہ اس امر مین دوسرے لوگ بھی شریک ہین بڑے بڑے محدث اور امام ماسوا ابوحنیفہ کے ضعفا سے روایت کرتے ہین دیکھو شافعی اور مالک اور احمد اور بخاری اور مسلم وغیرہ کے رواۃ کو کہ کسقدر اونمین ضعفا ہین امام صاحب پر طعن کرنا تخصیص بلا مخصص ہے کیونکہ آپ وضاع سے ہرگز نہین روایت کرتے ہین طعن ہشتم امام صاحب قلیل العربیۃ تھے یعنے عربی خوب نہین جانتے تھے جواب یہ کلام محض لغو ہے اسلیئے کہ اگر کبھی اونسے کوئی کلمہ بسرعت لسانی خلاف قاعدہ عرب کے صادر ہوگیا تو اوس سے یہ نہین ثابت ہوسکتا کہ وہ عربی خوب نہین جانتے تھے کیونکہ سرعت لسانی سے غلطی اکثر ہوجایا کرتی ہے علاوہ برین آپ سے ایسی غلطی بھی نہین صادر ہوئی جو محتمل الصحۃ نہو اور

بالفرض اگر آپ قلیل العربیتہ تھے تو اوس سے اونکی ثقاہت اور تفقہ فی الدین
مین کچھ نقص نہین آسکتا ہے تاکہ وہ مورد طعن ہون طعن نہم ابو عبداللہ
محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری مین امام صاحب کو بعض الناس
کہا ہے جواب بعض الناس کوئی کلمہ جرح کا نہین ہے جس سے امام صاحب
کی ثقاہت مین کچھ نقص آوے علاوہ برین بخاری علیہ الرحمہ نے بعض
الناس کا کلمہ فقط امام صاحب کو نہین لکھا ہے بلکہ اور امامون کو بھی لکھا ہے
تو اس کلمہ سے امام صاحب پر طعن کرنا تخصیص بلامخصص ہے اور اس قسم کے
الفاظ علما برابر اپنے موقع تحقیق مین لکھتے ہین اور یہ خطاء اجتہادی پر محمول
ہوگا جیسے مسلم نے دیباچہ صحیح مسلم مین اپنے ہمعصرون کو کیسا کیسا سخت کلمہ
لکھا ہے جسکی مصداق بخاری اور استاد بخاری یعنے علی مدینے بھی ہوگئے
تو غرض مسلم کی یہ نہ تھی کہ خاص بخاری یا علی مدینی کو اس کلمات کا مصداق
بنائے بلکہ جو اونکے مخالف تھے اونکو مصداق بنایا چونکہ یہ حضرات بھی مخالف
تھے افراد مصادیق سے ہوگئے ایسا ہی بخاری رح نے کلمہ بعض الناس
کا بالتخصیص ایک شخص کو نہین لکھا بلکہ بلاتخصیص کے لکھا تھا بوجہ مخالفت
کے امام صاحب بھی مصداق ہوگئے اور ایک مجتہد دوسرے مجتہد کو موقع تحقیق
مین ایسا اگر لکھے تو وہ معذور کہا جائیگا اور بالفرض اگر بخاری رحمہ نے وہ کلمہ
بالتخصیص امام صاحب کو بنظر استخفاف کے لکھا ہو تو اس کلمہ سے امام صاحب
کی ثقاہت مین خلل نہین آسکتا کیونکہ بڑے بڑے ثقات جنکا قول باب جرح اور
تعدیل مین معتبر ہے آپ کی توثیق اور مدح کرچکے ہین طعن دہم امام صاحب
کی کوئی مسند نہین جواب محدث ہونے کے لیے تالیف مسانید ضروریات
سے نہین علاوہ برین ہم سابقاً ثابت کرچکے ہین کہ امام صاحب کے
پندرہ مسندین موجود ہین ازان جملہ بعض تو خاص آپکے شاگردون کی
تالیف کردہ ہین اور بعض دوسرے علما کی پس یہ طعن بھی محض واہی
ہے طعن یازدہم امام صاحب کے نزدیک جسقدر ضعیف اور مرسل
حدیثین ہین وہ قابل عمل ہین جواب بیشک اسمین کچھ شک نہین

کہ امام صاحب اس باب مین اور ائمہ کے اعتبار سے بڑھ گئے ہین اور احتیاط
آپ کا اسقدر ہے کہ جبتک حدیث ضعیف اور مرسل بھی ملی راے اور قیاس
کو دخل نہین دیتے ہین چنانچہ جواہر منیفہ مین ہے انہ کان یقول ضعیف
الحدیث احب الی من اراء الرجال اھ جاے انصاف ہے یہ احتیاط
امام صاحب کا موجب طعن ہے یا قابل مدح حق تو یہ ہے کہ بوجہ فرط تعصب
کے امر حق بھی ناحق معلوم ہوتا ہے علاوہ برین یہ مسلک فقط امام صاحب
کا نہین دیکھیے مقدمہ ابن صلاح مین ابوداؤد سجستانی کی عادت یہ لکھی ہے
انہ یخرج الاسناد الضعیف اذا لم یجد فی الباب غیرہ وانہ اقوی عندہ
من آراء الرجال اور شرح الفیہ مین ہے اختلف العلماء فی الاحتجاج بالمرسل
فذہب مالک بن انس وابو حنیفۃ النعمان بن ثابت الی الاحتجاج بہ اور نووی
شارح مسلم مقدمہ شرح مسلم مین لکھتے ہین مذہب مالک واحمد وابی حنیفۃ
واکثر الفقہاء انہ یحتج بہ انتہی اور تدریب مین ہے قال ابن جریر اجمع التابعون
باسرہم علی قبول المرسل من الاخبار ولم یات منہم انکارہ ولا عن احد من
الائمۃ بعدہم الی راس المائتین جب یہ بات ثابت ہوئی کہ اس امر مین
اور ائمہ مجتہدین اور محدثین بھی شریک ہین تو امام صاحب پر طعن کرنا محض
لغو ہے طعن دوازدہم امام صاحب کی تعریف فقط احناف غلو کر کے لکھتے
ہین جواب امام صاحب کی تعریف چارون مذہب کے لوگ بڑے
بڑے محدث محقق ثقہ لکھ گئے ہین بلکہ بہت رسالے مستقل آپ کی مدح
مین تالیف ہو چکے ہین چنانچہ سابقا اسکی تحقیق گذری الغرض
کوئی طعن قابل اعتبار نہین محض لچر پوچ ہے اور امام والامقام کی قدر
ومنزلت وہی جانیگا جو آپ سے حسن عقیدت رکھتا ہو۔

موعظت حسنہ وتادیب مستحسنہ مرآنانرا کہ بسوی ائمہ بنظر استحقاری نگرند

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ توہین اور تحقیر کسی اہل اسلام کی بلاوجہ شرعی جائز نہین
چہ جائے کہ ائمہ کبار اور مجتہدین والاتبار جو باتفاق امت مقبول عند اللہ

اور اہل حق تھے جنکا نام شرق سے غرب تک مثل شمس نصف النہار کے
روشن ہوا اور ہر قرن مین لاکھون بلکہ کروڑون آدمی اونکی تقلید
کرتے رہے اور ہر قسم کے اولیا اقطاب ابدال اونکے مقلدین مین
اور اون لوگون کا سب کام حسبۃً للہ تہا نفسانیت اور ریا اور تعصب سے
وہ لوگ منزہ تھے اور اتباع شریعت مین ایسے سرگرم تھے کہ جان ایسی
عزیز شے کو ہیچ سمجھتے تھے حتے کہ شہید بھی ہوگئے مگر جادہ شریعت سے
ذرا بھی نہ ہٹتے پس ایسے لوگ پرہیزگار محتاط قدسی نفس مقرب خدا کو نظر
استحقار اور استخفاف سے دیکھنا بجز اپنی عقبے خراب کرنے کے اور کیا
مفید ہوگا جائے غور ہے کہ امام شافعی ایسے محدث امام جلیل القدر امام
اعظم رح کا اسقدر ادب کرتے تھے کہ جب آپکے مزار پر جاتے تو بلحاظ
ادب صبح کی نماز مین دعاء قنوت ترک کر دیتے چنانچہ میزان شعرانی مین
یہ حال مسطور ہے پس ہملوگ کو بدرجہ اولے لازم ہے کہ طریقہ ادب ملحوظ
رکھین دیکھیے عبد الوہاب شعرانی میزان مین لکھتے ہین وکیف یلیق بامثالنا
الاعتراض علے امام عظیم اجمع الناس علے جلالتہ وعلمہ وورعہ وزہدہ وعفتہ
وعبادۃ وکثرۃ مراقبتہ للہ عزوجل وخوفہ منہ طول عمرہ ماہذا والا الاعمی
فے البصیرۃ یعنے کب زیبا ہے ہمارے ایسے لوگون کو اعتراض کرنا
ایسے امام عظیم الشان پر جسکی جلالت اور علم اور ورع اور زہد اور عفت
اور عبادت اور کثرت مراقبہ اور خوف من اللہ تعالے پر علمانے اتفاق
کیا ہے بخدا یہ اعتراض امام پر سراسر اندھاپن ہے اور یہ بھی لکھتے ہین
ومن قال غیر ذلک فہو من جملۃ الجاہلین المتعصبین المنکرین علی ائمۃ
الہدے بفہمہ السقیم اھ یعنے جو شخص امام والا شان کے حق مین بجز مدح
کے اور کلمہ کہے تو وہ اُن لوگون سے ہے جو کہ جاہل متعصب اور بسبب
اپنی فہم ناقص کے ائمہ ہدے سے منکر ہین اور علاوہ اسکے عبد الوہاب
شعرانی رح نے میزان مین ائمہ سے بد اعتقاد لوگون کو از حد نصیحت بلکہ سخت
فضیحت کی ہے من شاء تفصیل ہذا المقام فلیرجع الیہ الحاصل ائمہ مجتہدین

خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ کی طرف سے ہر شخص کو حسن عقیدت لازم ہی اور اسکو اپنا فخر سمجھنا چاہیے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہی ؎

حسبی من الخیرات ما اعددتہ	یوم القیامۃ فی رضی الرحمن
دین النبی محمد خیر الورے	ثم اعتقادی مذہب النعمان

تنبیہ

واضح ہو کہ یہ رسالہ کتب معتبرہ مثل میزان شعرانی اور وفیات الاعیان تاریخ ابن خلکان اور رد المختار و اشباہ و مسند خوارزمی وغیرہ اور بعض تالیفات جناب مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی مثل مقدمہ عمدۃ الرعایۃ و مقدمہ تعلیق ممجد و اقامۃ الحجۃ و نافع کبیر وغیرہ سے التقاط اور استنباط کرکے مرتب کیا گیا ہے اور عبارت منقولہ عربی کے ذیل مین خلاصہ ترجمہ بھی لکھدیا گیا ہے اور بعض مقام مین بغرض تسہیل و نفع عوام خلاصہ ترجمہ مین بھی اختصار کردیا گیا کیونکہ عربی عبارت خواص کے لیے کافی ہے ناظرین سے التماس ہے کہ بحسن عقیدت اسکو ملاحظہ فرمائین اور دعاء خیر سے مولف کو فراموش نکرین **هذا** آخر الکلام فی ہذا المقام ثم اقول باسطا اکف السوال الی اللہ المتعال بالعجز و الابتہال اللہم وفقنا لصالح الاعمال وثبتنا علی احسن الاحوال و اجعلنا من المعتقدین بالائمۃ المجتہدین لاسیما الامام الاعظم ابی حنیفۃ المبجل بالمناقب المنیفۃ و احفظنا من شرۃ اللسن و معرکۃ اللکن و ازراء القادح وہتک الفاضح وقد کان استراح البراع من تسوید ہذہ العجالۃ العلیا نہار الجمعۃ الحادی عشر من جمادی الاولی سنۃ سبع و ثلثمائۃ بعد الالف من ہجرۃ سید السلف و الخلف وکان بدء ہا و صرمہا فی اسبوع واحد و لم یکن ہذا الامن فضل اللہ الموفق المؤید ثم ہبت علیہا دبور الخمول و صارت کالشی المجہول لما القتنی نوائب الدوران و مجتنی حوادث الزمان الی بعض امصار البنجالہ ثم جذبتنی رغبۃ بعض الخلان الی من تلک الدیار الشاسعۃ الی ما یقرب من الوطن و صرت علی احسن الحالۃ و من اللہ علی باقامتی مدرسا معلما معالجا فی قریۃ نوابجر الواقعۃ فی ضلع بلیا حرسہا اللہ عن الشر و الضرر فجلست دار کتبہم و صادقت فیہا

کتب النفیسه کوفیات الاعیان لابن الخلکان والمیزان للشعرانی ونحوهما من الزبر الشریفة فنظرت الیها ثانیا عنان التوجه الیها ثانیا وغیرت منهما ما کان احدر للتغییر وقصرت منها ما کان احرے للتقصیر واضفت الیها شیئا من والحقت بها دررا من القصائد فصارت بحیث تلذ بها الاسماع وتقر بها الاعیان وترغب الیها الطباع وتنشط بها الاذهان ومن احسن الاتفاق ان التسوید الاول والتسوید الثانی وقعا فی ارخ واحد من شهر واحد باللطف النامے اما الثانی فکان بعد خمس سنین کوامل من الاول نهار السبت لسنة الثانیة عشر بعد ثلثمائة والف من هجرة النبی المرسل علیه الصلوٰة والتحیة من رب البریة وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلواة والسلام علے سید المرسلین وآله وصحبه اجمعین الی یوم الدین

باب المخـ ـبر

قصائد در مدح امام اعظم ابوحنیفه رح کوفی از مولف رساله

عربی

لکم نفسی الفداء اباحنیفه — لقد جرتم مناقبکم شریفه
لاجل الخبز فقها قد طحنتم — فقد خبزت تلامذکم رغیفه
فکل الناس قد اکلوا وشبعوا — فنعم الطحن ذالک اباحنیفه
لقد فقتم علی الاقران طرا — بامجاد وافضال منیفه
لرب اربعین اتممت عاما — سهرت لیالیا لله حنیفه
الا ام الی العبادة ملت شوقا — تقبلنها علیک مضت خفیفه
فما مقلت مثالک مقلة ما — جوارح ذات اعمال عفیفه
فمثلک ابن محتاط تقی — وتشبیهک ابن منهوم الوظیفه
فمن تبعوک قد فازوا عظیما — ومن ترکوک قد هفوا زهوفه

له حرف ندا محذوف [illegible]

کرام الناس قد مدحوہ مدحا ۔ فمن یغتبک یا کل لحم جیفہ
نعم القول قول محمدؒ ما ۔ رواہ ابن المبارکؒ کا للطیفہ
بان الناس فی فقہ عیال ۔ علی فقہ الامام ابی حنیفہ
فمن قد عابکم ہو من سفیہ ۔ وما اقوالہ الا ضعیفہ
دلیل قیاسکم تغیضیض غصن ۔ دلائل ما سواکم کا لخفیفہ
ثیاب العلم قد جادت ثیاباجیش ۔ ما القیت من جرد قطیفہ
ومن خولتہ بنوا الا فقہ ۔ رقی اعلی المناقب او ببیفہ
قیاس الغیر دونک لبس شیئا ۔ قیاسک کالثرید وکالخطیفہ
فما استخرجتہ من اجتہاد ۔ مسائل حقہ لیست سخیفہ
فواللہ الذی بید بہ نفسی ۔ لقد صنتم عن ادناس کثیفہ
انا من تابعیک الا فارجو ۔ تصیر بما حلت اولی منیفہ

فارسی

مرحبا حضرت نعمان چہ فضائل داری ۔ دل عالم بسوی خویش تو مائل داری
تا بچہل سال نخفتی بشب آنگاہ سحر ۔ تا بسی سال نخوردی چہ شمائل داری
پنج و پنجاہ حج کعبہ بکردی مبرور ۔ نور حق دیدہ وصد بار جہاد ہا داری
ختم قرآن بشب و روز بکردی دوبار ۔ بالیقین نزد خدا نیک منازل داری
پنجصد رکعت و ہر شب بحضور قلبت ۔ کردی و اشک فشان واہ چہ حالہا داری
ختم مصحف بخدا کردہ تو ہفت ہزار ۔ مرحبا نیکہ بمردی چہ فضائل داری
گہ بغیبت نگشادی لب شیرین خود را ۔ بخدا علم و عمل ہر دو تو کامل داری
بقضا نکہت جانکاہ بداد ند بسے ۔ مردی و لیک نکردی چہ خصائل داری
خوش کمالات کہ چو یوسف ہم ابن حسن ۔ نیک شاگرد سخن سنج مسائل داری
من نگویم کہ بجز فقہ ترا نیست کمالی ۔ کانچہ داری بخدا خوشتر و کامل داری
عمل و علم فطانت ادب و زہد تراست ۔ قوت اخذ مسائل بدلائل داری
نزہت را نگر فتند فقط اہل علوم ۔ بل بسے از فقرا پیر و کامل داری

زہ تبحر بحدیث ست نزا قربانت | کہ مدلل باحادیث مسائل دارے
دعوی علم حدیث تو نکردم بغلو | پانزدہ بلکہ مسانید دلائل دارے
اے ہنرپوش سخن چین زتعصب بگذر | مانشنش دم اگرت عقل و [illegible] داری
بین بتحقیق و بانصاف چہ خوارزمی گفت | زانکہ زد بیش نہ تفتیش دلائل داری
تو بچرخ ہنرش کے رسی ای ظاہر بین | انتہہبت دورز کاخش بمراحل داری
لمعۂ فضل و کمالش بدلت چون تابد | تہ بتہ زنگ تعصب ہمہ حائل داری
تو چہ دانی عمق لجۂ فقہ نعمان | زورق فہم و فراست سرساحل داری
حبذا الجنت ہمایونت ضیا شاد بباش | مقتدائیت شہ ارباب فواخل داری

لے اے ابو یوسف خوارزمی در حضور ... ۱۱ مولوی سمیع الدین ... سلمہ

اُردو

ہے ممکن بوحنیفہ کی ثنا تھوڑی ادا ہووے | پر عنقا کا خامہ گر میسر اے ضیا ہووے
ترے اوصاف ممکن ہی کہاں لکھے کوئی شاعر | اگر ہر حرف سے سو لاکھ مضمون بھی ادا ہووے
سوا تیرے ہے کون ایسا کہ جسکے واسطے ہر دم | زبان عقل کل پر حبذا اور مرحبا ہووے
نہ کیونکر زہد و تقوی میں وہ سردار زمانہ ہو | جسے سو بار حاصل خواب میں حقکی لقا ہووے
جہاں میں کیوں نہ اوسکے مذہب حقکا بجے ڈنکا | مبشر جسکے مذہب کا کلام مصطفی ہووے
نہ کیوں وہ جان و دل سے مثل مجنون تجھپہ شیدا ہو | جو تیرا وصف اور درجہ کسی سے کچھ سنا ہووے
گذاری عمر اپنی نیکیوں میں روز و شب یکسان | جو انسان باخدا ہووے تو تجھسا باخدا ہووے
جو آپ ایسے مسیحا تفقہ کا نہو پیرو | مسائل کے مرض سے اوسکو حاصل کب شفا ہووے
ہوں جسپر سایہ افگن شاخہائے مذہب نعمان | کہاں ممکن ہے اوسکو خواہش ظل ہما ہووے
خمار فقہ سے سرشار ہوگا تا ابد بے شک | ایاغ فقہ نعمان سے جو یک قطرہ چکھا ہووے
تری تقلید کو دلسے وہی مرغوب سمجھے گا | کہ جسکے حال پر شامل بہت فضل خدا ہووے
جو تجھسے پیشوا کو چھوڑ کر برگشتہ ہو جائے | بجز ذلت کے ممکن ہے کہاں اوسکا بھلا ہووے
جو حاسد دیکھتا ہو آپکو چشم حقارت سے | تہ تیغ غضب روز جزا اوسکا گلا ہووے
جو ظاہر میں برا جانے جو باطن میں برا سمجھے | یہاں اوسکا برا ہووے وہاں اوسکا برا ہووے
ترا در ۲ چھوڑ کر جائیگا کب وہ دوسرے در پر | ملا تیری تفقہ کا جسے کچھ بھی مزا ہووے

۲ مصنف الف و ریاض ... رتبہ ہے ۱۲ ... سمیع الدین صاحب سلمہ

تمنا ہے دلی سے یہ مری ای افقہ عالم
شرف سے آپکے مجھکو بروز حشر ای سرور
لحد اور حشر میں سب کلفتوں سے ہو اماں مجھکو
طفیل اس اعتقاد مذہب نعمان کے ای خالق
ضیا تو خوش عقیدہ ہے نہ کیون حسن عقیدت سے

ترے خدام کے زمرہ مین داخل بے ضیا ہووے
لقاء مصطفےٰ ہو اور دیدار خدا ہووے
بروز حشر مجھپر سایۂ عرش خدا ہووے
گناہوں سے مرے اعمال کا دفتر صفا ہووے
ترے بخت ہمایون کا ستارہ پر ضیا ہووے

تاریخ ولادت و رحلت و تعداد عمر امام اعظم از مولف

بو حنیفہ کہ بُد امام زمن
مولدش را بگیر از مولد ۸۰
گر بعمرش تفکرت باشد

مسکنش بود کوفہ از امصار
از کفن رحلتش بحفظ در آر ۱۵۰
وین نہان زد فن او بشمار ۶۴
عمر سال ۱۳۴

ہی تاریخ طبعہ
سنہ ۱۳۱۲ھ

چون کتاب ضیا بطبع رسید
ہر چہ خواہے بگیر از اعداد
حاصل ضرب را بکن دہ چند
طرح دہ بعد از ان بلفظ سلیم
از پس طرح انچہ باقی ماند
آخر الامر دو عدد در وے

سالش از طرز نو نگار نمود
باز ضربش بدہ بلفظ دو د
باز در وے سلام کن افزود
انچہ حاصل ز جمع مرشدہ بود
سازدہ چند اے خلیق ودود
جمع کن سال تا رسد بوجود

تم ما طالبہ المولف جلہ و بحولہ تعالےٰ
سنہ ۱۳۱۲ ہجرے

وشاع ما طبعت بکرمہ عز جلالہ
سنہ ۱۳۱۲ ہجرے

تقریظ از رشحات کلک عمدۃ الاساتذہ قدوۃ الجہابذہ واقف دقائق معقول ومنقول کاشف حقائق فروع واصول جناب مولانا ابو الفضل امام الدین صاحب پنجابی عم فیضانہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وآله الطيبين وصحبه الاكرمين اما بعد فهذه نميقة تقريظا على رسالة مترجمة بغرائب البيان في مناقب النعمان تسميتها راشده لارباب العرفان الى ما الى بصاحبها من الغوامض كانها خيرات حسان تبدانها هندية فاقت على اترابها بجمالها مستغنية عن قلائد الدرر والعقيان وعقود المرجان رأيتها متحلية بحلل وحلى لم ينسج على منوالها احد من اهل الفضل والاتقان الفاضل الاوحد والعالم الاوقد القاطع لعرق عرسها الاشرار والقامع لقواعد الفجار الالمعي اللوذعي الكاشف الاسرار بل سيف الجبار

ابى انوار المولوى محمد عبد الغفار لا زال محروسا عن اعيان الحساد

تفضل المهيمن رب العباد فقط وانا المفتقر الى فضل الله المنان ابو الفضل
امام الدين خان عفا الله عنه

گلدستہ اشعار آبدار از حدیقہ افکار پربہار شاعر شیرین گفتار جناب منشی عبد الشکور صاحب شاکر تلمیذ شمشاد لکھنوی رئیس عالی اقتدار متوطن نوانگر ضلع بلیا لا زال بالعز والافتخار

یعنی ہر شعر کا اول حرف بالترتیب جمع کیجئے تو نام مولف رسالہ کا ہو ۱۲

تقریظ منظوم بصنعت توشیح

م	مرحبا صد آفرین ہی اے ضیا	آپ نے دریا کو کوزہ مین بھرا
و	واہ کیا لکھی ہی یہ نادر کتاب	جس سے اعدا کا ہی دل شل کباب

ل	لالہ ساں اب داغ حاسد کھائینگے	منھ وہ غیرت سے نہین دکھلائینگے
و	والہ اسپر ہو نگے ارباب ہنر	ہوش مین آئینگے جو ہین بیخبر
ی	یہ مدلل وہ ہے زور آور کلام	ہے عدو کو زہر کا گویا یہ جام
ع	عمدہ عمدہ اسمین باتین درج ہین	سب نقود علم اسمین خرچ ہین
ب	بے تعصب سب کہینگے واہ وا	کیسا لاثانی یہ نسخہ ہے چھپا
د	داد دینگے عاقل اس تحریر پر	جان دینگے زیرک اس تقریر پر
ا	اللہ اللہ کیا ہے نام آور کتاب	ہوتے ہین اس رنگ کی کمتر کتاب
ل	لے خوشی سے نقد دل دیکر اسے	مذہب نعمان کی خواہش ہو جسے
غ	غور سے اسکو پڑھیگا جو کوئی	جان لیگا قدر وہ نعمان کی
ف	فائدہ کی باتین اسمین ذکر ہین	سمجھینگے اسکو جو عالی فکر ہین
ا	اب بھی باز آؤ حسد سے حاسدو	توبہ اپنے فعلوں سے کرو
ر	راست ہین اسمین حکایات امام	منکرین کو ہے یہ تیغ بے نیام

ایضاً تاریخ طبع فارسی

کرد تالیف چون ضیاء ذکی　　نسخۂ نادر و عجیب و غریب
آنکہ مثلش ز ہمسرانش نیست　　عالمی باعمل حکیم و طبیب
نسخہ در مدح حضرت نعمان　　زہ بداد او بطرز نو ترتیب
چہ عجب گر رسد ز چرخ برین　　صیت تحسین او بعید و قریب
دیدمش گفتمش کہ این نسخہ　　گوی سبقت ز مشک برد بطیب
بہر تاریخ طبع از شاکر　　کرد اشارت چو آن بلیغ و ادیب
بے سر این سال او گفتم　　کرد تالیف این کتاب عجیب

ایضاً فارسی

نور افشاند بعالم چہ ضیا یکتا　　ہمچو خورشید درخشان شدہ نام نعمان
ے سزد گر ملک از چرخ بہ تحسین آید　　خوش بسنجید گہر ہاے کلام نعمان
تا کہاے سخنش بادہ بداد ند چنین　　زیرک آنست کہ شد مست ز جام النعمان

بعلوم تو ضیا بار فدا جان و دلم
عجبے نے کہ شکار افگن مرغان علوم
حاسدار چہ از حسد خویش رسد تا اندرش
گوہر وصف لسلک سخنت در سفتی
چہ عجب روح روانش بہ ثنا در آید
در دو عالم لسرت افسر عزت بادا
کردہ از سخنت روح روانش سیراب
خواہی ار غنچۂ تاریخ شگفتہ شاگر
بے سر ہیم شنو سال آواز ہاتف غیب
۱۳۱۲

خوش بسفتے دُر اوصاف امام نعمان
صید باشند بیک حلقۂ [illegible] نعمان
لیک تو گام زدی بر سر بام نعمان
نیک بشناختۂ قدر و قیام نعمان
گر رسد نکہت وصفت بمشام نعمان
زانکہ از مدح شدی خاص غلام نعمان
چون پیاپے رسد بر تو سلام نعمان
ہر گلدستۂ این وصف ہمام نعمان
کین کتابے ست باحوال امام نعمان
سنہ ۱۳۱۲ھ

ایضاً اُردو

دیکھکر اس نسخۂ بے مثل کو
لکھوں شاکر طبع کی تاریخ مز
غیب سے ہاتف نے دی مجھکو ندا

یک بیک دل میں مرے آیا خیال
جسمیں ہوں ہجرے و فصلی دونوں سال
نسخۂ بے مثل ہے تاریخ سال
سنہ ۱۳۱۲ھ سنہ ۱۳۰۲ف

تقریظ از انشا پردازی لئیق و فطین عالی طبع مولوی محمد سمیع اللہ صاحب بن حاجی و مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم بن جناب حاجی ہدایت اللہ صاحب مغفور برد اللہ مضاجعہما رئیس اعظم نوانگر شاگرد رشید مولف

جامداً و مصلیاً

اما بعد فلا یخفے علی الالباء الادباء ولا یذہب علے الاخلاء الاحباء ان ہذا کتاب حسن و اغرب کانہ معدن الذہب اسما رصفہ اودع فیہ تقریرات مزینۃ بحلی التحقیق و تحقیقات موشحۃ بحلل التدقیق و مطالب فائقۃ انیقۃ و مقاصد رائقۃ رشیقۃ مدحا للامام المعظم والبحر الغطمطم سراج

الامة والدین معجزة من معجزات سید المرسلین الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان لازالت علیه شآبیب الغفران من المآب المنان له. نور المصنف حیث اتی فیه بما تنشط به الاذهان وتقر به الاعیان وتمیل الیه الفحول آخذین بایدی القبول وکیف لا ومرصفه الودق الهامر والبحر الماہر والعالم الاجل والفاضل الامل الناصب لواء العلوم الصاعد مراقی الفهوم المحقق المدقق کاشف الاسرار استاذنا ومولانا ابو الانوار محمد عبد الغفار لازال بالفرد الافتخار فانی ارجوان الفحول انما ینظرونه بعین القبول وان کان ان الحساد انما یضربون عنه الکشح بالتعصب والعناد فهذا لیس بمستغرب لان ذلک امر قد ناله العلماء کما صادفه الاخیار واقول داعیا اللهم اجعل هذا المرصف مقبول الانام کمرصفه من العلماء الکرام برحمتک یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین وانا العبد المفتقر الی رحمة الله محمد سمیع الله بن الرئیس المکرم الطبیب الحاج المولوی الشیخ رحمت الله بن الرئیس الاعظم المفخم الحاج ہدایت الله نور الله مرقدہما الحنفی مذہبا والنواجری موطنا

ایضاً تاریخ طبع

من صاد نحو شهبر وسما السماء علما	نعم الفصیح قولا یا حبذ السانه
اذا عتنی بسفر واتی به غریبا	للطبع قلت ارخا ما اغرب بیانه ۱۳۱۲ھ

ایضاً منه

چو نو دعی ولیعی اہل اسنائے	خوش نسخه چون گوہر غلطان بسفت
از مهر سالش از سر بهجت سمیع	نعم الکتاب بمدحة النعمان بگفت ۱۳۱۲ھ

تقریظ از ابداع طبع وقاد وذہن نقاد مولوی ابو البرکات صاحب لامع برادر صغیر وتلمیذ مولف

نحمدک یا من انطق السنتنا بغرائب البیان وانعم علینا بانواع الفضل والاحسان

ونشكرك يا من خلق الانسان وعلمه البيان وجعلنا من امة حبيبه سيد
الانس والجان ووفقنا لاتباع طريقة السواد الاعظم مذهب الامام النعمان
ونصلي على رسوله وآله وصحبه هداة طريق قربة الملك الديان ودعاة سبيل
الحق والعرفان لفوز ببستان الجنان اما بعد فهذه فوائد لطيفة وغرائب
منيفة في مناقب الامام ابي حنيفة الذي مرضاة الاله وظيفة مضامينها الذ من
الرضاب واحلى من ملاعبة الاحباب هي روض من رياض عرفها فائح
في الارض والسماء وشقائق النعمان من حدائق ينضر بردينها اعيان الاذكياء
وحوض من حياض يدفع بها اوام الظمآن ونهر من انهار مدائح النعمان
شفاء لما في صدور الحاسدين دواء لمرض للتوهب وعناد المعاندين وترجمه
لغرائب البيان في مناقب النعمان الفها العليم السميدع والنحرير
المصقع نخبة ارباب التحقيق عمدة اصحاب التدقيق جامع المعقول والمنقول
الكارع من حياض الفروع والاصول مغبوط الاماثل والاقران محسود ابناء
الزمان الطبيب الفطين المنتخب بين اولي الابصار آخونا مولانا ابو الانوار
محمد عبد الغفار دامت شموس افاداته بازغة في الاعصار وخذا در فيها
مناقب النعمان وما ادراك ما النعمان امام جليل الشان رفيع المكان اورع
الزمان افقه الاقران ان من شيء يسمع صفاته الا يصدر عنه هذا الشعر بالمقال
او بدلالة الحال ص

اعد ذكر نعمان لنا ان ذكره	هو المسك ما كررته يتضوع

واقول باسطا اكف السوال من الملك الله المتعال اللهم ثبتنا على المذهب
الحق بالايمان واهد الذين وقعوا في غياهب الضلالة والخسران بانكار
مذهب النعمان وارحم امامنا الاعظم وسائر الائمة واتباعهم الى يوم الدين
وافتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب
العالمين والصلوة على سيد المرسلين وآله واصحابه اجمعين وانا العبد
المفتقر الى رحمة غافر العثرات السابح في بحر الخطيئات والسابح في
فوفاة الزلات محمد ابو البركات وقاه الله عن الشرور والآفات ٥٥

ایضا تاریخ طبع

چون اخی هم اوستادم کمال	گوهر در مدح نعمانی بسفت
سال طبع او ز لامع هاتفی	نسخهٔ بی‌مثل و لا ثانی بگفت ۱۸۹۸ سنه

شگوفهٔ تقریظ از طبع سلیم مولوی محمد صابر صاحب از تلامذهٔ مؤلف

بعد حمد و صلوة بر ارباب دانش و اصحاب بینش محتجب نماند که این کتابیست لاجواب و صحیفه ایست تابنده همچون آفتاب که ضیائش فرش غبرا را منور ساخته و تجلیش تا سطح خضرا پرتو انداخته بیانش از غرائب است چنانچه اسمش غرائب البیان چون نباشد صنعتش لبیبی ست یگانه زمان جامع علوم فنون حاوی شروح متون مشکوٰة مصباح تحقیق غواص بحار تدقیق کاشف اسرار طبیب نامدار مخدومنا مولانا ابو الانوار محمد عبد الغفار صاحب لازالت بدور فیضانه ساطعة بفضل الله الواهب آنکه بهزاران حسن و خوبی اساس ترتیب مضامین جنت بنیاد تو گوئی بستانی رشک افزای فردوس برین در ساخت الحق می‌سزد که هر که این گلهای شگفته را بنظر انصاف بیند بی شائبهٔ تکلف مرحبا مرحبا بر زبانش جاری گردد الحاصل مدحش خارج از احصاء تحریر است و افزون از تقریر ع خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست ☆

و انا العبد الملتجی الی لطف الله الغفار لسان محمد صابر بن الحافظ الحاج محمد عثمان الحنفی مذهبا و المئوی موطنا

لآلی تاریخ از صدف طبع عالم نبیل فاضل جلیل ابو السعید مولوی محمد عبد المجید صاحب ابن جناب حاجی و مولوی کریم بخش صاحب امام جامع مسجد مئو۔

عربی

اذا ما مدحة النعمان ضاءت	دراری ضوءها شمسا ظهورا
تاریخ الطبع قد القاه قلبی	مناقبه علت قصرا و نورا ۱۳۱۱ سنه

اردو

ضیا نے جب لکھا نادر رسالہ	کہا سب نے کہ ہے واللہ کیا خوب
مناقب بو حنیفہ کے مدلل	نہیں اب تک چھپی تھی ایسی مرغوب
ہوا کل مصر میں نام اوسکا ایسا	تھے جیسے مصر میں یک ابن یعقوب
جو منصف ہونگے بیشک مان لینگے	عدو سمجھیں حسد سے گرچہ معیوب

کہو غالب کیوں نہ حق بات اسمیں ہیں — کبھی ہوتی نہیں حق بات معیوب
الالسن سید البیار رسالہ نغز و نادر — جو دیکھا چھپ گیا ایک خوب
کہا سال سیحی بادل شاد — بہت عمدہ لکھا مرغوب محبوب

۱۲۹۵

تاریخ طبع از منشی محمد امین اللہ بن حاجی شیخ حبیب اللہ صاحب رئیس نوانگر شاگرد مولف

چو تحریرے قطعنے نکتہ سنجے — گہر رخشان ہمچو مہرِ بے سحاب ست
ابو الانوار کہ بشد پر ضیائے — کہ نورش منجلی چون آفتاب ست
مرتب کرد در حالاتِ نعمان — کتابے کان غریب و لاجواب ست
امین چون دید تابندہ کتابے — کہ از گوہر فزون در آب و تاب ست
بگفتا از سر بہجت بسالش — پسند دل زہے نادر کتاب ست

تاریخ طبع از منشی محمد صدیق صاحب رئیس پور شاگرد مولف

چو در مدح امام بو حنیفہ کوفی نعمان — کتابے از ضیا رخشندہ ہمچون آفتاب آمد
بقطع فرق زاید در دل صدیق از ہاتف — سن طبعش کتاب لاجواب پر صواب آمد

تاریخ طبع از منشی ابو الحسن سلمہ برادر اصغر و شاگرد مولف

جناب برادر کے دیکھو کتاب — مضامین ہیں اسکے شراب رحیق
بڑی خوبی اس میں یہی دوستو — عبارت ہیں سہل اور مضمون دقیق
عزیز اسکو سمجھینگے مثل جگر — خلیق و صدیق و شفیق و رفیق
عدو کو نہو گرچہ کچھ فائدہ — مگر فائدہ مند ہونگے شفیق
حکایات ایسے ہیں اسمیں لکھیں — کہ ہو سنگدل سنکر اوسکو رقیق
ہوئی فکر جب طبع کی سال کی — ہوا بحر تاریخ میں میں غریق
تو ہاتف نے مجھسے کہا سن بغور — درخشان ہوا نجم مدح اے برق

مئی دو آتشہ از خمخانہ افکار رئیس فاخر جناب شیخ محمد یعقوب صاحب ذاکر رئیس نوانگر

چو زینت بخش اقلیم فطانت — بنظم آورد گوہر ہائے غلطان
سنش ذاکر بگفتا بے سر آز — کہ در افشاند بو الانوار شادان

تمت